فن خطاطی پر عالم اسلام کی مستند اور منفرد کتاب

نقش گوہر

خورشید عالم گوہر قلم
(صدارتی تمغۂ حسن کارکردگی)

ریاض برادرز اردو بازار، لاہور

THE ART OF CALLIGRAPHY

Naqsh-e-Gauhar

Khurshid Alam Gauhar Qalam

THULUTH

NASKH

DIVANY

NASTALIQ

KUFIC

RUQAH



بتوفیق من اللہ تعالیٰ

الحمدللہ فن خطاطی پر عالم اسلام کی
منفرد و بیمثال کتاب

نقشِ گوہر

بفضلہ تعالیٰ بقلم

خورشید عالم گوہر قلم (صدارتی تمغہ حسن کارکردگی)

خطِ ثلث، نستعلیق، نسخ، رقاع، دیوانی، اجلی، کوفی، نسخ قرآنی
کی تمام تختیاں اور شاندار نمونہ جات، علاوہ ازیں طغرا، شجرہ اور مغربی کے نمونے

THULUTH . NASTALIQ . NASKH, KUFIC. DIVANY. RUQAH.
AND OTHER STYLEIS OF ISLAMIC CALLIGRAPHY.

ریاض برادرز ۴۰۔ اردو بازار، لاہور

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

NAQSH-E-GAUHAR

THE ART OF CALLIGRAPHY

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب ________ نقش گوہر

مصنف و خطاط ________ خورشید عالم گوہر قلم

ناشر ________ میاں نوید احمد حنفی

ریاض برادرز 40- اردو بازار لاہور

مطبع ________ پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور

قیمت قسم اول (امپورٹڈ آفسٹ پیپر) —— 450.00 روپے

ریاض برادرز ۴۰۔ اردو بازار، لاہور

اِنتسابِ مُبارک

اِس کتاب کو بصد عجز و نیاز سرکارِ مدینہ
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاک نامِ نامی سے منسوب کرنے کی سعادت
حاصل کرتا ہوں، الحمد للہ

صلوا علیہ و آلہ وسلموا تسلیما کثیرا کثیرا

گدائے سرورِ عالم
حقیر خورشید عالم گوہر قلم لاہور

مارچ ۱۹۹۶ء

حرف آغاز

از محمد اطہر طاہر
صدر پاکستان کیلیگراف آرٹسٹس گلڈ لاہور

فن خطاطی اسلام کا اعلیٰ اور جلیل القدر فن ہے۔ اور "نقش گوہر" اس فن کی صحیح معنوں میں امین ہے۔ نقش گوہر کا تازہ ایڈیشن ایسے انداز میں پیش کیا جا رہا ہے۔ جو ہر اعتبار سے منفرد ہے۔ کتاب میں نہ صرف خط نستعلیق کے اصول و قواعد اور حروف کی ساخت پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ بلکہ عربی رسوم الخطوط ثلث، نسخ، رقاع، دیوانی اور نسخ قرآنی کے ساتھ خط کوفی کی بھی تمام تختیاں اور دیگر شاہکار اس کتاب میں شامل ہیں۔ جس طرح ان رسوم الخطوط کی تشریح کا انداز نقش گوہر میں اپنایا گیا ہے۔ پورے عالم اسلام میں خطاطی کی کسی کتاب میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ یہی وجہ ہے کہ دور حاضر میں نقش گوہر کلاسیکل اقسام خطاطی کی حامل کتب میں بلاشبہ منفرد اہمیت رکھتی ہے۔ کتاب کے آغاز میں مختلف غیر اسلامی ادوار اور اسلامی ادوار میں فن تحریر اور خطاطی کے ارتقائی سفر پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اور قبل مسیح خطوط فینقی، آرامی، اتردسک، پہلوی، دیموطیقی، خط میخی، وغیرہ کے نمونے بمعہ ابجد دیئے گئے ہیں جو فن تاریخ سے دلچسپی رکھنے والوں کیلئے بھی بے پناہ کشش کے حامل ہیں الگ الگ اسلامی ادوار و ممالک مثلاً" خلافت راشدہ، بنو عباس، خلافت عثمانیہ (ترکی) ایران، مصر، اندلس اور برصغیر میں اسلامی عہد **کا مرحلہ وار** فن خطاطی کے ارتقاء کا تذکرہ ایک جداگانہ کاوش ہے۔ نقش گوہر نہ صرف عہد حاضر میں شائقین فن کی تسکین کا سامان مہیا کرے گی بلکہ صحیح معنوں میں خطاطی کا جامع اور مکمل نصاب بھی ثابت ہوگی یہ کتاب نہ صرف کالجوں اور سکولوں کی لائبریریوں میں موجود ہونی چاہیے بلکہ آرٹس کالجوں اور یونیورسٹیوں کے فائن آرٹس کے شعبوں میں اسے بطور نصاب شامل کیا جانا چاہئے فن خطاطی سے دلچسپی رکھنے والوں کو خواہ وہ مصورانہ خطاطی ہی کیوں نہ کرتے ہوں "نقش گوہر" سے ضرور استفادہ کرنا چاہئے تاکہ فن سے وابستہ خواتین و حضرات فنی باریکیوں اور اصول و ضوابط سے آگاہ ہوسکیں۔ کتاب میں شامل تمام نمونہ جات بلاشبہ بین الاقوامی معیار کے مطابق ہیں۔ میں پاکستان کیلیگراف آرٹسٹس گلڈ کے صدر کی حیثیت سے کتاب کے مصنف جناب خورشید عالم گوہر قلم اور پبلشر میاں نوید احمد حنفی کو اس گراں قدر کاوش پر دلی مبارک باد دیتا ہوں۔

محمد اطہر طاہر

مئی 1998ء

خورشید عالم گوہر قلم

ممتاز خطاط خورشید عالم گوہر قلم نے فن خطاطی کا آغاز بہت کم عمر میں کیا' اور پھر اس مقام پر جا پہنچے کہ ممتاز نقادوں نے انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے اپنی لگن کی بدولت بے شمار اعزازات حاصل کیے' ان کے استاد محترم جناب حافظ محمد یوسف سدیدیؒ نے ان کے فن کو دیکھ کر تحریر کیا تھا کہ گوہر قلم کا فن دیکھا تو احساس ہوا کہ پاکستان میں اچھی مشق ہو رہی ہے اور اگر ایسے ہی جاری رہی تو ضرور پاکستان کا نام روشن ہو گا۔ گوہر قلم نے 406 اقسام خط میں ایک قران مجید تحریر کیا' جس کا وزن 40 من ہے اور جسے اسلام آباد کی فیصل مسجد میں تیس الگ الگ شوکیسوں میں رکھا گیا ہے۔ اس قرآن مجید کے بارے میں ممتاز مفکر ڈاکٹر مسعود احمد پی ایچ ڈی نے تحریر کیا ہے کہ قرآن کیا ہے ایک چمنستان ہے یوں معلوم ہوتا ہے' کہ ماہر خطاط نے ہر خط پر برسوں ریاض کیا ہو۔ ایک ہی خطاط کے قلم سے اتنے رسوم الخطوط کا لکھا جانا سخت حیران کن ہے' یہ کمال کسی نہیں وہبی معلوم ہوتا ہے۔ یہ قرآن مجید خطاطی کے لحاظ سے عجیب تر نمونہ ہے' اور اس کو ایک اہم قومی ورثے کی حیثیت حاصل ہے' صدر مملکت انہیں کو صدارتی تمغہ حسن کارکردگی عطا کیا ہے۔ جو بلاشبہ پاکستان کا ایک اعلیٰ ترین اعزاز ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ گوہر قلم بجا طور پر اس اعزاز کے مستحق ہیں۔ 1988ء میں انہوں نے سابق صدر جنرل محمد ضیاء الحق کے حکم سے مالدیپ کا دورہ کیا اور صدر مالدیپ گوہر قلم کی خطاطی سے بہت تاثر ہوئے اور جناب گوہر قلم کو تحریر خراج تحسین پیش کیا۔

گوہر قلم نے خطاطی کے فن پر مختلف کتب بھی تحریر کی ہیں۔ جن میں جواہر القلم 'نقاش القرآن' عجائب القرآن' نقش گوہر اور فن خطاطی شامل ہیں۔ انہیں بے شمار مساجد میں بھی خطاطی کا شرف حاصل ہے ان کی بہت سی نمائشیں بھی ہو چکی ہیں۔ جن میں بہت سے عمائدین شرکت کر چکے ہیں۔ سابق گورنر مغربی پاکستان اور افواج پاکستان کے سربراہ اور سابق گورنر بلوچستان جناب محمد موسیٰ خان مرحوم نے جناب گوہر قلم کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا تھا کہ گوہر قلم نے 406 اقسام میں قرآن مجید کی خطاطی کر کے جو کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ وہ قیامت تک زندہ رہے گا۔

جناب گوہر قلم عربی کے تمام رسوم الخطوط' کوفی' ثلث' محقق' دیوانی' رقاع' اجازہ' نستعلیق' تعلیق' شکستہ' حواشی' امورات' اور طغراء کی جملہ اقسام میں دسترس رکھتے ہیں۔ جناب گوہر قلم کے تحریر کردہ سنگ مرمر کی الواح بھی فن خطاطی کا ایک گراں قدر سرمایہ ہیں خطاطی کے ساتھ ساتھ وہ سیاسیات' اسلامیات' تاریخ کے مضامین میں بھرپور دلچسپی رکھتے ہیں گاہے گاہے ان موضوعات پر ان کے مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ گوہر قلم نے خطاطی کی تربیت دینے کے لئے ایک اکیڈمی بھی قائم کر رکھی ہے۔ جہاں سے سینکڑوں طلباء استفادہ کر چکے ہیں۔

انہوں نے کمال عقیدت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر ایک کتاب اللہ وحدہٗ تحریر کی ہے جو اپنے مضامین کے اعتبار سے ایک بے مثال تحفہ ہے ساتھ ہی ساتھ انہوں نے حضور ﷺ کے ساتھ دلی محبت کا اظہار کرتے ہوئے سیرت النبی ﷺ پر کتاب تاجدار رحمت کے نام سے تحریر کی ہے جس میں مغربی مصنفین کے پروپیگنڈہ کا موثر جواب دیا گیا ہے اور تمام اہم واقعات قلمبند کئے گئے ہیں زیر نظر کتاب نقش گوہر فن خطاطی کی ایک ایسی لاثانی دستاویز ہے کہ جسے عالم اسلام کی چند بڑی خطاطی کی کتب میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

خورشيد گوهر قلم

العصر الذى نعيش فيه زمن تطور التكنولوجيا وازدهارها وقد تتقدم التكنولوجي الحديث كل يوم وليلة تنتج السهوليات الوافرة للمجتمعات البشرية والتى منحتها منهاجاً خاصاً من عدة الجهات التى تفيد الانسان فى جميع مجالات الحياة. فى كل لحظة شى جديد وفى كل لمحة اختراع حديث والانسان يتطلع الى التكنولوجيات فى جميع حوائجه الضرورية وشونه الحاسمة ولا يلتفت نظره الى الفنون اليدوية الا قليلا.

ومع ذلك ان لهذه الفنون قدراً عظيماً وكرامة كبيرة لبعض الناس يرغبون فيها ويفضلونها ويحبونها كثيرا وفى عصرنا هذا قد طلع على افق الفن الخطاطى خطاط عظيم ذو طراز ان حديث واسلوب متنوع الخطاط خورشيد گوهر قلم والذى هو نشا فى بيئة الخط وترعرع فيها بعد ممارسة جهيدة ورياضة كبيرة برع فى فن الخط ومهر فيه وسابق الخطاطين المعاصرين

انه يتظاهر فنه الذهبي الجميل حينا بعد حين بنماذج رسمه مختلف القطعات من الايات الكريمة والاحاديث النبوية الشريفة. وخدماته للقران الكريم جليلة حيث انه رسم نسخة القران الكريم الفريدة فى ٢٠٦ نوعا من الخط ووزنها ١٦٠٠ كلوجرام، فى الفيصل مسجد اسلام آباد. هى نسخة عجيبة ودرة يتيمة فى العالم كله لم يكتب مثلها حتى الان ولم يوجد فى العالم الاسلامى ولا فى غيره ومع ذلك الخطاط خورشيد گوهر قلم قد سعد بكتابة جزء عم من القران الكريم فى ٣٧٠٠ نوع الرسم. فى هذه الايام انه رسم نسخة اخرى لجزء عم فى كثيرة انواع الخط وهذا الجزء قد طبع الان بلاهور وستزار فى المعرض بلندن نسخة الاصلية.

ان هذه الخطاط الشاب خورشيد گوهر قلم يسعى كثيرا النشر الخط الاسلامى ويبذل جهوده المضنية لترويجه فى العالم ليحي التراث الاسلامى على صفحات التاريخ ويبقى فى الاثار ويحفظ لجيل الامة الاسلامية التى تواجه امد بعيد بشغا اخطار الثقافة الغربية وافكار الحضارة اللادينية التى تسرى فى ثقافتنا الطاهرة النقية رويدا وعلى الاخيار الامة الاسلامية ان يقدموا ويجعلوا اسدا تجاه هذا السيل العرم. الخطاط گوهر قلم تشمر على ان يدافع عن هذا الفن الاسلامى العظيم المخالفة وتنظيف وجهها كما هى.

فن خطاطی کا انسان سے تعلق ابتدائے کائنات سے ہی ہے جب انسان حرف و کلمہ، اسم و فعل سے ناآشنا تھا تو اپنے جذبات کا اظہار تصویریں بنا کر کرتا تھا مثلاً" اگر خوشی کا اظہار کرنا مقصود ہوتا تو کبوتر کی تصویر بنا دیتا تھا اور اگر اسے کسی دشمنی کا اظہار کرنا مقصود ہوتا تو سانپ کی تصویر بنا کر اپنے جذبات کا اظہار کرتا تھا۔ یہ تصویر رفتہ رفتہ خیال کے اظہار کا ذریعہ بنتی گئیں جوں جوں یہ انداز ترقی کرتا گیا ان کی نئی نئی صورتیں پیدا ہوئیں اور بالاخر انہوں نے باقاعدہ رسم الخط کی صورت اختیار کرلی"

ابتدا میں جب انسان کو خطائے آدم کے صلے میں مشیت کے تحت جنت سے نکال کر اس دارالمحن دنیا میں بھیج دیا گیا تو دیگر مادی ضروریات کے ساتھ اسے حرف و کلمہ سے آشنائی اور تحریر کی ضرورت محسوس ہوئی۔ بعض سائنسدان اس مقام پر ایک عجیب نکتہ بیان کرتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ انسان کائنات کے بتدریج ارتقا کا نتیجہ ہے اور مسلسل ارتقا کے کروڑوں سال بعد انسان کو حادثاتی طور پر تحریر کی ضرورت محسوس ہوئی یہ خیال جاہلانہ اور کم علمی و کم عقلی کی دلیل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑی صداقت قرآن حکیم کے ذریعے دنیا پر واضح فرمادیا کہ ابتدائے تخلیق آدم کے وقت ہی انسان کو علوم اور شعور کی دولت منتقل کردی تھی (وعلم الاسماء ادم کلھا) ہاں اس بات کے ساتھ ضرور اتفاق ہے کہ ان علوم و فنون کا اظہار انسان کی مسلسل کاوشوں کے ساتھ آہستہ آہستہ ہوا۔ لیکن یہ آرزوئیں، حسرتیں اور شعور کی منزلیں بلاشبہ خالق کائنات نے روز اول سے حضرت انسان کو زمین میں اپنا خلیفہ بنا کر اس کے سینے میں منتقل کردی تھیں، جب ہم ماضی کے اوراق پلٹتے ہیں تو ہر فقرے پر انسان کے عزم و ہمت اور جستجو کی داد دینا پڑتی ہے۔ علوم و فنون کے میدان میں گزشتہ ادوار کے انسان نے بعض ایسی خدمات سرانجام دی ہیں کہ آج کا انسان انہیں سرانجام دینا تو کجا ان کے پلان تک کو نہیں سمجھ سکتا اور کل کا انسان جن آرزوؤں کے خواب دیکھتا تھا آج کا انسان اس کی تعبیر حاصل کر چکا ہے ایک انگریز شاعر کالرج کا قول ہے۔ علم کا آغاز بھی حیرت ہے اور انجام بھی۔

KNOWLEDGE BEGINS AND END'S WITH WONDER

انسان کو اپنے ابتدائی دور میں ہی تحریر کی ضرورت محسوس ہوئی کیونکہ الہامی صحائف، الہامی کتب اور دیگر علوم انسان کا مقدر ہو چکے تھے ان کی حفاظت کے لئے زبان الفاظ اور قلم ناگزیر تھے۔ اگر انسان پہلے حیوان تھا اور ارتقائی عمل نے اسے انسان بنایا تو جبلت صرف انسان کی کیوں تبدیل ہوئی دوسرے چرند پرند اس ارفع

مقام تک کیوں نہ پہنچے یا دیگر انواع میں تبدیل کیوں نہ ہوئے _ اگر ارتقا نے حیوان اور جاہل سے انسان اور عالم بنایا تھا تو یہ ارتقا بعد میں انسان کو عالم فاضل سے حیوان یا کوئی اور جنس کیوں نہ بنا سکا _ بلکہ انسان نے دن بدن ترقی کی، کچھ علوم اس سے فراموش بھی ہوئے اور کچھ اس نے حاصل بھی کئے _ سمندروں، فضاؤں اور پہاڑوں کو سحر کیا قریب ترین سیارے چاند پر جا پہنچا اور اب دیگر نظام شمسی کو سر کرنے کے منصوبے بنا رہا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تمام کائنات ایک عظیم پلان کے تحت عمل میں آئی اور یہ سب کچھ ایک بہت بڑی طاقت کے زیر اثر ہے جس نے انسان کو اپنے فضل سے تمام مخلوقات فوقیت عطا فرمائی۔ تمام جہانون اور کائنات کے تمام اسرار و رموز پر اسی طاقت کی مطلق العنان حکومت ہے اور اسرار کائنات پر دسترس حاصل کرنے کے لئے اس نے لیس للانسان الا ما سعی کا مژدہ سنا رکھا ہے اس اعتراف کے بعد کہ تحریر بھی کائنات میں اللہ کی طرف سے انسان کے لئے خصوصی عطیہ ہے _ قرآن حکیم میں ارشاد بھی ہے کہ الذی علم بالقلم اور محبوب رب العالمین حامل لوا العزالاعلیٰ ﷺ نے اس کی خصوصی سرپرستی فرمائی ان حقائق کی روشنی میں خطاطی کی مختصر ارتقائی تاریخ پیش خدمت ہے _ جسے آپ خطاطی کی ایک نہایت مختصر فہرست بھی کہہ سکتے ہیں خطاطی کا ایک نہایت ادنیٰ طالب علم ہونے کی حیثیت سے میں نے جملہ احباب کی معلومات کے لئے اس فہرست کو یہاں جمع کیا ہے _

One plaw many variations,One design many modifications One truth many vesions

ایک ہی پلان لیکن کئی شکلیں، ایک ہی منصوبہ لیکن کئی تبدیلیاں، ایک ہی صداقت لیکن کئی عبریں،

جب انسان اسم و فعل اور کلمہ سی ناواقف تھا تو یہی تصویریں اظہار خیال کا ذرعہ بنیں، اور یہی تصویریں درحقیقت خطاطی اور مصوری کا مشترکہ سرچشمہ ثابت ہوئیں۔ حجری عہد (پتھر کا عہد) تاریخ انسانی میں تہذیب و تمدن کا پہلا دور مانا جاتا ہے پہلے پتھروں پر اور پھر پیتل وغیرہ پر تصویریں بنائی گئیں جب انسان نے آگ سے کام لینے کا راز معلوم کر لیا تو مٹی کی تختیوں پر کچھ نقوش اور تصویریں اور خطوط کو منقش کر کے پکانا شروع کیا گیا _ کم و بیش پانچ چھ ہزار سال قبل مسیح کے تہذیب و تمدن کے آثار ان پتھروں، پیتل اور مٹی کی پختہ تختیوں سے معلوم ہوئے ہیں جو مصر، چین، ایران بابل، آشور، نینوا، ہندوستان اور جنوبی امریکہ وغیرہ کی چٹانوں، پتھروں اور

غاروں میں ملے ہیں۔ ان تختیوں کو دیگر علوم کی مدد سے مطالعہ کرنے کے بعد بہت سے مخفی علوم کا پتہ چلایا گیا۔ یہ تختیاں اور کتبے مصر اور عراق کے علاوہ جنوبی امریکہ میں بھی ملے ہیں۔ جنوبی امریکہ میں لیک سو پر کے کنارے چٹان پر ایک ایسی تصویر نکلی ہے۔ جس میں چھ کشتیوں کی تصویر بنی ہے' ہر کشتی پر چھوٹی چھوٹی لمبی لکیروں سے آدمیوں کی تعداد ظاہر کی گئی ہے۔ ایک محراب کے بیچ میں تین گول گول سورج بنا کر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ تین دن میں سر ہوئی پھر اس کے بعد ایک کچھوے کی تصویر بنا کر بتایا گیا ہے کہ بخیر و عافیت خشکی پر آ گئے کشتیوں کی تصویر سے اوپر ایک پرندہ بنا کر سردار قافلہ کو ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ اس زمانہ کی تصویر ہے جب کوئی خط ایجاد نہیں ہوا تھا ـــــ واقعات اور خیال کی تصویریں بنائی جاتی تھیں' یہ بہت ممکن ہے کہ کشتیوں پر جو لوگ یہاں آ کر اترے وہ ایسے علاقوں سے آئے ہوں جہاں تصویروں کے ذریعے ادائے خیال کا طریقہ رائج ہو چکا ہو۔ انہی تصویروں کے ذریعے ادائے خیال کا نام ہیرو غلفی خط ہوا۔

ہیرو غلفی خط

ہیرو غلفی بلحاظ خط پانچ اقسام پر تقسیم ہوا اور ہر ایک کی الگ شاخیں پھوٹیں' مصری ہیرو غلفی خط میں پانچ قسمیں ہیں' بابلی و عراقی یا میخی ہیرو غلفی خط میں ۹ شاخیں ہیں۔ چینی ہیرو غلفی کی نوعیت پانچ ہے۔ میکسیکن شمالی امریکہ کے ہیرو غلفی خط کے دو الگ دبستان ہیں۔ شامی و فلسطینی ہیرو غلفی اور ہٹی لٹس۔ اس کی ضمنی اقسام پھر چار ہیں۔

مصری

ہیرو غلفی کا دوسرا نام تصویری خط ہے۔ تمام دنیا کے جتنے حروف تہجی نکلے ہیں وہ اسب انہی تصویری خطوط کے مرہون منت ہیں۔ صرف چند ہی ایسے ہیں جو حرفوں کی آواز کا راز معلوم ہو جانے پر بلاواسطہ نکلے ہوں۔ لیکن ان الفاظ کی اختراع میں بھی ہیرو غلفی تخیلات کا اثر کار فرما ہے۔ مصری' بابلی اور عراقی ہیرو غلفی کا دنیا بھر میں تمام رسوم الخطوط میں نمایاں حصہ ہے۔

ہیرو غلفی کے مرکز

ہیرو غلفی کے خاص مراکز تین ہیں' مصر' عراق' چین چین اور جاپان اور شمالی امریکہ کے حصے میں اب

تک کسی نہ کسی نام سے ہیرو غلفی خط باقی ہے لیکن اکثر جگہوں سے ختم ہوگیا ہے۔ مصری ہیرو غلفی خط داہنے سے بائیں طرف کو لکھا جاتا ہے، مصری ہیرو غلفی خط کی ایک قسم عمودی تھی جو اب تک چین میں رائج ہے۔ دوسری صورت عرضی تھی جس طرح آج کل تمام حروف سطر طرمیں لکھے جاتے ہیں۔

قدیم مصراور قدیم بابل اور عراق کے ہیرو غلفی خط اوراس سے نکلنے والے خطوط کا ذکر بھی کردیا جائے گا۔ اسلئے کہ کچھ عرصہ کے بعد ملکی تعلقات اور آمدورفت اور معاشرتی ضرورتوں کی وجہ سے خط کو کسی خاص حصے تک محدود رہنے کی ضرورت باقی نہیں رہی اس وقت جب آواز کے لئے حرف مقرر کرنے کا راز معلوم ہوگیا اور ہزاروں خط جگہ جگہ پیدا ہوگئے اسی لئے ہیرو غلفی کی شاخ در شاخ ہزاروں خطوط نکلے فنا ہوگئے اور ان کے ایجاد کے زمانے اور جگہ کے معلوم کرنے میں مشکلات کا سامنا ہے۔

ہیرو غلفی مصراور عراق میں 2700 سال قبل مسیح اور بعض تحقیقات اور ثبوت سے پتہ چلتا ہے کہ 5000 سال بل مسیح رائج ہوئے چینیوں کا بھی یہی دعویٰ ہے کہ وہ ان ممالک کے دوش بدوش زمانے کا ساتھ دیتے رہے۔ مصری ہیرو غلفی کی تقسیم بلحاظ صورت و عمل تین طرح ہے۔

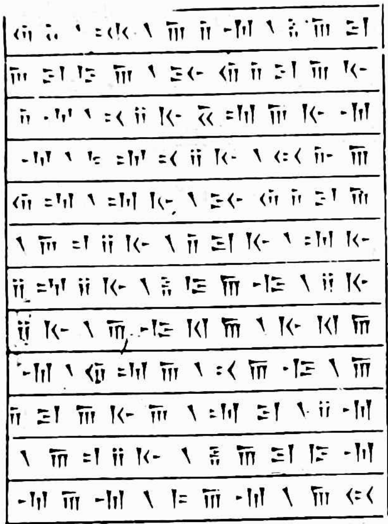
(1) تصویر نویسی (پکٹوگرافی Pictography) یہ صورت ہیرو غلفی خط کی بالکل ابتدائی صورت ہے جس کا ایک جزواب بھی بصورت نشان گھٹتے گھٹتے حرف مین باقی رہ گیا۔ چین اور شمالی امریکہ میں تو یہ آج بھی اصلی صورت میں کم وبیش باقی ہے۔

یہ انداز کسی چیزیا جانور کا نام نہ لکھنے اور محض اس کی تصویر بنا کر اس کو بتادینے سے متعلق ہے، مثلاً مذکورہ بالا مثال میں ایک سو پیرپر کے چٹان والی تصویر میں جو کشتی کی تصویر بنی ہے اس سے مراد کشتی لیجائیگی کوئی اور چیز نہیں۔

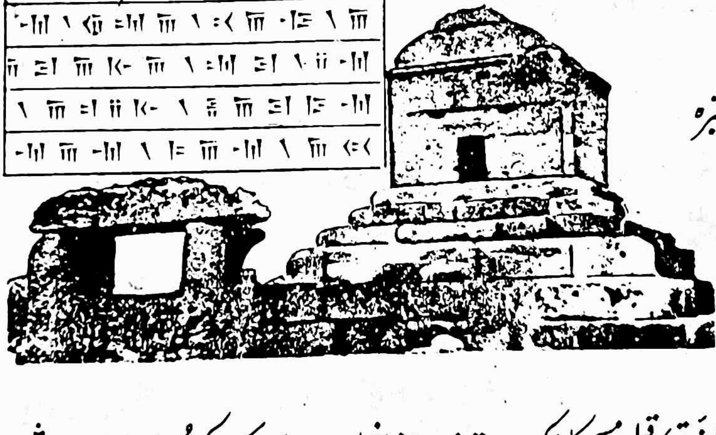
(2) خیال نویسی (آئیڈوگرافی Ideography) یہ ہیرو غلفی کی وہ صورت ہے جس میں تصویر میں ایک شاعرانہ انداز اور شان ہے اور بطور استعارے کے تصویر استعمال کی جاتی تھی یعنی جس چیز کی تصویر بنائی جاتی تھی اس کی مخصوص صفت یا مخصوص عمل کی طرف خیال کو لے جاکر اس سے کام لیا جاتا تھا۔ مثلاً ایک

خط میخی پارسی میں ابجد کا نمونہ





Syllable writing



کورش کا مقبرہ

خط میخی زمانۂ قدیم قبل مسیح کا ایک بہت معروف خط ہے۔ اور اس کو اُن ادوار میں بے شمار اقسام میں تحریر کیا گیا۔ ماہرین تحریر کی مشترکہ آراء کو جمع کر دیا جائے تو اس کی تعداد ۲ ہزار سے اوپر چلی جاتی ہے۔ (تحقیق گوہر قلم)

سو پیر والی تصویر میں کچھوے کی تصویر سے کوئی جانور مراد نہیں ہے بلکہ کچھوے کو بنا کر خشکی پر اہل کشتی کے پہنچ جانے کی خیال نویسی کی گئی ہے ۔ اسی طرح تین سورج سے تین دن اور کشتی کے آگے آگے اڑنیوالے پرندے سے میر قافلہ کا استعارہ کیا گیا ہے ۔

(الف) ایک ضمنی صورت اسی کے تحت میں یہ بھی تھی کہ لفظوں یا ارکان لفظی کے لئے کوئی تصویر بنا دی جاتی تھی اور ہیرو غلفی خط کے اصطلاح میں اس کا نام ارکان لفظی خط یا Syllablewriting ہے ۔

(3) صورت نویسی (ہائرو گرافی Hilrogrdphy) ہے یہ وہ آخری اور ترقی پذیر صورت ہے جب آواز کے لئے نشان مقرر کرنے کے راز سے انسان کو آگاہی ہو گئی اور ہر آواز کے لئے اس کی مناسبت اور مشابہت صوتی سے جس صورت کے نام میں اس آواز کے ابتدائی مخرج سے کان آشنا ہوئے ان کی تصویر بنا دی گئی ۔ یہ وہ منزل ہے جب صورت اور آواز کا ملاپ ہوا ہے اور یہی صورت آگے چل کر صاف ہوتے ہوتے حرف کی شکل میں منتقل ہو گئی بلکہ یوں کہا جائے کہ خود صورت یا تصویر کا ایک جزو حرف بن گیا ۔ مثلاً" بیل کا نام مصری زبان میں چاہے جس طرح اور جس آواز اور حرکت کی وجہ سے الفا پڑا ہوا جب الف کے قسم کی آواز کو تصور سے ادا کرتا ہوتا تھا تو پہلے پورا بیل' پھر بیل کا سر معہ سینگ کے بنا دیا جاتا تھا ۔

یہی تصویر درجہ بدرجہ مختصر ہوتی گئی جب اور گھٹی تو محض دو سینگیں باقی رہیں جو رومن رسم الخط اے میں اب تک قائم ہے اہل عرب نے اس کو اور مختصر کیا اور خط کوفی میں سینگ کا ایک سراہ گیا جو نیچے کی طرف مثل سینگ کے داہنی طرف جھکا رہتا تھا مثلاً" خط نسخ عربی میں اف کا قد ایک سینگ کی یادگار رہ گیا اور دوسرے سینگ کے بجائے صرف ایک منڈی سی نوک باقی رہ گئی جیسے سینگ ٹوٹ جانے پر ہوتی ہے' عربی خط کے الف کی یہ صورت ہے الف نستعلیق کی رعنائی نے اسے بھی گوارا نہ کیا اور الف میں حسن پیدا کرنے کے لئے اس کو سرو قد یار بنا دیا نستعلیق کے الف کی صورت یہ ہے (الف)

فنیقی خط میں بیل کے سینگوں کے سرے اوپر کر دیئے گئے اور انگریزی الف کو الٹ دیا گیا مثلاً" A یونانیوں میں یہ شکل AAA بابلی خط میخی میں اگپو بیل کو کہتے تھے اور اس کی صورت یہ ہے ہندوستانی قدیم خط مشقہ میں یہ صورت قدیم ہندی میں یہ صابی خط میں صورت یہ صافی میں یہ یہی حال اور زبانوں کے خط کا ہے غرض کہ دنیا کی مختلف زبانوں کا جائزہ لے کر جو تغیرات حرفوں میں ہوتے گئے کوئی شخص پتہ لگاتا ہوا تاریخ زمانہ

کے اوراق پیچھے کی طرف برابر الٹتا چلا آئے تو آخر میں اس کو ہر خط کے الف یا الفاوالی آواز کے حرف میں مصریوں کا گم شدہ بیل مل جائے گا۔

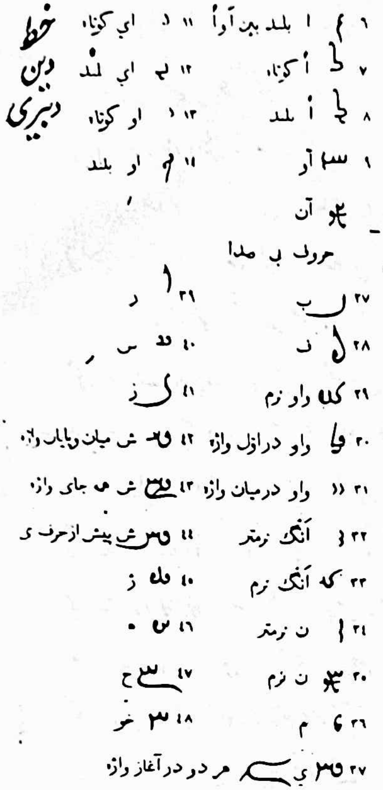
یہ صدیوں اور قرنوں کی کہانیاں ہیں جو اس جگہ یونہی سنادی گئیں' اب پھر مصر کے نگار خانوں پر نظر کیجئے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہیرو غفی کے ابتدائی دور میں مصری پہلے تو 29 تصویروں سے اپنا مطلب ظاہر کرتے تھے۔

آپ خود غور کیجئے کہ کسی پکچر گیلری یا تصویر منزل میں جہاں 1700 تصویریں ہوں اور ایک سیکنڈ سے بھی کم عرصہ میں جلدی جلدی کئی تصویریں حافظہ سے باہر کرنا ہی نہیں بلکہ خط تصویر نویسی اور خیال نویسی اور صورت نویسی کے اصول کے ماتحت اس طرح ان تصویروں کو بنانا اور سمجھانا ہو کہ گھوڑا ہی سمجھ لیا جائے ۔ گدھا یا بیل نہ سمجھا جائے تو ایسے عالم اور ایسی دنیا میں اور ایسے زمانے میں کیا کیا دقتیں نہ ہوئی ہوں گی پھر اس زمانے میں خطاطی بڑا مقدس شیوہ تھا ہیرو غلفی کے معنی ہی مذہبی تحریر کے ہیں ۔ مذہبی لوگ اس کے لکھنے کے مجاز تھے اور ابتداء یہ ہیرو غلفی مخصوص مذہبی طبقے کا خط تھا ۔ طبقہ علماء ہیرا طیقی خط کے لئے ایک الگ خط کی ضرورت تھی اسلئے اسی ہیرو غلفی سے ہیرا طیقی خط ایجاد ہوا ہیرا طیقی خط ہیرو غلفی سے زیادہ مشابہ نہ تھا یہ خط کتب مذہبی وغیرہ لکھنے کے کام میں آتا تھا اسی لئے اس کا نام ہیرا طیقی ہوا جس کے معنی مذہب و پیشوایان دین ہے ۔ عوام الناس ان خطوط کو لکھنے کے مجاز نہ تھے اس لئے ان لوگوں کے لئے ہیرو غلفی خط دیمو طیقی خط سے ایک اور خط ایجاد کیا گیا جس کا نام دیمو طیقی تھا اس لئے کہ دیموس کے معنی عوام الناس کے ہیں ان خطوط کے لکھنے میں دشواری ہوتی تھی اس لئے آج کل کے خط شکستہ کے قلم کا ایک خط ہیرا طیقی خط سے ایجاد ہوا جو بخلاف ہیرا طیقی خط ملا ملا کر لکھا جاتا تھا اس کا نام کر سیفی تھا اس خط میں کچھ لکیریں تھیں کچھ تصویریں۔

یہ خط مصر میں 600 سال قبل مسیح تک باقی رہے ان خطوط کا انکشاف آج کل کے زمانے میں اس پتھر کے کتبے سے ہوا جس پر ہیرو غلفی دیمو طیقی اور یونانی خطوط کے کتبے ایک ہی مضمون کے تھے 1799ء میں جب نیولین یونا پارٹ کی فوج مصر کی مہم سر کرنے گئی تھی تو یہ پتھر ملا جو مصر سے فرانس پھر وہاں سے انگستان پہنچ گیا اور اس وقت لندن کے برٹس میوزیم میں ہے اس کا نام حجر الرشید ہے یا روزیٹا اسٹون کہتے ہیں جب تصویری خط کے دوران رواج میں آواز کے لئے تصویر کا تعین ہو چکا تو 22 قسم کی آوازوں کے لئے 22 تصویریں بنائی جانے لگیں ۔ یہ 22 تصویریں رفتہ رفتہ تصویریں لباس اتار کر ایک ایک حرف کا نشان بن گئیں

خط میخی قبل مسیح رسوم الخط

خط دین دبیری

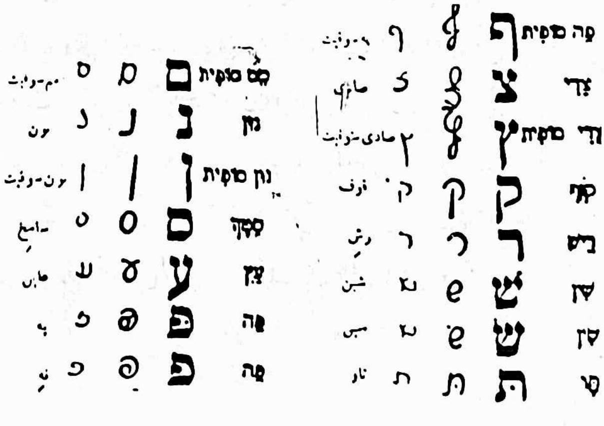




نقوش اصلیه و تحولاتی که در بعضی از حروف خط میخی روی داده «از کتاب الواح بابل»

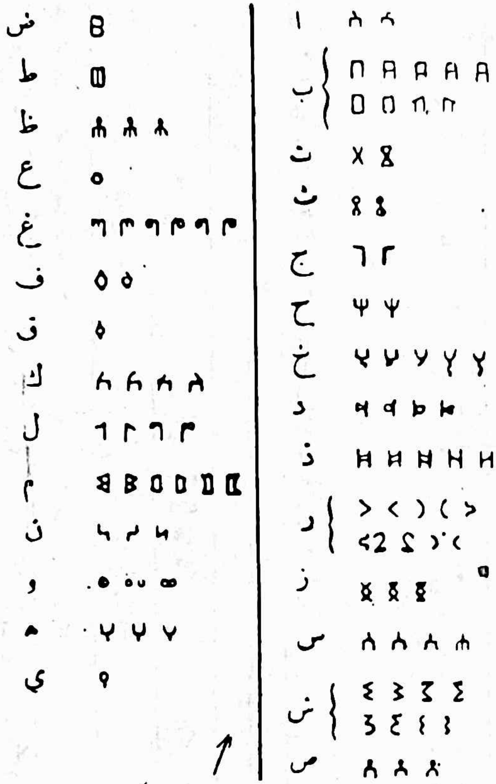
خط عبرانی قدیم





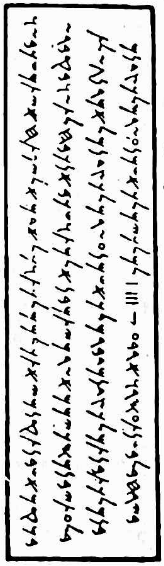
ابجد خط مُسند

الفبای خطّ مُسند منقول از کتاب مصوّر الخط العربی۔

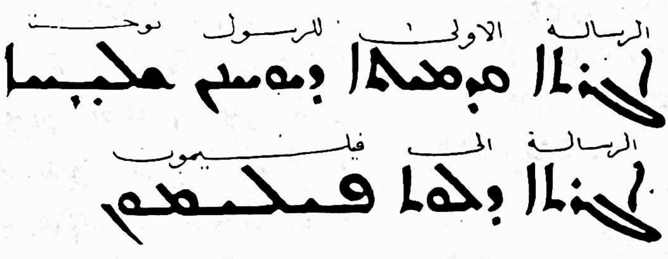


یونانی، رومی اور نبطی اقوام نے بھی اس کو تحریر کیا ہے





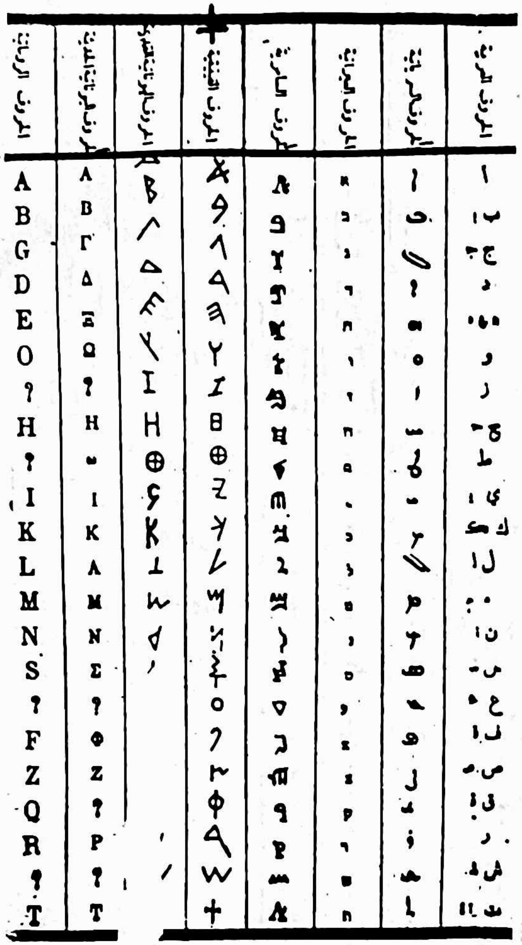
خط مُسند میں ایک خوبصورت انداز

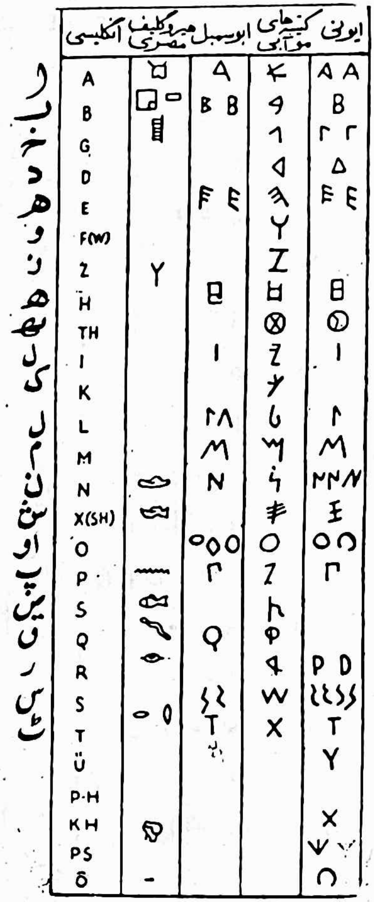


ــ نموذج كتابة نص عربي بخط سرياني (گرشوني) سطرنجيلي

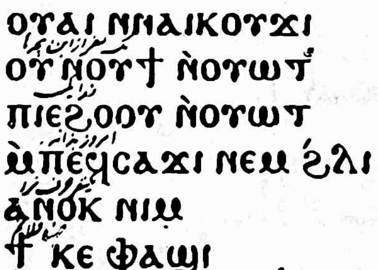
(عن انجيل طبعة باريس ۱۸۲۷ م)

«از مصور الخط»



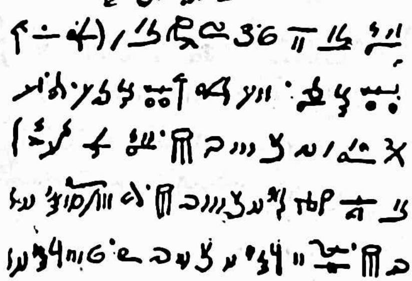


خط قبطی بمعه ترجمه فارسی



خط قبطی از ترجمه بفارسی

خط دیموطیقی



خط قبطی و ترجمه فارسی   از پیدایش

نقل از موزخانه مصر

« خط دیماتیک »

اور یہ وہی 23 حروف ہیں جو صدیوں اور قرنوں[1] کے بعد ابجد ہوز' حطی' کلمن' سعفص' قرشت میں محدود ہوئے جب عربوں نے ہزار ہا سال بعد اس پر چھ حروف اور بڑھائے تو ثخذ' ضظغ ہو گیا اسی پر ایرانیوں نے پ' غ' ژگ اور ہندیوں نے اردو کی ایجاد کے وقت ہندی اور بھاشا کے الفاظ کے تلفظ کے لئے ٹ' ڈاڑ بڑھا دی یہی ابجد سے ضظغ تک کے حروف کئے جا چکے تھے ار خلیفہ ہارون الرشید کے زمانے میں اسی سے ایک نیا فن تاریخ گوئی ایجاد ہوا' جس سے عمارات وغیرہ کے سنہ تعمیر کے اعداد حرفوں سے نکالے جاتے تھے اور عمارتوں پر کندہ کرا کے تاریخیں لگائی جانے لگیں _ قدیم مصریوں کے یہاں تاریخ تعمیر کی تحریر کا کام تصویروں سے لیا جاتا تھا_

اسی زمانے میں جبکہ مصر میں تصویری خط رائج تھے _ ساتھ ہی ساتھ عراق و بابل و نینوا میں ایک خاص قسم کا تصویری خط رائج تھا جس میں کیلوں یا تیروں کی طرح کے خط سے تصویر بنائی جاتی تھی اور کچھ خیالات کے ادا کرنے کے طریقے قریب قریب اسی طرح کے رائج تھے جس کا ذکر تفصیل سے مصری ہیرو غلفی کے اقسام اور عنوان خط کے تحت میں بیان کیا جا چکا ہے اور یہاں اس کے دہرانے کی ضرورت نہیں مصری اور بابل خط سے جو اور خط نکلے ان کا ذکر ایک ساتھ کیا جائے گا_ پہلے اصل ماخذ یعنی بابلی تصویری خط جس کا نام خط میخی کر دینا ضروری ہے_

میخی خط تصویر

پانچ قسم کے خاص تصویری خط کے اقسام میں سے ایک قسم خط میخی کی بھی ہے یہ دوسرے مرکز عراق و بابل کا تصویری خط ہے اس خط کو میخی اس لئے کہتے ہیں کہ اس خط میں جو کچھ لکھا جاتا تھا اور جو تصویریں بنائی جاتی تھیں ان کے حدود کیسل یا میخ سے مشابہ ہوتے تھے اس کی نو قسمیں تھیں۔

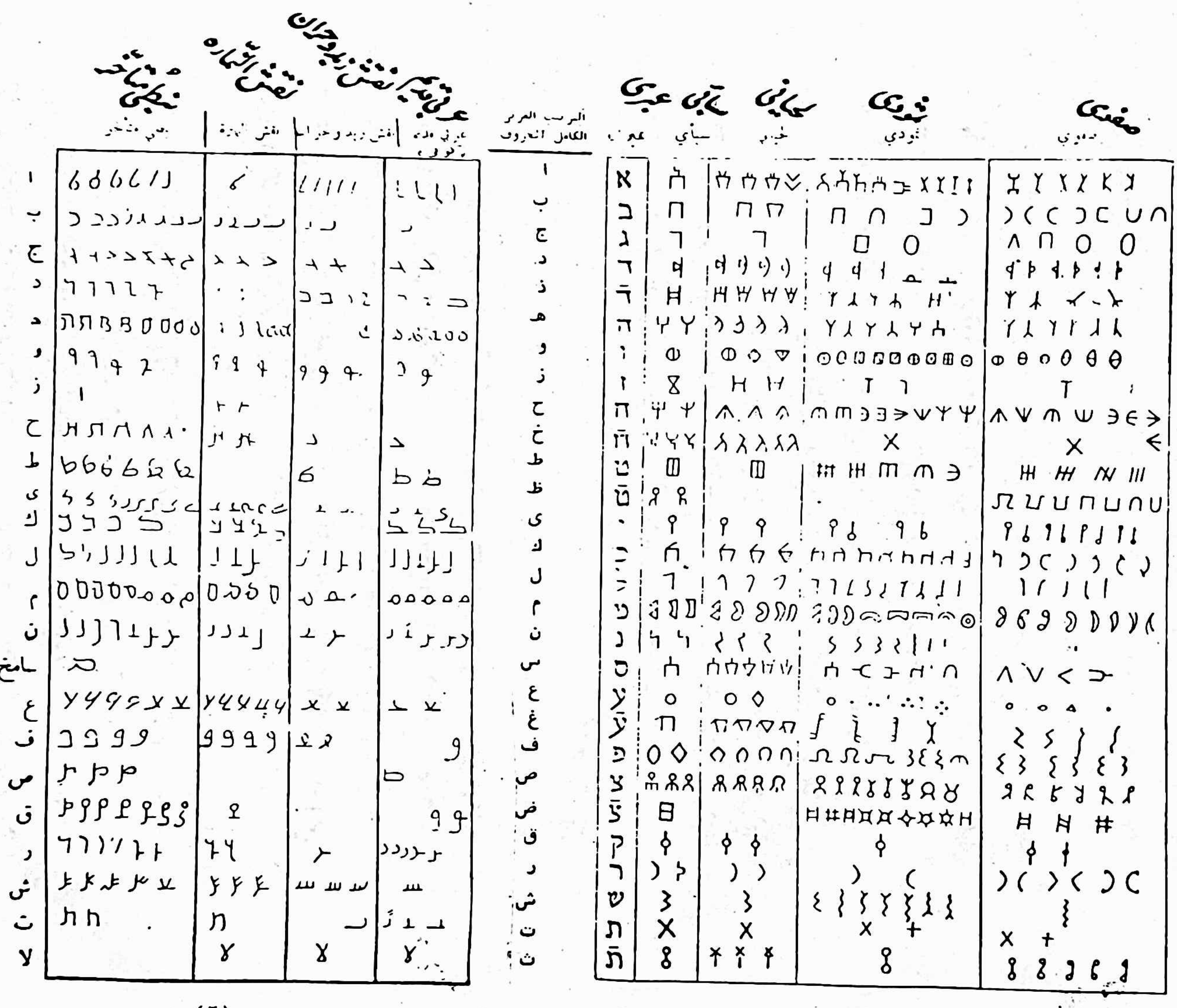
خط میخی کا رواج بابل' نینوا' عراق' ایران اور ایشیائے صغرا وغیرہ میں تھا۔

مصر میں مصریوں کا خط تصویر اور یہ خط میخی والا خط تصویر دونوں رائج تھے میخی خط والا خط تصویر دونوں رائج تھے میخی بھی مصر کے ہیرو غلفی کی طرح دنیا کا قدیم ترین خط شمار کیا جاتا ہے یہ خط بائیں طرف سے داہنی طرف کو لکھا جاتا تھا_ 5000 سال قبل مسیح سے چوتھی صدی عیسوی تک اس کا رواج تھا_ بابل کی تہذیب و تمدن کا ابتدائی زمانہ سب مقامات سے زیادہ قدیم ہے بابل کے ابتداء کے دور تمدن سے اس کی ابتداء

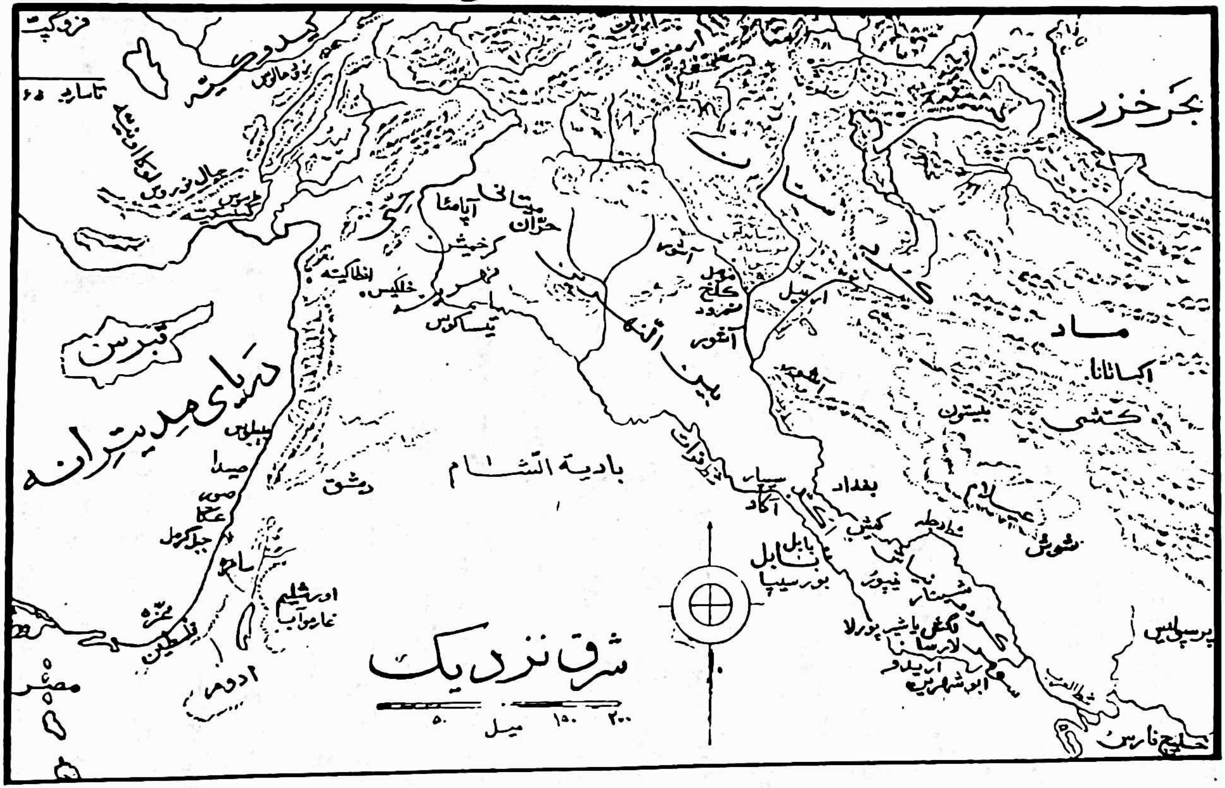
قديم عربي رسوم الخطوط

مقابلة الخطوط العربية القديمة بالخط النبطي المتاخر . (ولفنسون) .

مقابلة الخطوط الصفوية والثمودية واللحيانية بالخط السبئي . (عن Ephemeris لدسبارسكي



معروف تاریخی و جغرافی کی کتاب ویل ڈورانٹ سے لیا گیا نقشہ، دنیا کی قدیم



ہوئی اور یہ خط نینوا اور ایران تک پھیل گیا۔ اس خط کا سب سے قدیم کتبہ بابل کے قدیم شہر ورقہ اور مغیرہ میں پایا گیا اور نینوا اور ایران وغیرہ میں بھی بے شمار کتبے ملتے ہیں مصر کی ہیرو غلفی کے سلسلہ ذکر میں جو صورتیں تصویر نویسی اور خیال نویسی وغیرہ کی ظاہر کی گئی ہیں وہ سب اس میں بھی پائی جاتی ہیں مثلاً" لفظ نینوا کو اس خط میخی میں مکان کے اندر مچھلی کی شکل بنا کر لکھا کرتے تھے۔

جس سے مراد یہ ہے کہ نینوا میں پہلے ماہی گیروں کے بہت سے مکانات تھے قدیم بابل کے مختلف حصوں میں اس خط کی مختلف قسموں میں مچھلی کی شکل مختلف طرح بناتے تھے اور اس کو خا کے لفظ سے تعبیر کرتے تھے۔ 3000 سال قبل مسیح کے کتبوں سے پتہ چلا ہے کہ یہی شکل اور یہی خا کا لفظ ہندوستان میں بھی مچھلی کے لئے مستعمل تھا مصر اور بابل کے قدیم بادشاہوں سے باہم دگر اسی خط میخی اور مصری خط تصویر میں مراسلت کے ثبوت میں بکثرت پختہ مٹی کی تختیاں مصر اور بابل کے کھنڈروں سے برآمد ہوئی ہیں اور اسطرح کی پختہ مٹی کی تختیوں اور پتھروں پر نقوش کوہ بے ستون کرمان شاہ دشت مرغاب اور ایران کے اکثر حصوں میں پائے گئے ہیں یہ خط ایران کے قدیم خطوط کا ماخذ ہے مصر میں الف کی آواز کے لئے جس طرح الفا کا لفظ تھا جس کے معنی بیل کے ہیں اسی طرح بابل میں بھی بیل کو الپو کہتے تھے اور تصویری نشان دونوں کے ملتے جلتے ہیں خصوصاً" کرسیفی خط کے اے کی شکل الٹ دینے سے خط میخی کے الپو کی شکل بن جاتی ہے قدیم بابل اور مصر کے عجائب خانے میں ہیں۔

عراق کے عجائب خانے کے کئی سو کتبے ایسے ہیں جن میں عراق اور بابل قدیم کے مکانوں کے بیعنامے' آراضی کو لگان پر دینے کے اسناد' بردہ فروشی کے متعلق تحریریں' شادی کے معاہدے تنسیخ معاہدے کی دستاویزیں اور معاملات دیوانی کے فیصلے مٹی کی پختہ تختیوں پر منقوش ہیں' جن کی نسبت اس خط کے محققین کی رائے ہے کہ ازروئے ادب بھی یہ اسی طرح بیش قیمت ہیں' جس طرح قدیم تمدن کے ثبوت کے لئے زرین اسناد ہیں کوہ بے ستون پر جو کتبہ خط میخی میں ہے اور اس کے ساتھ تصویریں بھی ہیں ان میں دس قیدی دادا بادشاہ کے سامنے گرفتار کرکے لائے گئے ہیں جن کے ہاتھ پشت کی جانب سے بندھے ہیں اور سب کے گلے ایک ہی رسی سے باندھ دیئے گئے ہیں دادا اپنے وزراء کے شاہانہ کروفر سے کھڑا ہے' اوپر بلندی پر اہرمن کی تصویر ہے۔

ایک مٹی کی پختہ تختی پر دنیا کا نقشہ بنا ہے جس میں دکھایا گیا ہے کہ سمندر دنیا کو گھیرے ہوئے ہے اس میں ایک تختی پر دنیا کے طوفان عظیم کا ذکر ہے جس کے حالات تاریخی وہی میں جو طوفان نوح کے ہیں بے ستون کے چٹان کے کتبے میں جو بہت آخر زمانے کا ہے خط میخی کے ساتھ ساسانی اور بابلی خط کی عبارتیں بھی منقوش ہیں ان سے ان تمام ممالک کے تمدن اور تعلقات کا سراغ ملتا ہے ۔

سرہنری لارنس کوہ بے ستون دیکھنے گئے تھے اور تین زبانوں کے کتبوں سے مطالبہ اخذ کرکے انہوں 1875ء میں خط میخی وغیرہ کے پڑھنے کے متعلق ایک کتاب شائع کی ہے یہ سب کتابیں کیا ہیں گویا کچھ علوم وفنون کے خزانوں کی کھائی ہوئی کنجی مل گئی اور مستشفین نے بہت سی باتوں کا پتہ چلالیا ۔

اب ان خطوط کا ذکر کیا جاتا ہے جو مصر اور عراق میں خط تصاویر کے آخر دور میں ایجاد ہوئے جب آواز کے لئے نشان بصورت حرف مقرر ہو چکے تھے اب ایک نئی کنجی ہاتھ آگئی اور متمدن اقوام نے اپنے اپنے خطوط ایجاد کرنے شروع کردیئے ۔

خط فیتقی

اسی زمانے میں ہیرو غفی اور ہیرا طیقی اور ویمو طیقی خطوط مصر میں اوج کمال پر تھے خطہ **فنیقہ** شام اور فلسطین کے قریب ہے وہاں کی رہنے والی ایک تاجر قوم جس کو فیتقی کہتے تھے جہاز رانی اور تجارت میں خاصی ترقی کر رہی تھی ان کا میل جول کریٹ اور مصروالوں سے بہت زیادہ تھا تمام ساحل بحر روم پر پر ان کی نو آبادیاں تھیں ایس سیک تاجر قوم کو اپنے تجارتی کاروبار چلانے اور حساب وکتاب درست رکھنے کے لئے ایک ایسے رسم الخط کی ضرورت تھی جو خصوصیت سے تجارتی کاموں میں مددگار ہو اس قوم نے پہلے تو مصریوں کے رسم خط کو اختیار کیا اور مصریوں کے بائیس حروف تہجی میں چار اور بڑھا کر اپنا حروف تہجی الگ مکمل کرلیا پانچ سو سال قبل مسیح ان کا زور بہت گھٹ گیا اور اور یہ عراق اور مختلف حصوں میں منتشر ہو گئے ان کے حروف تہجی کی ایجاد کا زمانہ ایک ہزار سال قبل مسیح خیال کیا گیا ہے ۔

خط قبطی

کم وبیش اسی زمانے میں مصریوں میں سے کچھ لوگ دین مسیحی میں داخل ہو گئے ان لوگوں کو قبطی کہتے ہیں ان لوگوں نے اپنے لئے ایک الگ خط ایجاد کیا جو انہیں کے نام پر قبطی خط کہا جانے لگا قبطیوں نے پچیس

حروف یونانیوں کے خط سے لئے اور ڈیمو ٹیقی حرف سے سات اور حروف ملا کر بتیس حروف سے اپنا حروف تہجی ایجاد کیا قبطی خطوط کے تمام حروف کی شکل قریب قریب وہی ہے جو مختلف حرفوں کی شکل میں چھوٹے اور بڑے انگریزی حروف کی شکل و صورت ہو۔

خط آرامی

جس زمانے میں فیںقیوں کے خط ایشیائے صغریٰ میں رائج تھے ایک اور سمیک قوم آرامی جو شمالی فرات و دجلہ کے نواح میں آباد تھی اس نے فنیقیوں کے خط سے ایک خط اپنی قوم کے لئے مرتب کیا جو فیںقی خط سے بہت مشابہ تھا یہ خط رفتہ رفتہ انطاکیہ سے مکہ اور حوالی مصر سے وسط ایران تک پھیل گیا اور اس حط کی مدد سے مستکشفین نے بہت سی باتوں کا پتہ لگایا۔

خط پہلوی قدیم ایرانی خط

ایران کا قدیم خط میخی تھا مصر اور عراق سے ایرانیوں کے قدیم تعلقات و فتوحات و تہذیب و تمدن کی ایک کڑی ان کا خط بھی ہے مدتوں کے بعد تحریر کی سہولت کے لئے اسی زمانے میں کہ مصری اور فیںقی اپنے اپنے خطوط کی ترقی اور اصلاح میں سرگرم تھے، خط پہلوی رائج ہوا یہ خط پہلوی اس زمانے کے بعض خطوں سے جو مصر میں رائج تھے قدرے صورتاً" اور ہندوستان کے ہندی خط سے ہر طرح بہت زیادہ مشابہ ہے ممکن ہے کہ الفاظ اور نسلی اشتراک کی طرح ہندی خط کے ماخذ میں بھی اشتراک کی کوئی صورت ہو۔

یونانی خط

ایران میں علاوہ خط میخی اور پہلوی کے خط آرامی اور ساسانی خطوط بھی رائج تھے تجارت کی وجہ سے فیںقی قوم کا تعلق دور دور تک تھا یونانیوں سے بھی ان کا تعلق بہت قریبی تھا یونانیوں کو مصریوں کی تہذیب و تمدن سے بہت فائدہ حاصل کرنے کا موقع ملا پہلے یونانیوں نے فیںقیوں اور مصریوں، سے حروف تہجی سیکھے پھر قبطیوں کے خط سے چھٹی صدی عیسوی میں استخراج کر کے اپنے لئے الگ یونانی حروف تہجی کی بنا ڈالی یونانی خط قبطی سیریاک اور ارمنی خط سے بہت مشابہ ہے ان کے ابتدائی حروف تہجی بائیس تھے پھر بضرورت ان میں اضافہ ہوتا گیا انگریزی چھوٹے بڑے حروف تہجی سے ان کے خطوط تمام تر مشابہ ہیں صرف بعض بعض حرفوں

میں قدیم خطوط تصویری کے نشانات باقی رہ گئے ہیں انہوں نے فیقیوں سے جو حروف لئے تھے ان کی صورت میں بہت اصلاحات کیں اور مختصر کر کے جاذب نظر بنایا پہلے خط داہنی طرف سے بائیں طرف کو لکھا جاتا تھا یونانیوں نے الٹ کر بائیں سے داہنی طرف لکھنا شروع کیا انہوں نے حروف کو ملا کر لکھنے کی ابتدا کی جس سے تحریر اور کتابت میں روانی بڑھ گئی یونانیوں سے اہل روما لئے حروف اخذ کئے یہیں مشرق و مغرب کے خطوط الگ ہو گئے اور یہی زمانہ ہے کہ پہلے پہل قدیم مصری یا فیقی خط دو حصوں پر تقسیم ہوا۔ ایک مشرقی' دوسرا مغربی۔ حیثیت سے جہاں جہاں پائے جاتے ان کے نام یہ ہیں۔

عربی یا نسخ خط

عراق' فلسطینی' شام' مصر' طرابلس' الجیریا' ٹیونس' مراقش' ملایا' جاوا' تماترا وغیرہ:

نستعلیق خط

بھارت' پاکستان' بلوچستان' افغانستان' ایران' ترکستان۔

ناگری خط

صوبہ یوپی اور بھارت کے محدود طبقے اور محدود رقبے میں۔

چینی خط

چین و جاپان۔

جاپانی خط

جاپان

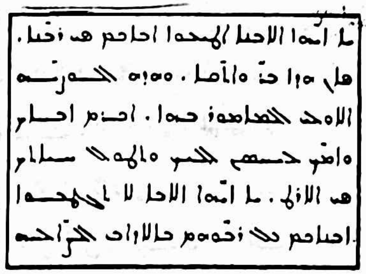
رومن خط

یہ تبدیل و ادنی تغیر یورپ کی تمام چھوٹی بڑی سلطنتوں اور امریکہ و بعض حصہ افریقہ و بعض جزائر ہیں۔

لاطینی خط

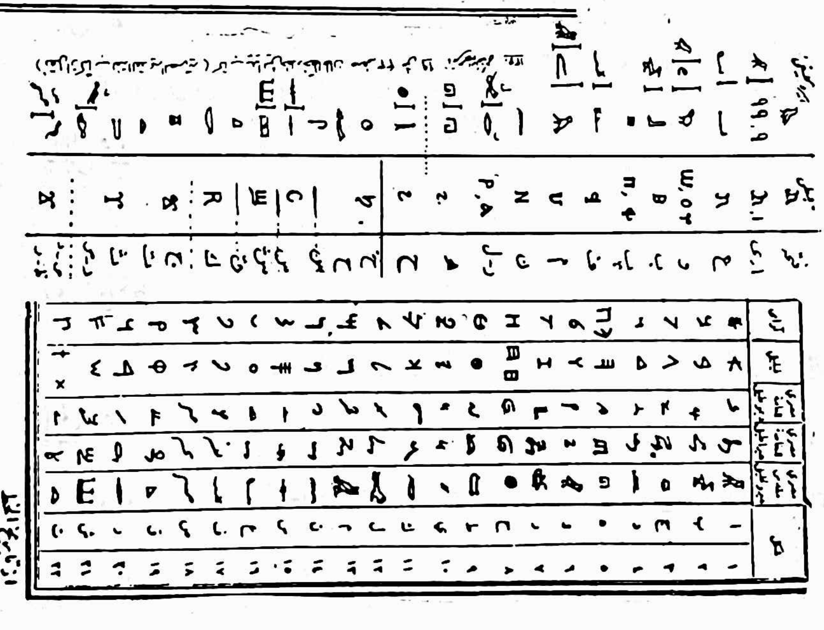
یونانیوں سے اہل روما کے خاصے تعلقات تھے انہیں کے حروف تہجی سے اطالیہ نے خط اتروسک ایجاد کیا

ما يقابلها في اللغة العربية	ما يقابلها حسب الاصطلاح المتفق عليه في المؤلفات الأجنبية	رموز هيروغليفية	ما يقابلها في اللغة العربية	ما يقابلها حسب الاصطلاح المتفق عليه في المؤلفات الأجنبية	رموز هيروغليفية
ح	*ḥ*	𓎛	ا	*ꜣ*	𓄿
خ	*ḫ*	𓐍	إ	*ı, y*	𓇋
خ	*ẖ*	𓄡	ى أو إ	*y*	𓇌 ، 𓏭
س	*s*	𓊃 ، 𓋴	ع	*ʿ*	𓂝
ش	*š*	𓈙	و	*w*	𓅱 ، 𓏲
ق	*ḳ*	𓈎	ب	*b*	𓃀
ك	*k*	𓎡	پ	*p*	𓊪
غ	*g*	𓎼	ف	*f*	𓆑
ث	*ṯ*	𓍿	م	*m*	𓅓 ، 𓐝
ت	*t*	𓏏	ن	*n*	𓈖 ، 𓋔
د	*d*	𓂧	ر ، ل	*r*	𓂋
چ أو ز	*ḏ*	𓆓	ﻫ	*h*	𓉔



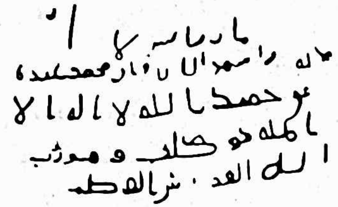
انجیل بخط سریانی

ہیروغلفی اور جدید رسوم الخط کے درمیان تناسب ابجد



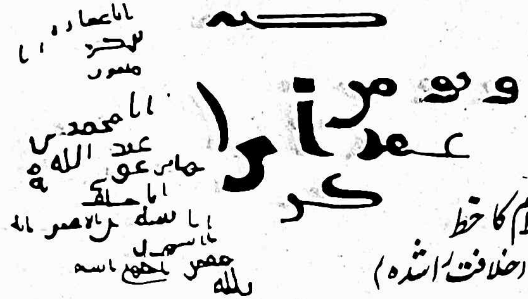
ابتدائے اسلام کوفی خط

(منقول از مصور الخط العربی) :



((. . . . واشهدان . . . محمد عبده))
((برحمك الله لا اله الا))
((عليه توكلت وهو رب))
((العرش العظيم))

((
انا عمارة بن — انا ميمون . انا محمد،
بن عبدالله — يمانى (تهامى) -
عوسجه — انا سليمان الاصغر (الاكبر)
انا انا سهل - معقل الجهنى - - -))



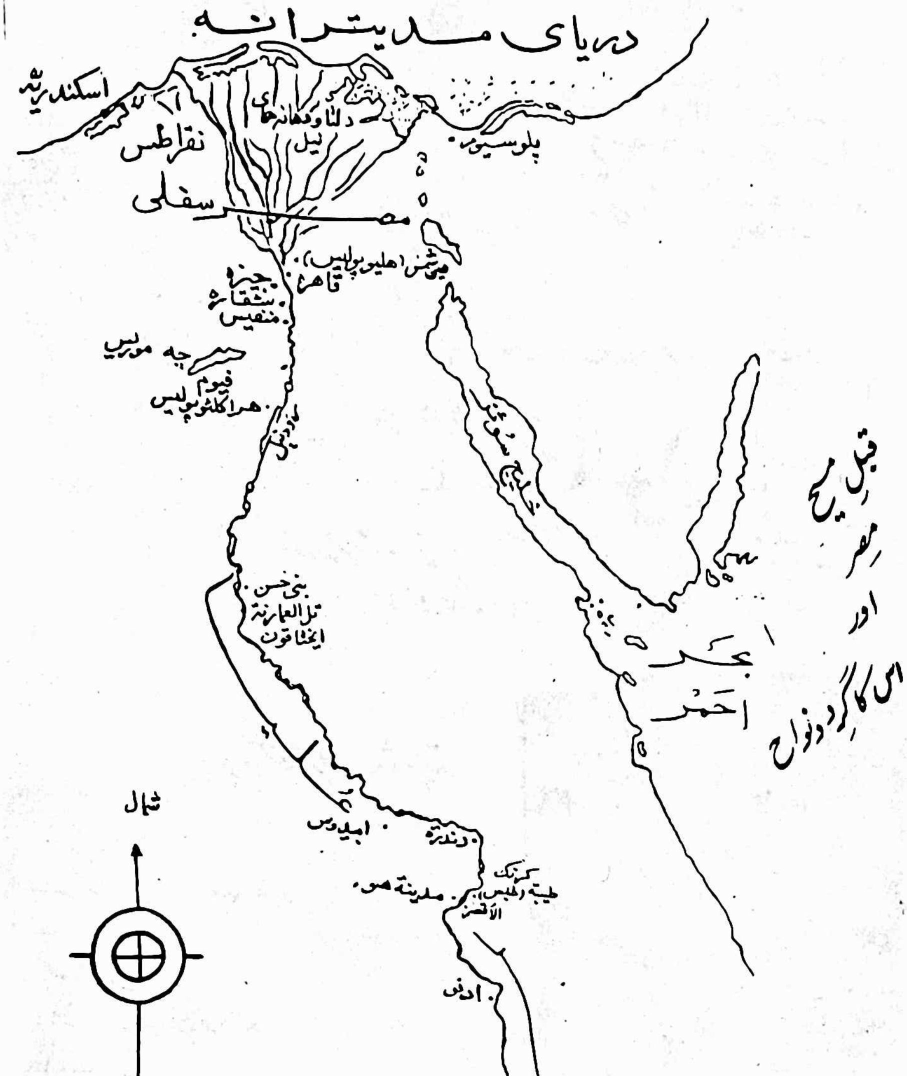
خلفائے اسلام کا خط
(خلافت راشدہ)

۳۱ھ میں مصر سے دریافت شدہ پتھر



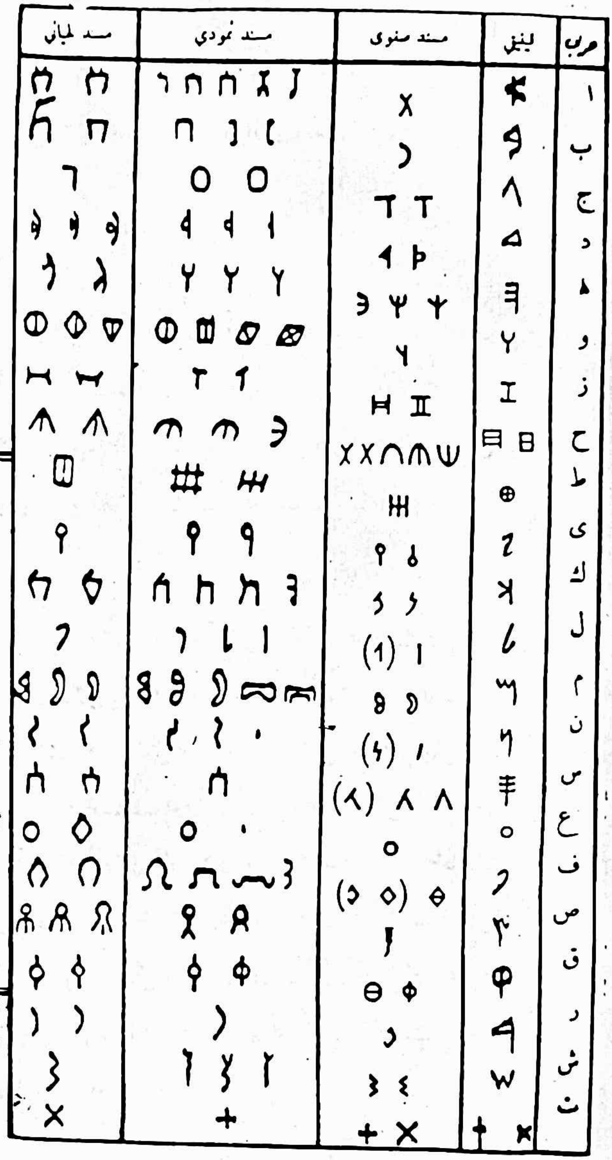
((بسم الله الرحمن الرحيم هذا القبر))
((لعبد الرحمن بن خير (جبير - جابر) الحجرى (الحيرى) اللهم اغفرله))
((وادخله فى رحمة منك واتنا معه))
((استغفرله اذا قرات هذا الكتاب))
((وقل امين وكتب هذا))
((الكتاب فى جميد (جمادى) الاخر))
((من سنت (سنة) احدى و))
((ثلثين))

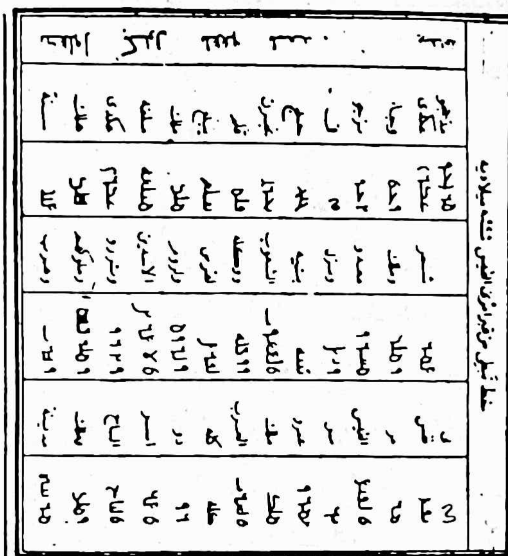
((منقول از مصور الخط العربی))



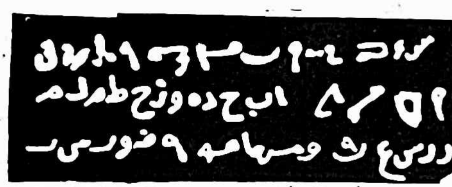
(نقل از تاریخ تمدن ویل دورانت)

خط کی تاریخ میں
یہ کتبہ قدیم ترین عربی
شمالی نبطی حروف
اور عدنانی لغت
میں ہے -





لحیانی، صفوی اور ثمودی
رسوم الخطوط



اتردسک خط میں بیس حروف تھے اس خط سے لاطینی خط ایجاد ہوا یہ خط رفتہ رفتہ بہ تبدیل صورت و ہیبت تمام ممالک یورپ، مثل، جرمنی، فرانس، ہالینڈ، پرتگال، اٹلی، انگلستان، فرانس اور افریقہ و امریکہ وغیرہ میں پھیل گیا ۔ روس میں بھی اسی خط کی ایک شاخ ہے۔

عبرانی خط

جس زمانے میں ایشیائے صغریٰ میں فنیقی اپنے حروف تہجی کی ترقی میں مصروف تھے اسی کے قریب زمانے میں یہودیوں نے اپنی قوم کے لئے فنیقی خط کی مدد سے عبرانی خط ایجاد کیا حضرت موسیٰ کو لکھی ہوئی توریت اسی قدیم خط میں ملی تھی یہ خط اب قریب قریب مفقود ہوگیا جدید قسم کا عبرانی خط پہلی صدی قبل مسیح میں ایجاد ہوا فنیقی خط سے یہ خط نکلا ہے اس وجہ سے یہ خط فنیقی خط سے بہت مشابہ ہے ۔

مسند حمیری

حمیری خط کا دوسرا نام مسند ہے ۔ اسی وجہ سے دونوں لفظوں کو ملا کر اس خط کو مسند حمیری کہتے ہیں یمن میں ایک قبیلہ حمیرو دوسرا معین تیسرا سبا تھا ان سب میں یہ خط مسند رائج تھا اس خط کے حرف الگ الگ لکھے جاتے تھے حمیر جن سے یہ خط منسوب ہے ان کا زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اکیس سو چھبیس سال قبل ہے حمیری خط لوہے کی کیلوں سے بہت مشابہ ہیں مسٹرہالوے نے جو پرانے کتبے سرزمین یمن میں پائے ہیں وہ سی خط کے نمونے ہیں اٹھارہ سو پچھتر میں فرانس اور انگلستان کے سیاحوں کو بیت الحکمت مارب و صنعا کے کھنڈروں میں بھی اسی خط کے کتبے ملے ہیں پہلے پہل یہ خط یمن میں رائج ہوا پھر عرب کے اکثر مقامات میں پھیل گیا بنو حمیر سے حیرہ کوفہ والوں نے اور اہل حیرہ سے قریش اور اہل طائف نے سیکھا جس وقت اسلام کا ظہور ہوا تو عرب میں خط کوفی نبطی اور سند حمیری رائج تھا اور اہل اسلام کی ابتدائی تحریریں ممکن ہے کہ مسند حمیری خط میں بھی کہیں کسی حصہ دنیا میں اب بھی موجود ہوں ۔

خط نبطی

خط نبطی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قبیلہ نبطی سے منسوب ہے یہ نبطی قوم بلادبطر میں فلسطین اور سینا کے مابین آباد تھی اور دوسری صدی عیسوی میں اہل عوما سے پریشان ہو کر عرب میں آئی اور حجاز کے شمال

میں جہاں آباد ہوئی اس کو انباط کہتے ہیں۔ یہ خط بدوؤں اور صحرانشینوں کا خط تھا جو اہل عرب کے مورث تھے یہ خط پالمیری خط سے مشابہ ہے۔

خط پالمیری

خط پالمیرا کی ایجاد آرامی خط سے ہوئی مصر کے مقام پالمیرا سے یہ منسوب ہے جس طرح نبطی خط بدوؤں اور صحرانشینوں کا تھا پالمیری خط کا رواج شہری اور متمدن اقوام میں تھا اس خط کے کتبے لندن، پیرس اور آکسفورڈ کے عجائب خانوں میں ہیں اس کی ایجاد کے زمانہ دراز کے بعد پالمیر کے حروف تہجی سے سیریاک اور استرانگلو خط خط ایجاد ہوا

سیریاک

خط سیریاک یا استرانگلو پالمیری خط سے ایجاد ہو کر شرق میں چین تک پہنچ گیا اور اسی سے اور حروف تہجی (اویغور) (مغل X کالموک) اور منچوا پیدا ہوئے اور خط سیریاک سوریہ وغیرہ میں اب تک رائج ہے مذہبی تحریرات کے ضرورتوں نے آرامی خطوط میں بہت سے تغیرات کئے۔ سیریاک خط کا تعلق مشرق کے عیسائیوں سے ہے چھ سو سال قبل مسیح اس کا رواج ہوا اور آٹھویں صدی عیسوی میں یہ خط فنا ہو گیا اس کی مختلف شاخوں سے مختلف خطوط نکلے۔

سریانی

سریانی خط کو سطرنجیلی بھی کہتے ہیں عراق عرب میں اس خط کا پہلے بہت رواج تھا اور حیرہ (کوفہ) میں بھی سریانی اس خط سطرنجیلی میں اپنی مقدس کتاب انجیلی وغیرہ لکھتے تھے اور نبطی خط میں معمولی روز مرہ کی باتیں لکھتے تھے خط کوفی کو سطرنجیلی خط بہت مشابہت ہے اور اس سے قواعد خط کوفی نے اختیار کئے چنانچہ خط سطرنجیلی میں جب الف ممدودہ کسی لفظ کے درمیان میں آتا تھا تو الف کو الگ نہیں لکھتے تھے مثلاً ظالمین اور عالمین کو ظلمین اور علمین کی طرح لکھتے تھے۔ اور الف الگ سے اس کے اوپر لکھ دیتے۔ جیسا کہ خط کوفی کی تمام کتابت میں اور آج اکثر قرآن جو خط نسخ میں لکھے گئے ہیں ان میں بھی اس کی مثالیں ملتی ہیں فن تاریخ گوئی میں جن لوگوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اعداد 786 قرار دئے ہیں انہوں نے سطرنجیلی خط کے اصول پر رحمن کو ملا

کر لکھنے کی وجہ سے الف کا ایک عدد چھوڑ دیا ہے اور جن لوگوں نے 786 اس کا عدد قرار دیا ہے وہ رحمان کو الف کے ساتھ لکھتے ہیں نستعلیق اور اردو فارسی خط میں بھی یہی اصول کار فرما ہے سریانی خط سریانیوں اور یہودیوں اور کلدانیوں کا مخصوص خط ہے عرب کے بہت بڑے حصہ میں خط کوفی کی ایجاد سے پہلے یہ خط رائج تھا صاحب صحیح بخاری لکھتے ہیں کہ حضرت خدیجہ زوجہ ﷺ کے عم زاد ورقہ بن نوفل بھی سریانی اور عبرانی میں ماہر تھے۔

کوفی

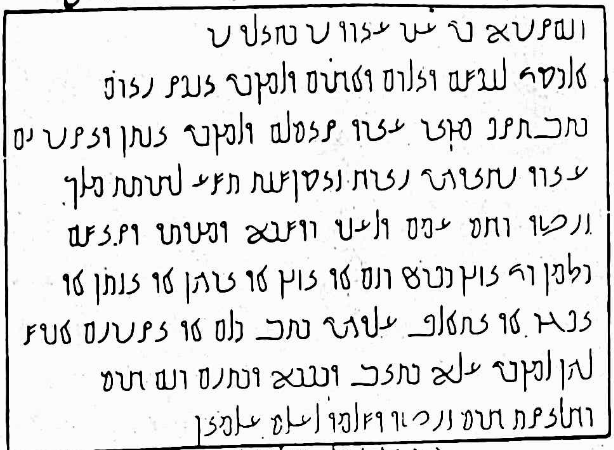
خط کوفی کی ایجاد چوتھی صدی عیسوی میں. نبطی خط اور خط سیریاک یا سطر نجیلی سے ہوئی انبار میں یہ خط ایجاد ہوا حجاز انبار اور حیرہ (کوفہ) میں یہ خط لکھا جاتا تھا۔ حیرہ کا نام بعد کو کوفہ قرار پایا حرب ابن امیہ کوفہ سے یہ خط سیکھ کر آئے اس لئے عرب میں اس کا نام خط کوفی پڑا۔ اور رفتہ رفتہ یہی اس کا نام ہو گیا جس وقت مسند حمیری عبرانی سریانی۔ نبطی اور کوفی خط رائج تھا اہل عرب اس وقت خطاطی سے بہت کم واقف تھے جنگ بدر میں جو قیدی اور غلام خطاط گرفتار ہو کا آئے تھی ان کے لئے پیغمبر اسلام کی ہدایت تھی کہ وہ اہل عرب کو خطاطی کی تعلیم دیں اسلام کے جو احسانات علم و فن پر ہیں ان میں ایک احسان یہ بھی ہے کہ خط و خطاطی کی تعلیم میں ابتداء سے اسلام نے بڑی حمایت ہر زمانے میں کی پہلے خط کوفی میں نقطے اور زیر زبر پیش نہ تھے ابو الاسود دولی نے تقریباً" 40ء سے پہلے کئے یہ نقطے گول گول ہوتے تھے پھر بھی ب ت اور ث وغیرہ کے امتیاز کے لئے اس وقت نقطے نہ تھی جب اسلامی ممالک میں فتوحات سے وسعت ہوئی اور کثرت سے لوگ دین اسلام میں داخل ہوئے تو نقطے حرفوں پر نہ ہونے سے قرآن اور دیگر عبارت کے پڑھنے میں دشواریاں پیش آئیں اس وقت بنی عباس کے عہد کے خلیفہ عبدالملک بن مروان نے عراق کے حکمراں حجاج بن یوسف کو لکھا اور اس کے حکم سے نصر بن عاصم نے متشابہ حروف ب ت ث وغیرہ کو تمیز کرنے کے لئے نقطوں کی ایجاد کی اور اسی کے ساتھ حرکت زیر زبر پیش کے قواعد مرتب ہوئے اور عبارت میں ٹھہرنے اور وقف کی علامتیں مقرر ہوئیں



یاایھا الابناء اطیعوا اباکم فی ربنا

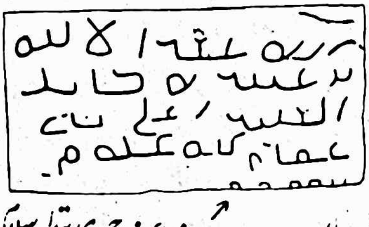
خط نبطی

(ب)



(منقول از تاریخ الخط)

۱-



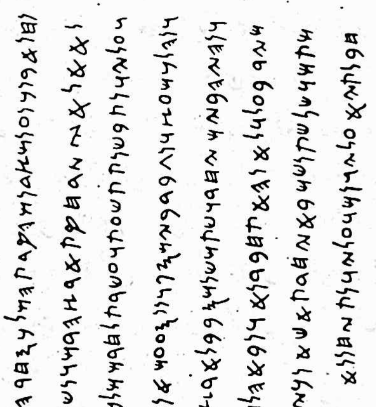
خط عربی حمیری قبل از اسلام



دنه نفسو فهرو بر شلی ربو جذیمه ملک تنوخ

خط فنیقی میں سندھ کے تحریر شدہ الفاظ

خط فنیقی میں ایک سند



متن نوشته‌ای که بوسیله دکتر گوردون خوانده شد.

«ما فرزندان کنعان ازشهر سیدون ، شهر پادشاه هستیم. حرفهٔ بازرگانی مارا به این ساحل دوردست انداخت کهسرزمین کوهستانهاست . ما یکی ازجوانان خودرا در راه خدایان و ماده خدایان بزرگوار در سال نوزدهم سلطنت حیرام پادشاه مقتدرخودمان قربانی کردیم. ما ازازیون -گبر Ezion-Geber بکشتی نشسته از دریای سرخ براه افتادیم وباده ناو سفرخودرا آغاز کردیم . ما همه با هم مدت دوسال دراطراف سرزمین حام Ham (مقصود افریقاست) در دریا بودیم اما طوفانی که بدست خدای Baal فرستاده شد مارا از یکدیگر جدا کرد و دگر با همسفران خود نیستیم . پس تا بدینجا آمدیم ۱۲ مرد هستیم با سه زن در ساحل . . . . . . (خوانده نشد) که من دریاسالار اختیار آنها را در دست دارم . اما شاید خدایان وماده خدایان بزرگوار بمیمنت مارا یاری کنند .»

ازیون – گبر Ezion-Geber نام جزیره‌ئیست در خلیج عقبه درانتهای شمال‌خاوری دریای‌سرخ وهرودوت مورخ یونانی شرحی راجع بیك سفردریائی فینیقی، بدورافریقا درکتاب‌خود

عہدِ نبویؐ

خطاطی کی آغاز اسلام میں صورت پیغمبر اسلام کے خطوط اور وحی کے نزول کے وقت تحریریں اور کاتبان وحی۔

خطاطی کافی ایک عظیم و مقدس فن ہے۔ اور اللہ تعالی نے قلم کی قسم کھا کر اسے ایک بلند مرتبہ عطا فرما دیا۔ جب خطہ حجاز میں نیر اسلام طلوع ہوا تو اس وقت تک رسم الخط سینائی خطوط سے سفر کرتے ہوئے چوتھی صدی عیسوی میں نبطی اور سطر نجیلی خطوط کی جولانیوں تک پہنچا۔ اور پھر خط کوفی کی ایجاد انبار میں۔ ان خطوط کی مدد سے کی گئی۔ انبار، حجاز اور حیرہ (کوفہ) میں یہ خط لکھا جاتا تھا۔ حیرہ کا نام چونکہ بعد میں کوفہ قرار پایا۔ حرب ابن امیہ کوفہ سے یہ خط سیکھ کر آئے۔ اس لیے عرب میں اس کا نام خط کوفی پڑا۔ اور پھر یہ خط ہر طرف خط کوفی کے نام سے جانا پہچانا لگا۔ جس وقت سرزمین حجاز میں اسلام کو نور چمکا۔ اس وقت حجاز و دیگر عرب میں مسند حمیری، عبرانی، سریانی، نبطی اور خط کوفی رائج تھا۔ جب قرآن مجید کا نزول ہوا تو کاتبان وحی نے اس کو خط کوفی میں تحریر کیا۔ قرآن مجید کو ابتداء میں اونٹ کے شانے کی ہڈی، ریشمی کپڑے، اونٹ اور بکرے کی دباغت کی ہوئی کھال۔ (لحاف) پتھر کے تراشیدہ ٹکڑوں اور کھجور کی شاخوں کو اونٹ کے کجاوے کے چوڑے ٹکڑوں پر تحریر کیا گیا۔ جب بھی وحی کا نزول ہوتا تو کاتبان وحی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق قرآن حکیم خط کوفی میں تحریر کرتے تھے۔ کاتبان وحی میں حضرت ابوبکر صدیق۔ عمر بن خطاب، عثمان غنی، زید بن ثابت، حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم، ابی بن کعب، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، ابو موسی اشعری، مقداد بن اسود، حنظلہ بن ربیع، ابوعبیدہ بن الجراح، طلحہ بن عبیداللہ غرض ۴۲ کے قریب کاتبان وحی موجود تھے۔ آنحضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فن خطاطی سیکھنے کے لیے مسلمانوں کو خاص طور پر حکم فرمایا۔ جنگ بدر میں جو قیدی لائے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ارشاد فرمایا کہ وہ اہل اسلام کو خطاطی کی تعلیم دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر ملکی سربراہوں کو اسلام کی تبلیغ کے لیے جو خطوط بھیجے وہ بھی اس دور مبارک کے خط کوفی کا ایک نہایت واضح نمونہ ہیں۔ مقوقس عظیم اور منذر بن ساوی امیر بحرین کے نام لکھے گئے خطوط میں سریانی کا اسلوب واضح دکھائی دیتا ہے۔ جس سے یہ سمجھنے میں قطعاً مشکل نہیں ہوتی کہ اس دور میں خط کوفی خط سریانی کا رنگ موجود تھا۔

حضرت حنظلہ بن ربیع کو بطور خاص حکم تھا کہ کوئی رہے یا نہ رہے۔ وہ ضرور حاضر رہا کریں۔ تاکہ وحی کی خطاطی میں رکاوٹ نہ پڑے۔ اللہ تعالی نے بطور خاص علم کے ساتھ علم کا ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ

الذی علم بالقلم کہ اس (اللہ) نے علم کو قلم کے ساتھ سکھایا۔ اس لیے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے قلم کی خاص طور پر سرپرستی فرمائی۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ہجرت فرمائی تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فارسی' رومی' قبطی اور حبشی حکمرانوں کو ان کی زبانوں کے مطابق خطوط لکھے۔ اس وقت اہل مدینہ ان زبانوں سے واقف تھے۔ لیکن ان خطوط کا زیادہ تر رسم الخط سریانی اور کوفی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید کو سریانی رسم الخط سیکھنے کا حکم فرمایا۔ ابن سعد طبقات میں تحریر کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ ابن عمر کو سریانی پڑھتے ہوئے دیکھا۔ کیونکہ مدینہ اور حجاز و عرب میں زیادہ تر پڑھے لکھے یہودی اور عیسائی تھے۔ اور وہ سریانی کی تعلیم دیتے تھے۔ اس وقت اوس اور خزرج قبائل فن کتابت میں مشہور تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن سعید بن العاص کو ارشاد فرمایا کہ مدینہ منورہ کے لوگ خطاطی سیکھیں۔ اور اچھا لکھیں۔ سنن ابی داؤد میں عبادہ بن صامت نقل کرتے ہیں کہ اہل سلام میں سے بعض نے قرآن مجید کو خطاطی کرنا سیکھا۔ اور انہوں نے قرآن مجید خط حیری میں لکھا۔ فن خطاطی میں حضرت علی کرم اللہ کو خاص دسترس حاصل تھی۔ قران مجید کو دو جلدوں کے درمیان حریر اور کاغذ پر تحریر کرو۔ اور اکٹھا کرو کیونکہ تو رات کو ضائع کر دیا گیا۔ لیکن قرآن کو بھلایا نہ جاسکے۔

اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ عہد نبوی میں کاغذ عرب تک پہنچ چکا تھا۔ ایک روایت کے مطابق حجاز کے مشہور بازار عکاظ میں جو تاجر چین سے آتے تھے۔ وہ کاغذ بھی ہمراہ لاتے تھے۔ لیکن اس کی مقدار بہت کم ہوتی تھی۔ اس لیے خطاطوں نے عہد نبوی میں دوسری اشیاء پر خطاطی کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پارک یہ بھی ہے کہ انسان دو پٹھوں (یعنی جلدوں) کے درمیان جو مصحف (یعنی قرآن مجید) باقی چھوڑتا ہے۔ وہ اس کا بہترین ورثہ ہے۔ اس لیے صحابہ کرام نے اس ارشاد کی روشنی میں قرآنی خطاطی میں بہت زیادہ دلچسپی لی۔ جس کی بدولت قرآنی نسخے ہر طرف پھیل گئے۔ فن خطاطی کے بارے ایک معروف ارشاد یہ ہے۔

الخط توفیق من عنداللہ استفاد البشر لترکیب حروفه عن طریق العقل البشری (بدائع الخط العربی' مطبوعہ عراق)

خطاطی اللہ کی طرف سے انسانوں کے استفادہ کے لیے ہے۔ اور اس کے حروف کی ترکیب انسانی عقل کے مطابق ہے۔

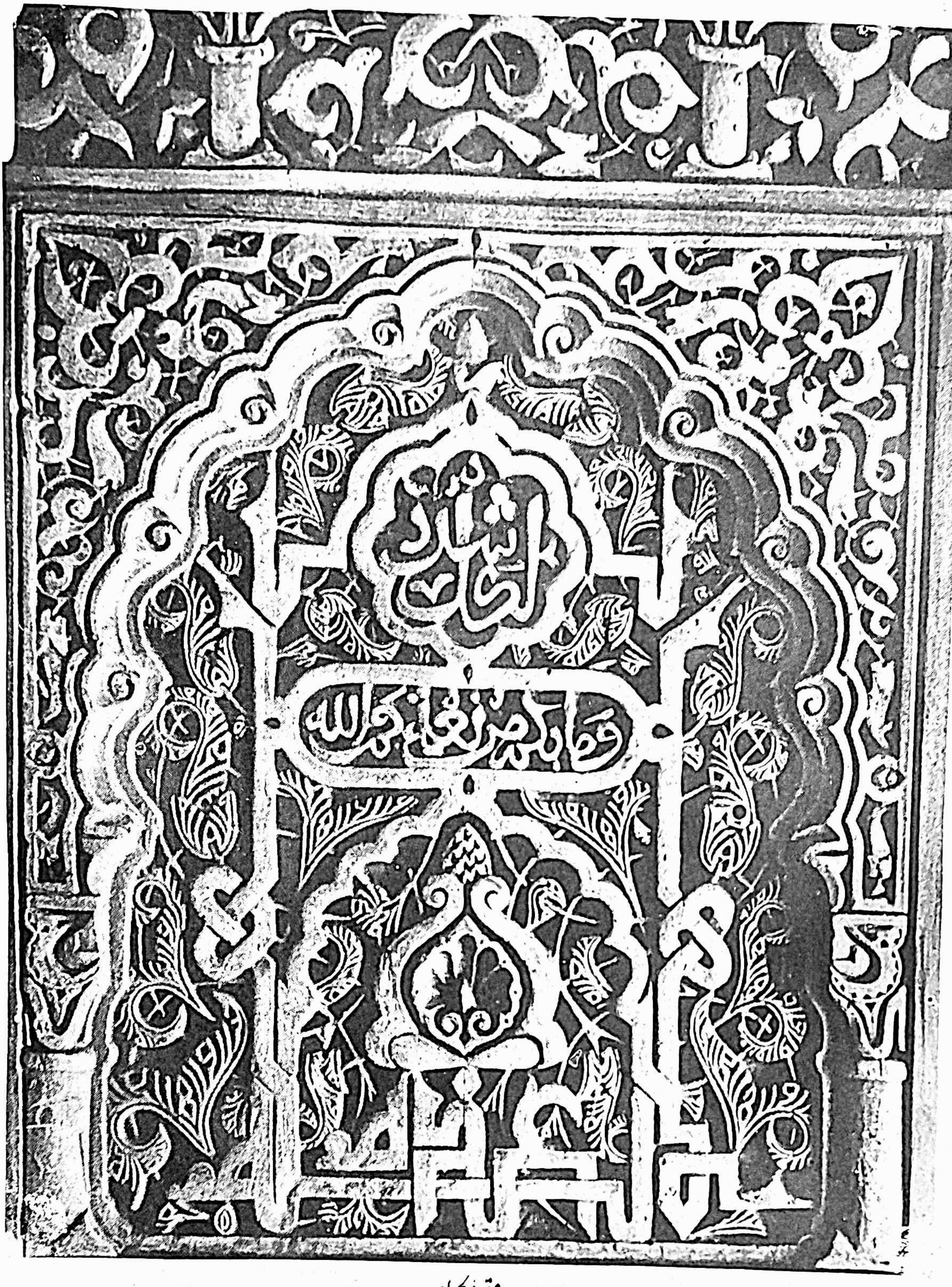
مصر میں خطاطی کا دور

مصر کو انسانی تہذیب و ارتقاء میں مرکزی اہمیت حاصل ہے۔ دنیا بھر کی خطاطی کا مرکز و محور مصر ہے۔ یہیں صحرائے سینا سے انسان نے تحریر کا آغاز کیا۔ اور تصویری خطوط اختراع کیے۔ بعد ازاں قبل مسیح ہی سینکڑوں رسوم الخطوط ایجاد کیے گئے۔ جن میں خط فنیقی، خط میخی، خط ارمنی، خط عبرانی خط سامی، خط سیریاک، خط پالمیری، خط ہیرا طیقی، خط دیماتک، خط قبطی اور خط مسند شامل ہیں۔ مصر کی سرزمین سے بہت سی روایات وابستہ ہیں۔ اور ماضی کے مصری حکمرانوں نے علوم و فنون کی خاص طور پر سرپرستی کی۔ اہرام مصر، ماضی کی شاندار تعمیرات کا عکس ہیں۔ مصر حضرت عمر بن الخطاب کے عہد میں عمرو بن ابی العاص کے ہاتھوں فتح ہوا تھا۔ اور عمرو بن العاص ہی اس کے پہلے مسلم گورنر مقرر ہوئے۔ مصر میں مسلم آمد سے پہلے ہی یہاں بے شمار قومیں آباد تھیں۔ اور ان کی تہذیبیں اور رسم الخطوط ایک دوسرے سے بہت مختلف تھے۔ اسلام کی آمد کے ساتھ یہاں قرآن مجید اور دوسرے اسلامی احکام کے لیے یہاں عربی زبان اور رسوم الخطوط کو بنیادی حیثیت حاصل ہوگئی۔ اور خط کوفی میں یہاں نسخوں کی تحریر ہوئی۔ خلافت راشدہ کے بعد مصر بنی امیہ کی سلطنت میں آگیا۔ اور یہاں یکے بعد دیگرے گورنر آتے رہے۔ جنہوں نے حکومت کی۔ ۳۶ھ میں ہی عبداللہ بن مسعود فرازی نے مساجد میں منبر بنانے کا حکم جاری کیا۔ اور اس کے دور میں مساجد میں قرآنی خطاطی کندہ کی گئی۔ اس کے علاوہ مصر میں خطاطی کا کوئی خاص اسلوب بھی نہیں تھا۔ اور یہاں حجاز کوفہ کی طرح پذیرائی بھی نہیں تھی۔ لیکن مروان بن محمد کی وفات کے بعد جب عباسیہ کا دور شروع ہوا اور سفاح نے اپنے چچا صالح بن علی کو ۱۳۷ھ میں مصر کی حکومت عطا کی۔ اور انہیں بطور گورنر نامزد کیا۔ تو خطاطوں میں آگے بڑھنے کی تحریک ہوئی۔ اس کے بعد مصر میں خطاطی کا جو دور دورہ شروع ہوا۔ اس نے عالم اسلام کے نامور اور شہرہ آفاق خطاط پیدا کیے۔ چونکہ بنو عباس خطاطوں، اور ماہرین تعمیر اور نقاشوں کو سر آنکھوں پر بٹھاتے تھے۔ اس لیے سلطنت عباسیہ کے تمام صوبوں کے گورنر سلاطین کی خوشنودی کے لیے ان فنکاروں کی حوصلہ افزائی کرتے تھے۔ اور ان کا کام گاہے دربار سلطنت میں بھی بھیجے جاتے تھے۔ عباسی دور میں معروف بغداد کے خطاط ابن البواب کی خدمت میں مصری خطاطوں نے حاضر دی۔ اور زانوئے تلمذ تہہ کیا۔ ابن البواب کے معروف مصری شاگردوں میں محمد بن عبدالملک بہت مشہور ہوئے۔ ان کے پاس یاقوت موصلی نے تربیت حاصل کی۔ یاقوت موصلی کے شاگردوں میں نجمی، نامور خطوط ہوتے۔ ولی عجمی نے خط ثلث، توقیع اور دیوانی میں بھی خطاطی کی۔ ولی نجمی کے شاگردوں میں

اعلیٰ پائے کے خطاط تھے۔ کہ بڑے سے بڑا لفظ چشم زدن میں بنا لیتے تھے۔ مصر کی عمارات اور نادر نسخے ان کی خطاطی سے مزین ہیں۔ عفیف کے صاجزادے جناب عماد الدین عفف بھی مصر کے نامور خطاطوں میں سے تھے۔ عماد الدین سے شمس الدین بن ابی رتیبہ نے خطاطی کی تربیت حاصل کی۔ شمس الدین نے خط طغرا میں اس قدر مہارت حاصل کی۔ کہ مختلف انواع میں تقریباً" تین ہزار جداگانہ اسلوب میں طغراجات تحریر کیے۔ ابن ربی رتیبہ کے معروف تلامذہ میں شمس الدین محمد بن علی زفتاوی معروف تھے۔ خط ثلث میں انہیں کمال حاصل تھا۔ اور انہوں نے کئی قرآنی مصاحف اور شعری دیوان بھی تحریر کیے۔ ان سے کمال حاصل کرنے والے خطاط قلقشندی ایک تاریخ ساز شخصیت تھے۔ وہ چھپ کر لکھا کرتے تھے۔ اگرچہ کئی لوگوں نے ان سے خطاطی حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن کوئی قابل ذکر خطاط نہ بن سکا۔ اور یوں بن علی زنتاوی کا فیض آگے نہ بڑھ سکا۔ جب کہ ابن ابی رتیبہ سے خطاطان کا سلسلہ چلا جو آج تک جاری ہے۔

ابن ربی رتیبہ کے ہی ایک اور شاگرد شہاب الدین غازی نے قاہرہ کی مساجد پر اس خوبصورتی سے ثلث اور کوفی تحریر کیا کہ آج تک انہیں خاص حیثیت حاصل ہے۔ غازی کے معروف شاگرد شمس الدین محمود سیمی تھے۔ جنہیں مصاحف لکھنے میں کمال حاصل تھا۔ وسیمی کے شاگرد عبدالرحمن بن اصائغ مصر کے عظیم خطاطوں میں سے تھے۔ جن کی تحریریں آج بھی اہل فن کے لیے راہنمائی کا کام دیتی ہیں۔ عبدالرحمن بن صائغ تک خطاطی کا دور ۸۳۵ھ تک پہنچ گیا۔ اس دوران مصر نے بہت سے نشیب و فراز دیکھے۔ اور سلطنتیں تبدیل ہوئیں۔ مصری سلاطین میں سے عباسی سلاطین مستنصر باللہ رحمہ ۶۶۰، الحاکم بامراللہ ابوالعباس ۷۰۱ھ، المسکفی باللہ ابوالربیع، وفات ۷۳۶ھ الحاکم، مرائتہ ابو الیاس، المعتفرباللہ ابوالفتح، المتوکل علی اللہ ابوعبداللہ، الواثق باللہ عمر ۷۸۸ھ، المستعین باللہ ابوالفضل المتقدباللہ ابوالفتح، المستجد باللہ ابوالحاسن اور المتوکل علی اللہ ابوالعز ۹۰۳ھ نے خطاطوں کی خوب پذیرائی کی۔ ان کے دور میں ہی خطاطی کی مضبوط بنیاد فراہم ہوئی اس کی وجہ سے مصر میں آج بھی خطاطی کو نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ ان عباسی سلاطین کے دور میں جو معروف علماء اور خطاط تھے ان کے نام یہ ہیں۔ حافظ ابوبکر بن سامی، عبدالرحیم بن یوسف، تاج بن ملر، عبدالحلیم بن تیمیہ، نجم کاتبی منطقی، کواشی، برہان السلفی، نفیسی شیخ الاطباء شیخ زین الدین فاروقی، شمس مروجی، رشید بن معلم رضی الطبری، شمس اصبہانی، شہاب محمود، شیخ نقی الدین بن تیمیہ، حنفی شارح، شیخ یاقوت العرشی، حافظ ابوالحجاج المزنی، ابن الوردی، فخرالمصری، تاج بن سبکی، حافظ عماد الدین بن کثیر، الضیاء القرصی، ابن ابی حجلہ، ابن البہائم، نصراللہ بغدادی، شہاب بن حجتہ، طلف النحریری، ابوہریرہ نقاش، شہاب الغزی، ولی العراقی، جمال بن خباط شمس السباطی، ابن حجر عسقلانی، وغیرہ۔

موجودہ دور میں بھی خطاطی کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے وہاں کے بڑے سرکاری تعلیمی اداروں میں اس فن پر خصوصی شعبے قائم ہیں۔ جہاں طالبان فن اپنی تحقیق کا دائرہ وسیع کرکے اس عظیم اسلامی ورثے سے آگاہی حاصل کرتے ہیں۔ ادارہ تحسین الخط اس فن کا بڑا تربیتی مرکز ہے۔ عہد حاضر سید ابراہیم مصر میں خطاطی کے عروج کی علامت تھے۔ سید ابراہیم نے خط ثلث اور نسخ میں گراں قدر خطی نمونے تحریر کیے۔



قصرِ الحمراء

ایران میں خطاطی

ایران شروع سے ادب، تہذیب اور ثقافت کا گہوارہ رہا ہے۔ قبل مسیح سے ہی ایران میں مصوری اور نقاشی کا ذوق اپنے عروج پر تھا۔ ایرانی شاہنشاہوں نے اپنے لیے عالی شان محلات تعمیر کرائے تھے۔ اور ایران میں قالین سازی کی صنعت کو قبل مسیح سے ہی خاص رواج تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جب خلافت راشدہ میں ایران اسلامی سلطنت میں شامل ہوا تو یہاں کے باذوق اہل فن نے اسلامی تہذیب و ثقافت میں نئے اسلوب داخل کیے۔ جن میں قرآن مجید کی خطاطی کے ساتھ نقاشی، مساجد میں قالین کا استعمال، اور جمال کے نئے نئے پاکیزہ طریقے تھے۔ جنہیں قبول عام حاصل ہوا۔ ایران میں قرآنی خطاطی کو ایک نئی جہت ملی۔ خوبصورت منقش جلد سازی اور رحل ایران میں تیار کیے گئے۔ جب کہ آب زر اور دوسرے اعلیٰ ترین رنگوں کا استعمال بھی ایران سے پھیلا۔ یوں تو ایران میں خطاطی کو خاص طور پر اہمیت حاصل رہی ہے مگر صفوی امراؤ سلاطین کے عہد میں ایران میں خاص طور پر کام ہوا۔ شاہ اسمٰعیل اول، شاہ عباس کبیر، شاہزادہ بہرام مرزا، سام مرزا فرزندان شاہ اسمٰعیل اور شاہزادہ ابراہیم مرزا نے اس فن کے لیے خاص طور پر کاوشیں کی اور اس کو بام عروج پر پہنچایا۔ خطاطوں کو عزت و توقیر سے نوازا۔ اور خطاطی کو ایک اعلیٰ ترین فن کے طور پر تسلیم کیا۔ اس دور میں ایران میں خط کوفی، ثلث، توقیع، محقق، نستعلیق اور نسخ کی خطاطی کی جاتی تھی۔ اور ایران میں عربی خطاطی کا فن یاقوت مستعصمی بغدادی کے شاگردوں کے ذریعے پھیلا۔ یاقوت کے قابل ذکر ایرانی شاگردوں میں علی بن عیسی کردی، عزیز الدین زنجانی، ارغون کاملی، نصر اللہ طبیب، یوسف مشہدی، مبارک شاہ قطب، احمد سہروری سید حیدر جلی نویس شامل تھے۔ بعد ازاں سید حیدر جلی نویس نے اس فن کے فروغ میں نمایاں کرداد ادا کیا۔ جلی نویس کے شاگردوں میں عبداللہ صیرفی، حاج محمد بندگیر، شمس الدین مشرقی، جعفر بالسنیغری، عبدالہ طباخ، شہاب الدین عبداللہ مرواریہ، محمد مومن فرزند مانی شامل تھے۔ جو سلسلہ بہ سلسلہ ہو گزرے ہیں۔

ایرانی خطاطوں میں محمد مومن کرمانی، نصیر منشی، میر عبدالقادر حسنی شیرازی، علاؤالدین بن حافظ تبریزی، صحیفی جوہری، عبدالباقی تبریزی، علی رضا تبریزی، محمد صالح اصفہانی، محمد رضا امامی اصفہانی، محمد محسن فرزند محمد رضا امامی علی نقی امامی، عبدالرحیم جزائری ۹۳۶ھ سے ۱۱۲۵ھ کے درمیان ہو گزرے ہیں۔ یہ ایران کے خط ثلث، نستعلیق، نسخ، اور محقق کے بلند پایہ خطاط تھے۔ گو کہ گیارہویں اور بارہویں صدی ہجری کے ممتاز خطاطوں میں آقا ابراہیم قمی۔ مرزا احمد یزیزی محمد ہادی اصفہانی، اقا ہاشمی اصفہانی، عبداللہ آشور، عبدالعلی خراسانی، زین العابدین قزوینی، وصال شیرازی، حکیم، داوری، توحید، یزدانی، مرزا احمد شاملو، محمد شفیع تبریزی، علی عسکرار سنجانی، زین العابدین اصفہانی، غلام معلی اصفہانی، علی رضا اصفہانی مرزا محمد علی اصفہانی وغیرہ نستعلیق، ثلث اور نسخ کے ممتاز خطاطوں میں شامل تھے۔

عہد قاجار ۱۱۹۳۔ ۱۳۶۳ ہجری قمری میں بھی خطاطی پر قابل ذکر کام ہوا۔ عبداللہ عاشور، مرزا عبدالعلی

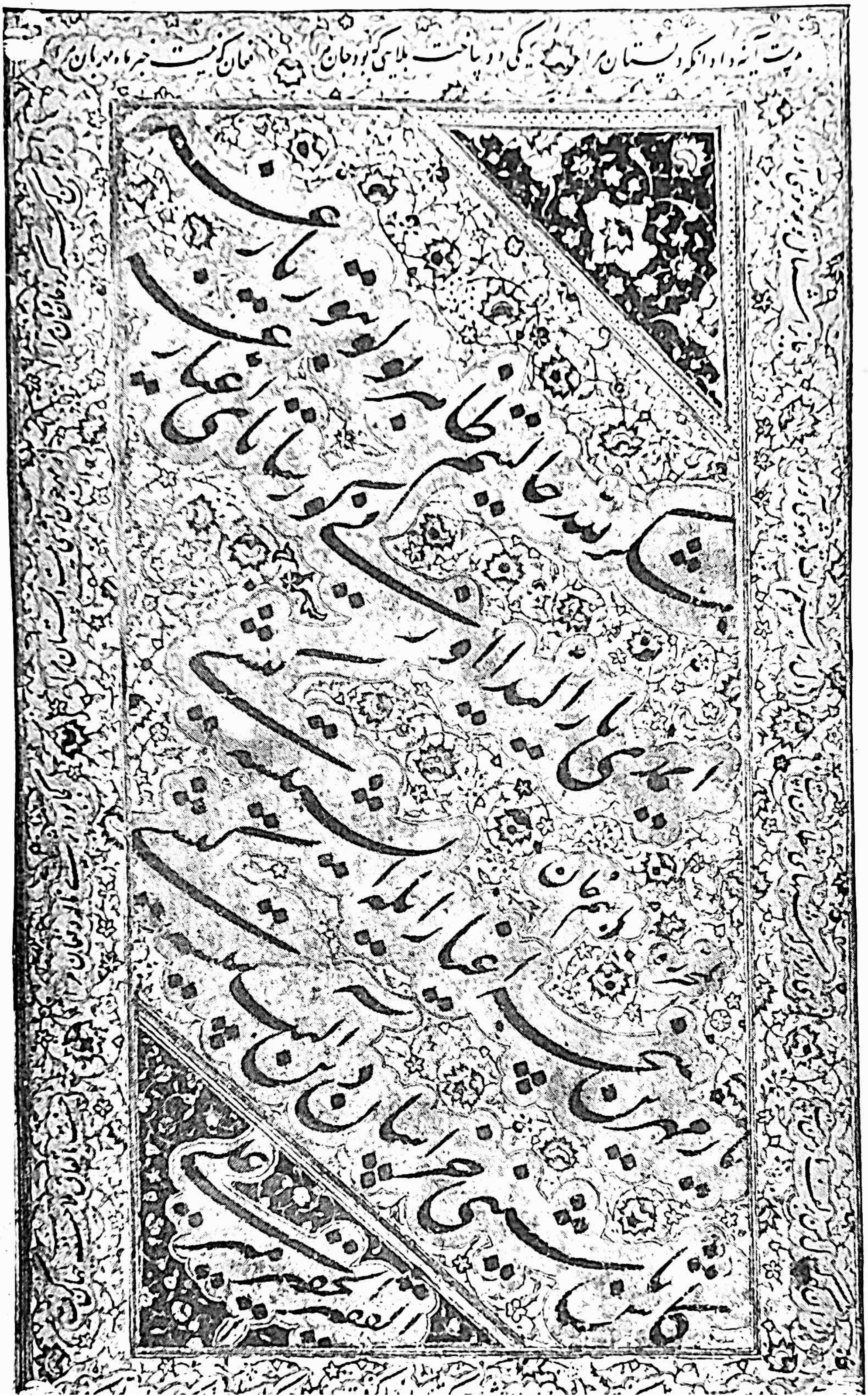
خراسانی، زین العابدین تزوینی، وصال شیرازی، مرزا احمد شاملو، حاجی مرزا قاسم آقا تبریزی، محمد شفیع ارسنجانی، زین العابدین اصفہانی اشرف الکتاب، غلام علی اصفہانی، مرزا علی رضا پر تو اصفہانی اور مرزا غلام علی نائینی شامل تھے۔

خطاطی کی دنیا کو ایران نے جو سب سے خوبصورت تحفہ دیا ہے وہ خط نستعلیق ہے۔ آٹھویں صدی ہجری میں تیمور گور کانی کے عہد میں میر علی تبریزی نے نستعلیق اور نسخ کے باہم ملاپ سے یہ خط ایجاد کیا ہے اور اس کی تائید اس دور کے ممتاز خطاط سلطان علی مشہدی نے اس شعر سے کی ہے۔

نستعلیق گر خفی و جل است　　　واضع الاصل میر علی است

اور سچ ہے کہ یہ خط حسن و لطافت کے اعتبار سے اعلیٰ ترین خط ہے۔ تیموری دور میں یہ خط ایجاد ہوکر اس طرح پھیلا کہ آج تک اس کو پذیرائی حاصل ہے۔ میر علی تبریزی کے بعد اس فن کو فروغ دینے والوں میں میر علی ہروی، مالک و یلمی، بابا شاہ اصفہانی، محمد حسین تبریزی اور میر عماد الحسینی شامل ہیں۔ میر عماد الحسینی کی تحریر ایران کی خطاطی میں تاریخی حیثیت کی حامل ہے۔ گو کہ میر علی تبریزی سے یہ فن جعفر تبریزی نے حاصل کیا۔ جعفر تبریزی کے معروف شاگردوں میں حافظ علی ہروی، شمس الدین کاشی، عبداللہ قزوینی، ابراہیم تبریزی، سید جلال　　　محمد سیمی نیشا پوری شامل ہیں۔ اس دور میں خواتین ایران نے بھی خصوصی طور پر خطاطی کی تربیت حاصل کی اور اس فن کو بام عروج پر پہنچایا۔ زہرہ صفوی، بانو صفوی، ماہ رخ اصفہانی نے اس دور میں ثلث اور تعلیق کے گراں قدر نمونے تحریر کیے۔ زہرہ صفوی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ ایک بار ہی قلم لگاتی تھیں اور اتنی تیزی سے تحریر کرتی تھیں کہ دیکھنے والا حیران و ششدرہ رہ جاتا تھا۔ جعفر تبریزی کے معروف شاگرد اظہر تبریزی نے اس فن کو آگے بڑھایا۔ ان کے شاگردوں میں سلطان علی قائینی، سلطان علی شہدی، شیخ بایزید پورانی، عبدالرحیم انیسی، سلطان علی سبز مشہدی وغیرہ شامل تھے۔ سلطان علی مشہدی نے نستعلیق نگاری کو فروغ دینے میں کوئی کمی نہیں رہنے دی۔ انہوں نے نستعلیق خط کے اصول کو کھول کر بیان کیا اور قابل قدر شاگرد پیدا کیے۔ وہ عالم بھی تھے۔ اور خطاطی کی تاریخ کے محرک بھی۔ سلطان علی مشہدی کے معروف شاگردوں میں پیر علی بامی محمد قاسم شادہ شاہ، عبدی نیشا پوری، ملاغیاث الدین محمد مذہب، عبدالصمد مشہدی، عبدالوہاب مشہدی شامل ہیں۔ سلطان محمد نور سلطان محمد　　　میر علی ہروی، محمود شہابی، سید احمد مشہدی، مجنون اور مالک ویلمی اپنے عہد کے نامور خطاط گزرے ہیں۔ صفوی شاہزادگان میں بہرام مرزا، سام مرزا، سلطان ابراہیم مرزا نے خطاطی کی خصوصی طور پر تعلیم حاصل کی۔ سلطان ابراہیم مرزا "جاھی" تخلص کرتے تھے۔ انہیں طب، عرضی، موسیقی، نقاشی، مصوری اور خطاطی سے عشق تھا۔

۔ بہرام مرزا اور سام مرزا کو بھی خطاطی سے ذوق و شوق تھا۔ صفوی حکمرانوں نے قرآنی آیات کو بھی تزہیب اور کاش کاری سے مرصع کیا۔ ان کے بعد شاہ محمود نیشا پوری، بابا شاہ اصفہانی۔ میر معزالدین محمد کاشانی، محمد حسین تبریزی، علی رضا تبریزی، ہو گزرے ہیں۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم

مالک یوم الدین ایاک نعبد

وایاک نستعین اہدنا الصراط المستقیم

صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب

علیہم ولا الضالین

میر عماد الحسین کو عماد الملک بھی کہتے ہیں۔ عماد الحسینی نے خط نستعلیق کو نئی قدروں اور نئی جہتوں سے آشنا کیا۔ انہوں نے الفاظ کو خوبصورت با نکپن عطا کیا۔ میر عماد کو ۱۰۲۶ھ میں قتل کیا گیا۔ عماد الحسینی نے خطاطی کی تربیت و حسین تبریزی سے لی۔ میرعبدالغنی تعرشی نے جو کہ خود بھی ایک بلند پایہ خطاط تھے۔ انہوں نے میر عماد کو ان کو بہت زیادہ خراج تحسین پیش کیا۔

میر عماد کا واقعہ بہت عجیب ہے کہتے ہیں کہ وہ پہلے اچھے خوشنویس نہ تھے۔ استاد گرامی نے کئی مرتبہ مشورہ دیا کہ کوئی اور کام کرلو۔ لیکن عماد کو خطاطی سے عشق تھا۔ میر عماد حضرت علی کرم اللہ وجہ کے بہت معتقد تھے۔ وہ حضرت علی علیہ اسلام کے لیے دو رکعت نماز نفل پڑھتے اور پھر رو کر دعائیں مانگتے۔ آخر ایک روز یہ دعائیں رنگ لائیں۔ اور حضرت علی علیہ میر عماد کے خواب میں تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ عماد ہمیں کچھ لکھ کر دکھاؤ۔ چنانچہ میر عماد نے خواب ہی میں اپنی ایک تختی دکھائی۔ تو حضرت علی نے فرمایا کہ عماد قلم کا خط ٹیڑھا لگایا کرو۔ چنانچہ میر عماد نے قلم کا خط ٹیڑھا لگانا شروع کر دیا۔ اور ان کی تحریر نے کمال حاصل کرلیا۔ چنانچہ ایک روز جب انہوں نے یہ قطعہ لکھ کر استاد گرامی کی خدمت میں پیش کیا۔

اگر چنی توانی نوشت بنویس وگرنہ قلم فرو گزار

تو استاد محمد حسین تبریزی نے اس قطعہ کو چوم لیا اور فرمایا کہ ہمیں عماد کی خطاطی کی تکمیل خط کا حکم ہے۔ اس کے بعد میر عماد نے ترکی، مصر اور حجاز کا بھی سفر کیا۔ تاکہ فن مین اعلیٰ ترین تربیت حاصل کرسکیں۔ میر عماد نے ہرات، خراسان، سطام اور طبرستان کا بھی دورہ کیا۔ میر عماد کو قطعہ نویسی پر کمال حاصل تھا۔ ان کے قطعات ایران کے خطاطی کے سرمایے میں گراں قدر حیثیت رکھتے ہیں۔ میر عماد نے شاہ عباس بزرگ کے دربار میں بھی پذیرائی حاصل کی۔ جس پر ان کے بہت سے حاسد پیدا ہوگئے۔ بادشاہ نے میر عماد کو کہا کہ وہ شاہ نامہ فردوسی تحریر کرے۔ میر عماد نے کہا کہ ایک خوبصورت باغ ہو۔ باغ میں سنگ مرمر کا حوض ہو اور وہاں وہ خطاطی کریں گے۔ ایک قلم سے ایک شعر بھی لکھیں گے۔ اور دو اشعار روزانہ لکھیں گے۔ معاوضہ بھی گراں طالب کیا۔ بادشاہ نے قبول کرلیا اور عماد کو ضرورتیں پوری کر دی گئیں۔ جب کچھ عرصہ گزار تو حاسدوں نے کہا کہ بادشاہ سلامت آپ نے یہ کیا عذاب گلے میں ڈال رکھا۔ اور بھی خطاط ہیں۔ تو بادشاہ ان کی باتوں میں آگیا۔ اور اس نے عماد سے کہا کہ ہمیں تمام رقم واپس کرو۔ چنانچہ عماد نے شاگردوں کے ذریعے خطاطی فروخت کروا کر تمام رقم بادشاہ کو دے دی۔ جس سے شاہ وقت کو شرمندگی ہوئی۔ اور وہ عماد کا دشمن بن گیا۔ اور پھر صلح کے بہانے بلوایا اور حمام میں نہانے کے بہانے بھیج کر قتل کرا دیا۔ آخری عمر میں میر عماد الحسین دل گرفتہ سے رہنے لگے تھے۔ اور اس کا اظہار انہوں نے اس شعر میں کیا ہے۔

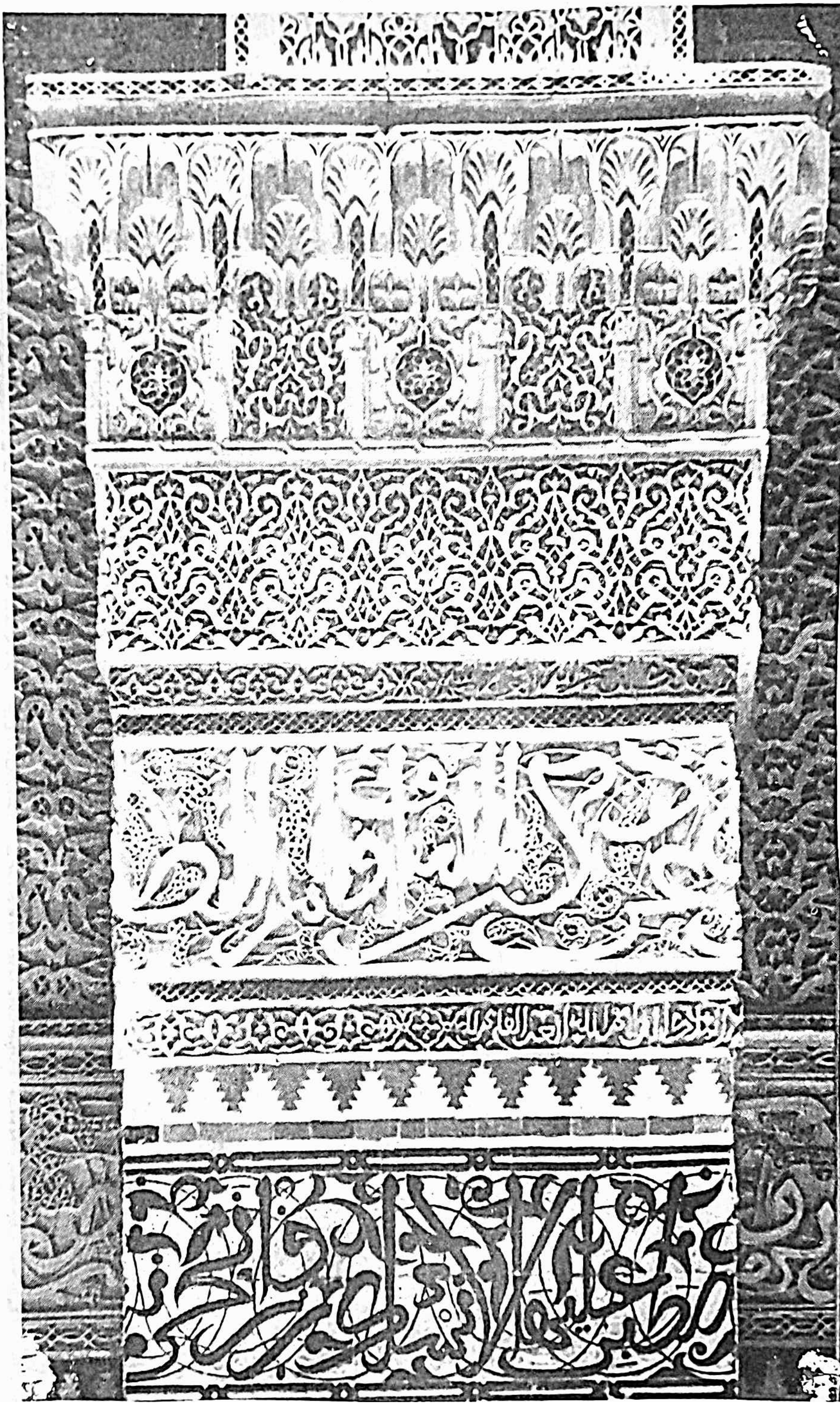
از من بگیر عبرت و کسب ہنر مکن

باخویشتین عداوت ہفت آسمان مخواہ

کہ مجھ سے عبرت پکڑو اور ہنر نہ سیکھو۔ ورنہ سات آسمان دشمن ہو جائیں گے۔ میر عماد کو اصفہان میں سپرد خاک کیا گیا۔ اس وقت ہندوستان میں جہانگیر بادشاہ کی حکومت تھی۔ وہ بہت ملول ہوا۔ اور اس نے کہا کہ اگر عماد زندہ ہوتا تو میں ہیرے جواہرات کے ساتھ تول کر اسے لے لیتا۔ میر عماد کے صاجزادے ابراہیم اور ان کی لڑکی گوہر شاد خطاطی میں دسترس رکھتے تھے۔ میر عبدالرشید دیلمی جو میر عماد کے بہن کے بیٹے بھی تھے اور ان کے شاگرد بھی۔ شاہجہان کے عہد میں ہندوستان آئے اور نستعلیق خطاطی کو فروغ عام عطا کیا۔ اس طرح پورے ہندو پاک کے نستعلیق نگار عماد الحسینی کے شاگرد رہے۔ میر عماد کے معروف شاگردوں میں نورالدین محمد لاہجی، عبدالرشید دیلمی، میر ابراہیم، گوہر شاد، عبدالجبار اصفہانی، جمال بن عبدالملک نورامی اصفہانی، محراب بیک، میر سادجی، میر تحی اصفہانی، محمد مقیم تبریزی، جواھر رقم، ابوتراب، محمد صالح اصفہانی شامل ہیں۔ جب کہ سلسلہ عماد الحسینی میں آگے چل کر مشہور ہونے والوں میں حسن خان شاملو۔ ابوالمعالی حسین محمد شفیع قزوینی، ابوالبقا موسوی حسینی، حاجی امیر محمد شامل ہیں۔

اسلامی انقلاب ایران کے بعد ایران میں خطاطی کو خاص طور پر عروج حاصل ہوا۔ ایرانی خواتین نے بھی اس سلسلے میں اہم ترین توجہ کی ہے۔ آج کے معروف خطاطوں میں حبیب اللہ فضائلی۔ آقامی محمد حسین امیر خانی اساتذہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ایران میں خطاطی پر خاص طور پر کام ہو رہا ہے۔ بے شمار کتب خطاطی تحریر کی جا رہی ہیں۔ آئے دن کوئی نہ کوئی قابل ذکر کتاب چھپتی رہتی ہے۔ ایران کی قدیم و جدید مساجد اور مقبرے۔ اصفہان کی مساجد اور ائمہ کے مقبرے خطاطی اور نقاشی کا عالی شان نمونہ ہیں۔

موجودہ معروف خطاطوں میں جواذ بختیاری، محمد حسین بختیاری، قاسم توکلی راد، رسول جدید السلام، صداقت جباری پروین حیدری نسب، سید جعفر حجت کشفی، فخرالملوک خدیوی، جمیلہ علی زادہ ارسی، زینت ماجار دولو۔ نصرو اللہ معین، محمد نجبائی مصطفے واعظ تہرانی، احمد نخفی زنجانی، استاد عباس اخوین، ھادی حاج آقا جانی، سعید انصاری۔ نوین تولائی، الھودی دلستانی شامل ہیں۔



اندلس ۔ قصرِ الحمراء

ترکی میں خطاطی

فن خطاطی کی ترویج و اشاعت میں ترکی کا کردار نہایت نمایاں ہے۔ شیخ محمد اللہ ' اماسی کو ترکی میں خطاطی کے فروغ میں نہایت اہم حیثیت حاصل ہے۔ ترکی میں خطاطی کو باقاعدہ عروج سلطنت عثمانیہ میں ملا۔ ابن البواب سے مصری خطاط جناب محمد بن عبدالملک نے خطاطی کا فن سیکھا۔ اس کے بعد چھ واسطوں سے شمس الدین بن ابی رتیبہ نے فن کی تربیت حاصل کی۔ ابن ربی رتیبہ سے یہ فن شہاب اور ابن غازی کے ذریعے شمس الدین وسیمی تک پہنچا۔ وسیمی سے تربیت حاصل کرنے والوں میں سے ایک عبداللہ صیرنی بھی تھے۔ جو سید حیدر علی جلی نویس کے بھی شاگرد تھے۔ جلی نویس براہ راست یاقوت مستعصمی کے تلامذہ میں سے تھے۔ عبداللہ صیرفی سے یہ فن خیرالدین مرعشی کے ذریعے ترکی میں پہنچا۔ اور شیخ محمد اللہ اماسی نے ترکی میں اس فن کو عام کیا۔ سلطنت عثمانیہ کے سلاطین کی خصوصی توجہ اور سرپرستی سے اس فن کو عروج حاصل ہوا۔ عثمانی سلطنت کے خطاطوں کو ہم مختلف طبقوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ پہلے طبقے میں شیخ محمد اللہ بن شیخ مصطفیٰ بخاری' مصطفیٰ ولد شیخ محمداللہ استاد عبداللہ اماسی۔ محی الدین جلال اماسی' مولا جمال برادر جلول اماسی' مولانا احمد قرہ حصاری شامل ہیں۔

دوسرے طبقے میں شکراللہ خلیفہ دل و شیخ محمداللہ' پیر محمد' حسن اسکراوی' خالد عمر ضرومی' درویش علی' صدیولجی زادہ مصطفے ایوبی' حافظ عثمان' یدی قلعہ لی سید عبداللہ ' خواجہ راسم شامل ہیں۔ شیخ حمد اللہ سے خطاطی کی تربیت حاصل کرنے والوں میں درویش علی' حافظ عثمان ' سید عبداللہ وغیرہ نے محقق ' ثلث اور نسخ کی تربیت کی۔ بعض روایت میں ہے کہ ان خطاطوں نے چھ مختلف اقسام میں خطاطی کی تربیت حاصل کی۔ سلطنت عثمانیہ کے سلاطین سلطان مراد ثانی' سلطان مراد ثالث ' سلطان سلیمان خان ثانی' سلطان احمد خان ثالث بھی بہت بڑے خطاط تھے۔ طغرا' شکستہ ' خط ثلث ' اور نسخ میں کامل مہارت رکھتے تھے۔ سلطان مصطفےٰ خان ثانی اور سلطان عبدالعزیز خان کے عہد میں بڑے بڑے مشہور خطاط موجود تھے۔ ان سلاطین کے درباروں میں خطاطوں کو نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اور شرفاء و امراء کے نزدیک خطاطی کی تربیت حاصل کرنا ایک اعلیٰ ترین مشغلہ تھا۔ خطاطوں سے تربیت حاصل کرنے کے خواہش مند بہت عقیدت اور احترام سے ان کے ہاں حاضری دیتے تھے۔ سلطنت عثمانیہ میں ہی مسجد نبوی کی از سر نو تعمیر ہوئی تو ترکی خطاطوں نے حرم نبوی میں ایسی جمال آفرین خطاطی کی کہ جس کو آج بھی چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔ عبدالفتاح سکہ زن' حاجی یحیی' حاجی عارف بک حاجی حسن رضا آفندی' غوری افندی استاد خطاطوں میں سے تھے۔ مصطفے راقم آفندی ' سید حاجی خلوصی' محمد راجی' استاد شفیق خط ثلث اور نسخ میں خوب مہارت رکھتے تھے۔ ممتاز خطاط مصطفیٰ کوتاہی اور حاج طاہر افندی سلطان عبدالمجید کے معلم تھے۔ ممتاز آفندی نے خط رقاع ۱۲۸۰ھ میں ایجاد کیا۔ مشہور تر بن خطاطان استاد آفندی' یحیی حلمی آفندی' توفیق آفندی' مصطفے عزت ' محدم شفیق بک سیفی ' عبداللہ زھدی' شفیق بن سلیمان' نظیف بک ' اسماعیل حقی

سامی طغرا نویس تھے۔ اسماعیل حقی کو طغرا نویسی میں کمال حاصل تھا۔ انہوں نے مختلف صورتوں میں تقریباً" ایک ہزار سے زیادہ طغروں کو تشکیل دیا۔ ۱۳۶۶ھ کے مشہور استاد فن خلوص ۱۳۲۷ھ کے استاد فن حاج عارف فلبوی، احمد کامل، احمد شکری، محمود یازر بن نعمان آفندی پائے کے خطاط تھے۔ جب کہ عہد حاضر میں عبدالقادر توفیق اور استاد حامد الامدی کو نمایا حیثیت حاصل ہے۔ ترکی میں انقلاب کے بعد جب عربی رسم الخط کو ترک کیا گیا تو سرکاری طور پر خطاطی کی سرپرستی مکمل طور پر ختم کر دی گئی اور یوں ترکی میں خطاطی کا عظیم الشان عہد ختم ہوگیا۔ اگرچہ ماضی میں ترکوں نے پوری اسلام دنیا میں جو زبردست نقوش ثبت کیے ہیں۔ وہ ترکی کی اسلامی خدمات کا ایک انمٹ نشان بنیں رہیں گے۔ ترکی میں اب بھی کئی پرائیویٹ تنظیمیں اپنے طور پر خطاطی کے سلسلے میں کام کرتی ہیں۔ مگر یہ کاوشیں اس لیے موثر نہیں ہوسکتیں۔ کہ اب عربی رسم الخط کو ترکی میں کوئی اہمیت حاصل نہیں ہے۔ وہاں انگریزی سے ملتا جلتا رومن خط استعمال کیا جاتا ہے۔ اور زندگی کی جملہ ضرورتوں میں عربی خطوط کو قطعاً" ضرورت نہیں رہی۔ اس لیے وہاں عربی خطاطی محض ایک تفریحی صنعت کی حیثیت رکھتی ہے۔ جب کہ ماضی میں ترکی نے خطاطی اور مصوری میں قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔

ماضی میں ترکی میں خطاطوں نے قرآن مصاحف سے لے کر عمارتی خطاطی تک زندگی کے ہر شعبے میں خطاطی کے لئے جوہر دکھائے جو آج خطاطی کا ایک حسین ترین اثاثہ ہیں۔ سلاطین عثمانیہ کے عہد میں تلواروں، ڈھالوں، سکوں رحلوں، مقبروں، مساجد پر اعلی عربی شعار اور قرآنی آیات تحریر کی جاتی تھیں۔ اللہ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی تحریر کیے جاتے تھے۔ اور خطاطی کے نمونوں کو امراء اپنے گھروں کی زینت بناتے تھے۔ اور اس مقصد کے لیے وہ نہایت مہنگے داموں خطاطی کے فن پارے خرید لیا کرتے تھے۔ اس دور میں خطاطوں کو جو قیمتیں ادا کی گئیں وہ آج کے دور کے حساب سے ایک ایک فن پارے کی قیمت تیس سے ساٹھ لاکھ روپے تک بنتی ہے۔ ترکی میں سلطنت عثمانیہ میں خواتین نے بھی خطاطی کی تربیت حاصل کی۔ ترکی خواتین نے بھی خطاطی کے اعلی ترین نقوش ثبت کیے ہیں۔ قرۃ العین حصاری، سلمہ فلبوی، سارہ آفندی، نے استنبول کی خواتین کو خصوصی تربیت دی۔ ترکی خطاطوں نے مولانا روم کی مثنوی کو بھی انہی قلم سے حیات جاوداں عطا کی۔ عہد حاضر کے معروف خطاط حامد ایتاج جن کا دس برس پہلے انتقال ہوا تھا۔ انہوں نے علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کا کلام بھی تحریر کیا۔ ترکی میں گھروں میں خواتین نوجوان لڑکیوں کو خطاطی کی تربیت دیتیں۔ اور خطاطی کی تاریخ پر بھی روشنی ڈالتیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ جن خواتین کو خطاطی کا فن آتا ان کے لیے امراء و شرفاء اپنے بیٹوں کا رشتہ کرتے اور انہیں بہو بنانے میں فخر محسوس کرتے تھے۔ ترکی کے ایک خطاط نے خط سنبلی ایجاد کیا۔ طغرا نویسی کے لیے نہایت خوبصورت ہے۔ جب کہ ترک خطاطوں نے دیگر خطوط دیوانی، کوفی، تعلیق اور طرمار وغیرہ بھی تحریر کیے ہیں۔



محمود غزنوی کے مزار پر خطاطی

مغلیہ عہد حکومت میں اسلامی خطاطی

بابر نے ۱۵۲۶ء میں پانی پت کے میدان میں ابراہیم لودھی کو شکست فاش دے کر مغلیہ عہد حکومت کی داغ بیل ڈالی جو تقریباً" ۳۲۵ سال تک برصغیر پاک و ہند میں قائم رہی۔ فن خطاطی و دیگر فنون کی پذیرائی کے اعتبار سے یہ ایک شاندار دور تھا۔ بابر ایک بہت بڑا خطاط تھا اور اس نے اپنا ایک رسم الخط خط بابری کے نام سے ایجاد بھی کیا۔ بابر کے عہد حکومت میں ایرانی تہذیب و ثقافت نے ہندوستان میں اپنے قدم بڑھائے۔ ہمایوں نے جلاوطنی کے بعد طہماسپ صفوی کی مدد سے اقتدار حاصل کیا۔ جلاوطنی کے نام میں اس نے ایران میں فنون سے آگاہی پیدا کی اور اسے ان فنون سے گہرا تعلق پیدا ہوگیا۔ جب وہ واپس ہندوستان آیا تو ایران کے مصور' ادیب' شعراء اور خطاط اس کے ہمراہ تھے۔ جنہوں نے یہاں ایک نئے تہذیبی عمل کا آغاز کیا۔ مغلیہ عہد کے نامور سلاطین کے عہد میں بڑے بڑے خطاط اور مصور ہو گزرے ہیں۔ جن کے فن پارے برصغیر کا ایک لازوال سرمایہ ہیں۔ مغلیہ عہد میں خطاطوں کو جس قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا اس نے افغانستان ایران کے خطاطوں میں ہلچل مچا دی۔ ہمایوں کا کتب خانہ ہروقت اس کے ساتھ رہتا تھا۔ ہمایوں علماء و مشائخ' ادیبوں اور خطاطوں کو اہل سعادت کے نام سے یاد کرتا تھا۔ اور ہمایوں کے دور میں بھی خطاطی کو بے حد اہمیت حاصل رہی۔

اکبر گرچہ خود پڑھا لکھا نہیں تھا۔ مگر خطاطوں اور مصوروں اور علماء کو بے حد قدر کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ اور اس کو مصور کتابیں تیار کرانے کا شوق تھا۔ یعنی کتاب کے موضوع کے مطابق تصویریں بنائی جاتی تھیں اور ان پر ماہر خطاط خطاطی کرتے تھے۔ اکبر نے اپنے کارخانہ جات میں ایک خاص شعبے کا اضافہ کیا۔ جس میں کتاب سازی ہوئی تھی۔ اور اس میں بے شمار خطاط سو زیادہ مصوروں کے ساتھ مل کر کتب کی خطاطی کرتے تھے۔ اکبر کے عہد حکومت میں کتب خانہ شاہی میں۲۴۰۰۰ قلمی نسخے فراہم ہوئے۔ جو انہی باکمال فنکاروں کے کمال فن کی یادگار تھے۔ اکبری عہد کے معروف خطاطوں میں خواجہ شریف بن خواجہ عبدالصمد' مولانا محمد حسین کشمیری' مولانا محمد باقر' محمد حسین کلکنگی' عبدالحی قاسم ارسلان' عنایت اللہ شیرازی' مرزا عزیز کو کلتاش' ملا عبدالقادر اخوند' خواجہ ابراہیم حسین ملا علی احمد مہرکن' مرزا عبدالرحیم خانخاناں' عبدالرحیم روشن قلم اور عبداللہ مشکیں قلم شامل ہیں۔ یہ خطاط عربی رسوم الخطوط کے ساتھ ساتھ خط شکستہ اور نستعلیق خط کے بھی ماہر تھے۔

جہانگیر بھی بہت علم دوست اور فن شناس حکمران تھا۔ اس کو خطاطی میں خصوصی دسترس حاصل تھی۔ جہانگیر نے خطاطوں کی خصوصی طور پر سرپرستی کی۔ مغلیہ حکمرانوں کے عہد میں عمارتوں پر خطاطی کو خوب رواج حاصل ہوا۔ خصوصی طور پر مساجد' بارہ دریوں' اور مقبروں' محلات میں خطاطی اور کاش کاری کو خوب اہمیت حاصل تھی۔ عہد جہانگیر میں عبدالرحیم عنبریں قلم امیرالامرا خواجہ محمد شریف' میر خلیل اللہ شاہ' شہزاد خسرو' محمود بن اسحق شہابی' عبدالکریم اور محمد حسین بہترین خطاط تھے۔ جہانگیر کی ملکہ نورجہاں بھی

علوم و فنون میں خصوصی دلچسپی رکھتی تھی۔ اور وہ ایک بڑی شاعرہ بھی تھی۔

شاہ جہان نے بڑی بڑی عمارات تعمیر کرائیں۔ جن میں تاج محل آگرہ دنیا میں ایک عجوبے کی حیثیت رکھتا ہے۔ جو ہمیشہ عہد مغلیہ کی اعلی فنی روایات کا آمین رہے گا۔ اس پر خوبصورت خطاطی جاذب نظر ہے۔ شاہ جہاں کے عہد میں معروف ایرانی خطاط میر عماد کے بھائی عبدالرشید دیلمی ایران سے آگرہ آئے اور شاہ جہان کے دربار سے منسلک ہوئے۔ جس سے برصغیر میں نستعلق خطاطی نے ایک نئی کروٹ لی' شاہ جہان نے اسے دارا شکوہ کا استاد مقرر کیا۔ شہزادی جہاں آرا بیگم اور شہزادی زیب النساء بھی عبدالرشید دیلمی کے شاگرد کہے جاتے ہیں۔ میر علی تبریزی اور جعفر خان خط شکستہ کے بہت بڑے خطاط تھے۔ شاہ جہانی عہد کے دیگر بڑے خطاطوں میں حافظ ابواسحاق' میر محمد صالح' میر محمد مومن' محمد مراد کشمیری قابل ذکر ہیں۔

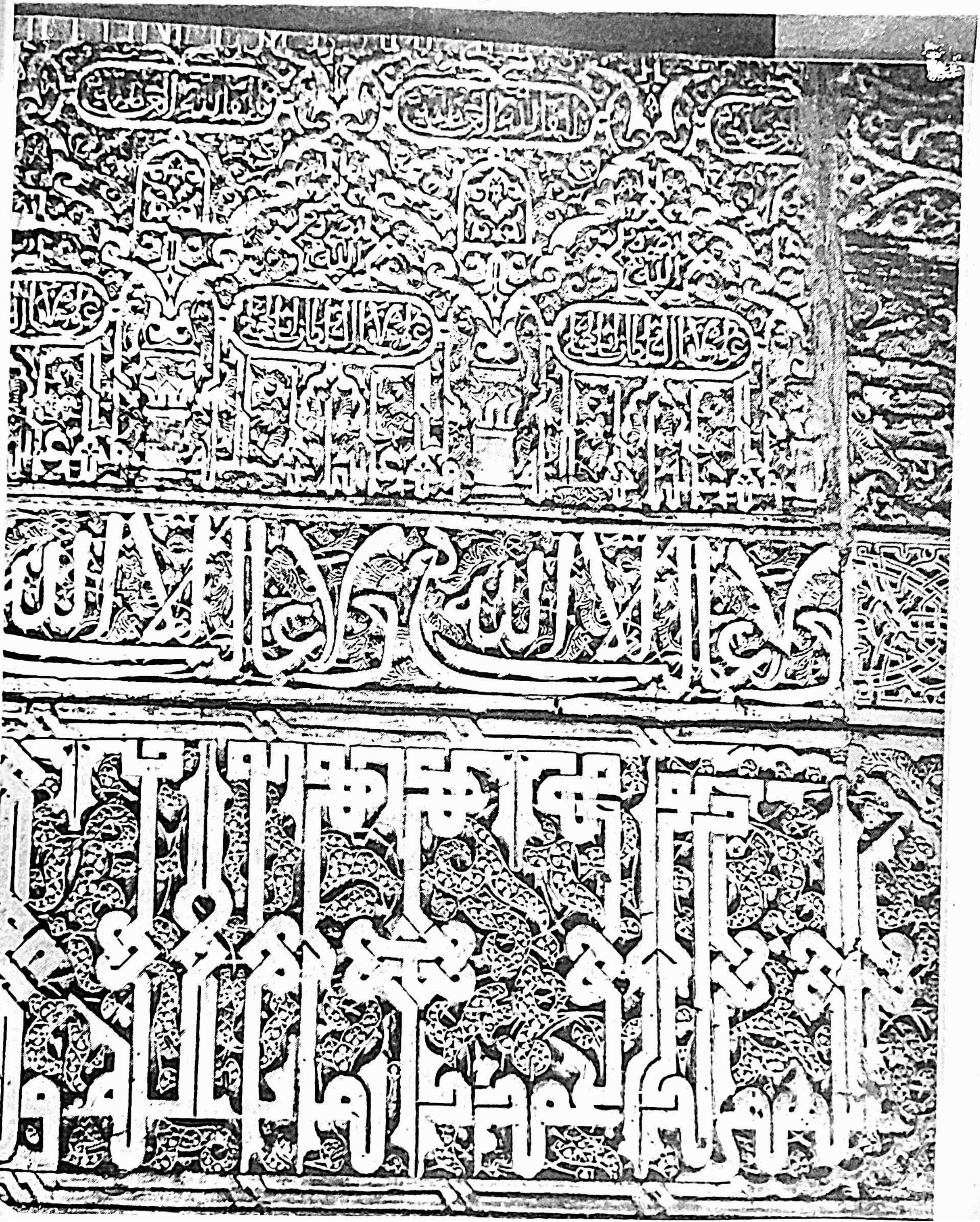
اورنگ زیب عالمگیر خواہ ایک بلند پایہ خطاط تھے۔ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ قرآن مجید لکھ کر اپنی روزی حاصل کرتے تھے۔ اورنگ زیب نے شہزادوں اور شہزادیوں کو خطاطی کی تربیت دینے کے لئے ہدایت اللہ زریں رقم کو مقرر کیا تھا۔ یہ خطاط تمام اسالیب خط پر مہارت رکھتے تھے۔ اورنگ زیب کے عہد کے معروف خطاطوں میں سید علی جواہر رقم' میر محمد باقر' مہدی محمد اشرف' مولانا شاکر عبدالرحمن و عبدالرحیم اچھے خطاط تھے۔ آخری مغل تاجدار بہادر شاہ ظفر کا دربار بھی خطاطوں سے بھرا ہوا نظر آتا ہے۔ بہادر شاہ ظفر کے عہد کے معروف خطاطوں میں محمد افضل لاہور میر محمد موسی امرتسری' نواب مرید خان' محمد حفیظ' قاضی عصمت اللہ قرآن پاک معروف خطاط تھے۔ میر محمد حسین' عباداللہ بیگ' محمد عارف یاقوت رقم' فیروز جنگ خطاط ہفت قلم بھی معروف خطاط تھے۔ اس دور میں خطاطی کی طرف رغبت کی۔ اور چندر بھان منشی' راجہ امیر سنگھ' رائے منوہرداس وغیرہ نے شکستہ و نستعلیق کی تربیت غلام محمد ہفت قلم سے حاصل کی۔ شاہان مغلیہ کا عہد برصغیر میں خطاطی کا سنہری دور کہلایا۔ مغلوں نے علوم و فنون کی بے پناہ قدر کی۔ اور فن تعمیر میں اپنا منفرد مقام تسلیم کروایا۔ شاہی مسجد شالا مار باغ' شاہی قلعہ لاہور' تاج محل آگرہ' مسجد وزیر خان لاہور چوبری' مقبرہ انارکلی کے علاوہ عظیم الشان مساجد' مقابر' درس گاہیں' باغات تعمیر کرائے جو بلاشبہ فن تعمیر' نقاشی اور خطاطی کا ایک خوبصورت امتزاج ہیں۔

برصغیر پاک و ہند میں اسلامی خطاطی

برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کی آمد کے ساتھ ہی اسلامی خطاطی کی تاریخ کا آغاز ہوا۔ محمد بن قاسم نے ۷۱۲ء میں سندھ کو فتح کیا۔ اور اسلامی تہذیب و تمدن کی بنیاد رکھی۔ چنانچہ سندھ میں قدیم مساجد اور ان میں اعلی ترین خطاطی کے نمونے عمومی طور پر دیکھنے میں آتے ہیں اور سندھ' ملتان کی قدیم ترین مساجد میں عربوں کا قدیم خط کوفی ہی نظر آتا ہے۔ سندھ میں محمد بن قاسم کے بعد سباریوں نے فن خطاطی کی خوب سرپرستی کی۔ غوری خاندان کے خاتمہ پر خاندان غلاماں خلجی' تغلق اور لودھیوں نے سلطنت دہلی پر

حکومت کی۔ ان سلاطین کے عہد میں بھی فن خطاطی کو ایک جز و لازم کے طور پر تسلیم کیا گیا۔ سلطان محمد غزنوی نے لاہور کو ۱۰۲۲ء میں فتح کیا۔ تمام مورخین سلطان محمود غزنوی کی علمی و ادبی قدر دانی کے معترف ہیں۔ یہ سلطان ہر سال علماء و شعراء اور خطاطوں کی کثیر روپے سے امداد کرتا تھا۔ سلطان محمود کے عہد میں لاہور میں ایک باقاعدہ دفتر قائم کیا گیا۔ جہاں باقاعدہ، قلم، دوات اور کاغذ میسر آنے لگا۔ سلطان کی آمد سے قبل برصغیر میں کاغذ کی نہایت کمی تھی۔ غزنوی کے اوائل دور میں کوفی، ثلث، قرآنی کتابت میں کوفی اور عام کتابوں میں نستعلیق رسم الخط نظر آتا ہے۔ غزنوی عہد کے سکے، عمارتیں، اور مختلف کتب سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس دور میں خطاطی کے ساتھ ساتھ نقاشی کا بھی رواج تھا۔ مگر بہت کم۔ محمود غزنوی کے دور میں محمود وراق، حمید الدین مسعود، جمال الدین لاہور اور نجیب الدین ابوبکر ترمذی مشہور خطاط گزرے ہیں۔ اس عہد میں خط کوفی اپنی ترقی پذیر صورت میں اور خط نسخ و ثلث ابتدائی صورت میں ۱۱۹۵ء تک کتابت کے لیے مستعمل تھے۔

سلطان قطب الدین ایبک نے ۱۲۰۶ء میں جب باگ ڈور سنبھالی تو اس نے بے شمار مساجد تعمیر کرائیں۔ اور ان میں فن خطاطی کا خصوصی طور پر کام کروایا۔ قطب مینار بھی اس سلطان کے اعلی فنی ذوق کا انمٹ نشان ہے۔ جس پر مغربی طرز تحریر سے ملتا جلتا اسلامی خط تحریر کیا گیا ہے۔ سلطان شمس الدین التمش بھی خطاطی کے بے حد قدر دان تھے۔ اور خود قرآن مجید کی خطاطی کیا کرتے تھے۔ التمش کا وزیر اعظم فخر الملک بھی ایک بلند پایہ خطاط تھا۔ سلطان التمش کی لڑکی رضیہ سلطانہ بھی فن خطاطی میں خصوصی دسترس رکھتی تھی۔ اور وہ قرآن مجید کی قاریہ بھی تھی۔ سلطان ناصر الدین محمود اپنی روزی قرآن مجید کی خطاطی کر کے حاصل کرتے تھے۔ اور ان کے عہد میں بعض نامور خطاط گزرے ہیں۔ سلطان محمد تغلق زبردست خطاط تھے۔ اور ان کو کئی رسوم الخطوط پر دسترس حاصل تھی۔ سلطان غیاث الدین بلبن کا صاحبزادہ محمد سلطان زبردست خطاط تھا۔ اور طغرانویسی پر دسترس رکھتا تھا۔ سلاطین کے فرمان خاص طغروں میں تحریر کیے جاتے تھے۔ اور عام حکمنامے خط توقیع میں۔ ان سلاطین کے عہد کے سکے بھی اعلی خطاطی کا شاہکار ہوتے تھے۔ ان سلاطین کے عہد میں عمارات پر قرآنی خطاطی کو بھی خصوصی اہمیت حاصل رہی ہے۔ اور خطاطی کی یہ نمونے خط نسخ، ثلث اور کوفی میں عام طور پر نظر آتے ہیں۔ ان میں خطاطی کا فن اُوج کمال پر دکھائی دیتا ہے۔ فیروز شاہی دور میں خطاطوں کو قرآن مجید خطاطی کرنے پر سلطان گراں قدر انعامات سے نوازتا تھا۔ اور فیروز شاہی دور میں خطاطوں کو اجرت پر بلوا کر خطاطی کروائی جاتی تھی اور بڑے بڑے امراء اپنے بچوں اور بچیوں کو خطاطی کی تعلیم دلواتے تھے۔ سلطان ناصر محمد تغلق کے عہد میں عبداللہ ہروی کو خوب شہرت حاصل ہوئی اور اس نے ۴۵ قرآن مجید کی خطاطی کیے۔ جن میں نقاش کی گئی آب زر سے بھی کام کیا گیا۔ مولانا جمالی کنبوہ جو کہ سکندر لودھی کا اتالیق تھا اور مولانا کا لڑکا شیخ گدائی کنبوہ زبردست خطاط تھے۔ شیخ گدائی ابراہیم لودھی کا صدر الصدور بھی تھا۔ اور بابر نے جب دہلی کو فتح کیا تو یہ اس کے دربار سے بھی وابستہ رہا۔ ان سلاطین میں تغلق عہد حکومت فن خطاطی کا ایک سنہری دور تسلیم کیا جاتا ہے۔



پاکستان میں فن خطاطی کا مرکز لاہور کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ کیونکہ لاہور میں مسلمانوں نے غیر معمولی دلچسپی لی۔ اور عہد مغلیہ میں لاہور میں بڑے بڑے خطاط پیدا ہوئے۔ پھر انگریزی دور میں بھی ناقدری کے باوجود یہاں خطاطی کی شمع روشن رہی اور حافظ نور اللہ، ہدایت اللہ لاہوری، امام ویردی، مولوی محمد عبداللہ وارثی اور شیخ احمد جوہر کافی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ لاہور میں نشاۃ ثانیہ کا آغاز امام ویردی سے ہوتا ہے۔ یہ خطاط انیسویں صدی عیسوی کے نصف آخر میں کابل سے لاہور آیا نواب شیخ امام الدین گورنر کشمیر اور نوابان قزلباش سے اس کے گہرے تعلقات و روابط ہوگئے۔ امام ویردی سے خوشنوسیاں لاہور کی ایک بڑی تعداد مستفید ہوئی۔ انہوں نے مئی ۱۸۸۰ء میں وفات پائی۔ امام ویردی اور سید احمد ایمن آباد کے فنی کمالات کے نقوش ابھی تازہ ہی تھے کہ خطاطی کے میدان میں ایمن آباد کا ایک اور شخص داخل ہوا اور بڑھتا چلا گیا یہ خطاط عبدالمجید پرویں رقم تھے۔ انہوں نے ابتدائی مشق حافظ نور اللہ سے کی امام ویردی اور سید احمد ایمن آبادی کی تحریروں سے فیض یاب ہوئے۔ لیکن حکیم فقیر محمد چشتی کے اعلی مشوروں اور راہنمائی ہے عبدالمجید پروین رقم کو ایک علیحدہ طرز کا بانی بنا دیا۔ انہوں نے بے شمار مرصع قطعات لکھے اور کتابہ نویسی کی۔ علامہ اقبال نے فرمایا تھا کہ اگر میرے کلام کو عبدالمجید پروین رقم کتابت نہیں کریں گے تو میں شاعری چھوڑ دوں گا۔ عبدالمجید پروین رقم نے مصور پاکستان کی تمام کتب کی خطاطی کی۔ پروین رقم کے عہد میں لاہور ایک اور خطاط تاج الدین زریں رقم مشہور ہوئے۔ تاج الدین زریں رقم نے پروین طرز کو اپنایا۔ اور پھر اس میں کمال حاصل کیا۔ انہوں نے لاتعداد وصلیاں اور قطعات تحریر کیے۔ تاج الدین زریں رقم نے خوشنوسیاں پاکستان کی مالی حالت بہتر بنانے کے لیے دوررس اقدامات بھی کئے۔ محمد صدیق الماس رقم بھی نستعلیق نگاری کے لئے ایک منفرد مقام کے حامل تھے۔ انہوں نے حاجی دین محمد اور عبدالمجید پروین رقم کی پیروی کی۔ انہوں نے علامہ اقبال کے مجموعہ کلام زبور عجم کی کتابت کی۔ انہوں نے اعلی ترین شعری مجموعے اور بے شمار مرصع قطعات خطاطی کیے۔

۔ حافظ محمد یوسف سدیدی نے پاکستان میں عربی رسوم الخطوط ثلث وغیرہ کو روشناس کرایا۔ انہوں نے مزار ایک مینار پاکستان اور کئی معروف مقامات کی خطاطی کی۔ حافظ صاحب کے تلانده کی ایک بڑی تعداد موجود ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نستعلیق

NASTALIQ .

کے لئے خصوصی ہدایات

- اس کے لئے بالکل سیدھا قط رکھا جاتا ہے۔ لیکن اگر قلم قدرے ترچھا ہو تو وہ نستعلیق کے لیے بہتر معاون ثابت ہوتا ہے۔
- زیادہ سے زیادہ مشق کی ضرورت ہے۔
- سیاہی زیادہ گاڑھی نہ ہونے دیں۔
- کوشش کریں قلم ایک دفعہ ہی لگائیں۔ بار بار قلم لگانے سی لفظ کی نفاست جاتی رہتی ہے۔
- لائنیں بالکل سیدھی رکھیں۔ کیونکہ ٹیڑھی لائنیں آپ کا مسطر غلط کر دیں گی۔ اور یوں آپ کے حروف بگڑ جائیں گے۔
- ضرور کسی خوشنویس کی خدمت میں جا کر اصلاح لیں۔ اس سے مزید راہنمائی حاصل ہو گی۔
- اگر ہو سکے تو تختی کا استعمال کریں۔ کیونکہ تختی کے استعمال سے ہاتھ پختہ ہوتا ہے بہرحال کاغذات پہ بھی مشق کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔
- خطاطی کی جگہ پاک صاف ہو۔ اور اگر باوضو ہو کر مشق کی جائے تو بہت زیادہ خیرات و سعادت کا باعث ہے۔
- آپ جس انداز میں کر رہے ہیں۔ یا آئندہ نمونے دیکھیں گے۔ اسے اسے پروینی نستعلیق کہا جاتا ہے۔

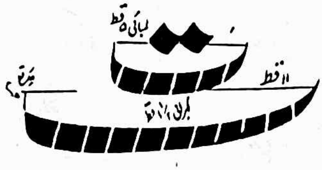


قواعد و ضوابط خط نستعلیق

1- خط نستعلیق کے قط لگانے کا یہ انداز ہے۔ یعنی قلم کو سیدھا رکھ کر قط لگاتے ہیں۔ اور لائنیں یوں لگاتے ہیں۔ پہلے ایک ہلکا سا نشان لگاتے ہیں۔ اس کے بعد تین قط لگا کر ایک نشان لگا لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ڈھائی قط لگا کر ایک اور نشان لگا لیا جاتا ہے پھر ڈھائی قط لگا کر ایک نشان لگایا جاتا ہے۔ جیسا کہ اوپر دکھایا گیا ہے۔ اس کے بعد ان نشانات کے سامنے لکیر کھینچ لی جاتی ہے۔ یعنی آپ کے سامنے خط نستعلیق لکھنے کے لئے مسطر تیار ہو گیا۔



2- الف حرف تین قط کا ہوتا ہے یعنی دوسری لائن سے آدھا قط اوپر سے شروع ہوتا ہے۔ جیسے کہ آپ دیکھ رہے ہیں اور اوپر کا حصہ اس کا نوکدار ہوتا ہے۔ درمیان سے اس کی موٹائی آدھا قط کے قریب ہوتی ہے۔ جب کہ الف کا آخری حصہ سطر نمبر 3 پر ختم ہوتا ہے۔ وہاں بھی اس کا حصہ نوکدار ہوتا ہے۔



3- بڑی ب یعنی کشش والی ب دوسری لائن کے نچلے حصے سے شروع ہوتی ہے۔ اس کی لمبائی عموماً" 11 قط رکھی جاتی ہے اس کا پہلا حصہ نوکدار اور ترچھا ہوتا ہے۔ اس کی لمبائی تیسری لائن سے چھو کر قدرے اوپر کو اٹھ جاتی ہے۔ ب کا آخری سرا گولائی میں ہوتا ہے۔

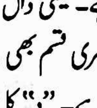
4- چھوٹی "ب" کے دونوں سرے قدرے اوپر کو اٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ لیکن اس کی کل لمبائی پانچ قط ہوتی ہے۔ ضرورت کے وقت کمی بیشی کی جا سکتی ہے۔ بہرحال لفظ کو خوبصورت ہونا چاہئے۔

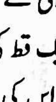


5- جیم دوسری لائن سے شروع ہوتی ہے۔ جیم کے سر کا اگلا حصہ صرف آدھ قط اور قدرے آگے کی طرف ترچھا ہوتا ہے۔ اور باقی کا سر ڈیڑھ قط اور تقریباً آدھ قط موٹا ہونا چاہئے۔ سر جیم خوبصورت دکھائی دے۔ اس کے بعد ج کا سینہ آگے کی طرف اس طرح ہونا چاہئے کہ سر اور سینہ تیسری لائن پر بالکل ایک لائن میں آ جائیں۔ تیسری لائن سے ج کا "نصف دائرہ" یعنی دامن شروع ہوتا ہے۔ جو بتدریج پیچھے کی طرف گولائی کرتے ہوئے بیضوی انداز میں لائن نمبر4 پر آ کر اوپر کی طرف اٹھ جاتا ہے اور لائن نمبر3 پر ایک نوک کے ساتھ ختم ہوتا ہے ج کا درمیانی فاصلہ ساڑھے تین قط ہوتا ہے۔ ج کا سرا قلم کی نوک سے بنایا جاتا ہے۔



6- "د" یہ لائن نمبر2 کے بالکل نیچے سے شروع ہوتا ہے۔ یعنی قلم کا پورا قط لائن کے نیچے بالکل سیدھا رکھنا چاہئے۔ اور صرف ایک قط کا دائرہ رکھتے ہوئے قلم بتدریج گولائی کے ساتھ نمبر3 کی طرف بڑھ جاتا ہے۔ یعنی دال کا اوپر کا سرا دو قط لمبائی کا ہوتا ہے۔ اور اس کی کرسی صرف ایک قط کی ہوتی ہے۔ "دال" کی ایک دوسری قسم بھی ہے۔ جو اوپر سے بھی ترچھی ہوتی ہے اور نیچے سے بھی ترچھی اس کی نیچے کی کرسی صرف پونا قط ہوتی ہے۔ "د" کا سرا ایک قط کا گول نقطہ ہے۔



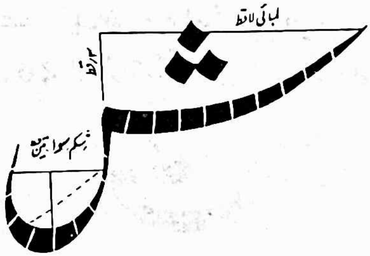


7- "ر" کا اوپر کا سرا باریک ہوتا ہے اور اس کے نیچی کی کرسی "د" کی طرح ایک قط ہوتا ہے۔ ایک دوسری "ر"

ترچھی ہوتی ہے۔ جو ترچھی دال کے ساتھ عموماً استعمال ہوتی ہے۔ بظاہر اس ترچھی "ر" کا علیحدہ استعمال خوبصورت نہیں ہوتا۔



8- س- یہ لفظ دوسری لائن سے شروع ہوتا ہے۔ یعنی دوسری لائن سے نصف قط اوپر ایک نصف قط لمبا اور نصف قط موٹا شوشہ بنایا جاتا ہے۔ اس کے بعد قلم قدرے نیچے لا کر ایک قط کا شوشہ لائن کے اوپر بنایا جاتا ہے۔ جس کی موٹائی بھی تقریباً نصف قط ہوتی ہے۔ اس شوشے سے قلم کے ساتھ بتدریج باریک گولائی لائن نمبر 3 تک دی جاتی ہے۔ اور لائن نمبر 3 سے سوا تین قط فاصلے کا ایک دائرہ کھینچا جاتا ہے اور جہاں یہ دائرہ ختم ہوتا ہے۔ وہاں سے دوسری لائن کا فاصلہ ایک قط ہونا چاہئے۔ سین کا سرا قلم کی نوک سے بنتا ہے۔



9- "ش" کی کشش لائن نمبر 1 سے شروع ہوتی ہے۔ اور بتدریج لائن نمبر 2 تک آتی ہے۔ یعنی جب قلم کا قط لائن نمبر 2 پر آتا ہے۔ تو اس طرح کہ قلم کا آدھا حصہ یعنی نصف قط لائن کے اوپر اور نصف قط لائن کے نیچے ہوتا ہے۔ اس کی لمبائی گیارہ قط ہوتی ہے۔ باقی دائرہ تو سین کی طرح ہونا چاہئے۔



10- "ص" کا سرا قلم کی نوک سے بنایا جاتا ہے اور لائن نمبر 2 سے نصف قط اوپر سی یہ سرا بنایا جاتا ہے۔ قدرے ترچھے انداز میں تقریباً اڑھائی قط طویل سرا کھینچا جاتا ہے اور پھر ایک قط کے برابر گولائی کرتے ہوئے واپس سطر نمبر 2 پر قلم آتا ہے مجموعی طور پر اس کی لمبائی نیچے سے دو قط ہوتی ہے۔ اور نیچی کی طرف قلم کا قط آدھا لائن کے اوپر اور آدھا لائن کے نیچے ہوتا ہے۔ "ص" کا سر تربوز کے بیج کی طرح ہوتا ہے۔



11- "ط" کا الف تین قط کا ہوتا ہے۔ جہاں یہ الف ختم ہوتا ہے۔ وہاں سے قدرے ترچھے انداز میں قلم واپس پلٹتا ہے۔ لیکن یہ "ص" کے سر کی نسبت ترچھا ہوتا ہے۔ اور نیچے ترچھی "ر" کو لگایا جاتا ہے۔ اس کی لمبائی اور انداز خربوزے کی بیج کی طرح ترچھا ہوتا ہے۔



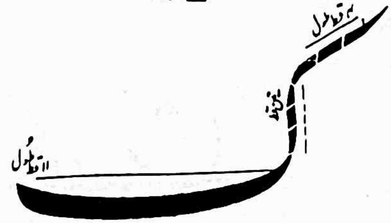
12- "ع" اس کے سر کے دو حصے ہیں۔ ایک باریک نوکدار شوشے والا اور پورے قط والا گولائی دار نقطہ۔ اس کا اوپر کا حصہ نیچے سے اوپر کو "نوک" کے ساتھ بنایا جاتا ہی۔ اور آگے نوک سے ہی گولائی کی جاتی ہے۔ اور اس کے بعد پورے قط کو لگا کر گولائی کی جاتی ہے۔ جو ایک قط "مربع" ہوتی ہے۔ اس قط کے بعد قلم کی نوک سے دائرہ یا " دامن" بنانا شروع کیا جاتا ہے۔ جس کی چوڑائی "ج" کے دامن یا دائرے کے برابر ساڑھے تین قط ہوتی ہے۔ یہ نہایت خوبصورت لفظ ہے۔



13- ف کا "سر" اس کا نچلا حصہ ایک قط کا گول لفظ ہے جیسا کہ آپ اوپر دیکھ رہے ہیں۔ اس کے بعد اس گول نقطے کے اوپر آدھا قط مثلث نما گولائی دی جاتی ہے۔ گویا یہ سرا ایک مثلث کی بنیاد پر قائم ہوتا ہے۔ اور پھر بتدریج نیچے کی طرف کرتے ہوئے صرف ایک قط یا پونا قط یا نصف قط کے فاصلے پر حسب ضرورت ب لگائی جاتی ہے۔ لیجئے آپ کا حرف پورے حسن کے ساتھ تیار ہے۔



16- "ق اس کا سرا ف کی طرح ہوتا ہے۔ سر سے نیچے کی طرف گولائی کرتے ہوئے دائرہ کھینچا جاتا ہے۔ یہ دائرہ س کی طرح ہی سوا تین قط کا ہوتا ہے۔ لیکن اس کے دونوں اطراف گولائی دار ہوتی ہیں۔



15- بڑا "ک" اس کی اوپر کی الف تین قط ہوتی ہے۔ جس کے نیچے کی طرف بڑی ب لگا دی جاتی ہے اور الف کے اوپر تین قط کی کشش لگائی جاتی ہے اس کی ترتیب یہ ہے کہ پہلی لائن سے دوسری لائن تک اس کی الف آتی ہے اور دوسری سے تیسری لائن کے درمیان بڑی "ب" کی طرح کشش لگائی جاتی ہے۔ اور الف کے ساتھ خوبصورت سے انداز میں تین قط کی کشش لگا دی جاتی ہے۔



16- چھوٹا "ک" اگر اکیلا ہو تو اس کی الف تقریباً پانچ قط ہوتی ہے۔ جب کہ کشش پانچ قط کی ہوتی ہے اور اس کی نیچے والی کرسی یعنی نشست صرف تین قط ہوتی ہے۔ اگر "گ" بنانا مقصود ہو۔ تو پانچ قط والی کشش کے اوپر حرف تین قط کی دوسری کشش ڈالی جاتی ہے۔ قلم کا بانکپن برقرار رہنا چاہئے اس کی نشست سطر نمبر 3 ہوتی ہے۔



17- "ل" یہ پہلی لائن سے شروع ہوتا ہے اور "الف" کی صورت لائن نمبر 3 تک برقرار رہتی ہے۔ جونہی لائن نمبر 3 قریب آئے قلم الف کی نچلی نوک کی طرح گولائی دار نوک بناتا ہے اور پھر دائرہ سین کی طرح سوا تین قط ہی بننا چاہئے۔

18- م = یہ ایک مدور نقطہ کی صورت ہے۔ یعنی آگے کی طرف ایک گولائی دار نقطہ لگا دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ آپ اوپر دیکھ رہے ہیں۔ اس کے بعد اس نقطے کے سرے نمبر3 اور نمبر2 کو نوک کے ذریعے ملاتے ہیں۔ یعنی دو قط والا یہ "سر" نوکدار سا بن جاتا ہے اور اس کے بعد اس کے نیچے پانچ قط والا الف کھینچا جاتا ہے۔ یوں یہ ایک خوبصورت حرف بن جاتا ہے۔



19- "ن" سطر نمبر 3 سے شروع ہوتا ہی اگر اسے "الف" کی طرز پر سطر نمبر 3 سے نصف قط اوپر سے شروع کرلیا جائے۔ تو کوئی حرج نہیں اور پھر یہ الف سطر نمبر 3 سے قدرے اوپر ہی ختم ہوتی ہے جب کہ نیچے سوا تین خط والا دائرہ لگا دیا جاتا ہے۔ لیجئے "ن" کی ترکیب مکمل ہوگئی۔



20-"و" اس کا "سر" ف کی طرح ہوتا ہے۔ لیکن نیچے "ر" کی طرز کی کرسی لگا دی جاتی ہے اس کی نیچے کی نشست صرف ایک قط ہوتی ہے زیادہ قط والی نشست بے ہنگم اور بدصورت دکھائی دیتی ہے۔



21- "ہ" اس کا اوپر کا حصہ "د" کی طرز کا ہوتا ہے یعنی سطر نمبر 2 کے نیچے سے ہی پورے قط کے ساتھ صرف ایک قط کی طوالت سے نیچے کی طرف قلم لایا جاتا ہے۔ اور پھر نیچے سے ہی قلم کی نوک کے ساتھ باریک اور نشست پر نصف قط کی موٹائی رکھ کر قلم باریک انداز میں رکھتے ہوئے ابتدائی نقطہ سے ملا دیا جاتا ہے۔ جیسے آپ دیکھ رہے ہیں۔



(ب) "ھ" اس کا ابتدائی سرا نصف قط موٹا ہوتا ہے۔ جسے پونے دو قط پیچھے کی طرف ڈھیل دیتے ہوئے کھینچا جاتا ہے اور پھر اس کے دو حصے کر دیئے جاتے ہیں۔ ایک حصہ ایک پورا قط گولائی دار ہوتا ہے اور دوسرا پورا قط نہیں ہوتا۔ اس کی لمبائی پونا قط ہوتی ہے۔ یعنی ایک سے قدرے کم قط اندرونی فاصلہ پہلے دائرے میں قط کے قریب ہوتا ہے اور دوسری طرف یہ فاصلہ کم ہو کر نصف دائرے میں پونا قط تک رہ جاتا ہے اور پھر نصف قط پر ہی ایک گولائی دار نوک بنا کر قلم واپس پلٹتا ہے۔ یہ "ھ" خصوصی توجہ طلب کرتی ہے اس کی جملہ تفصیلات آپ اوپر کی صورت ھ سے معلوم کرسکتے ہیں۔

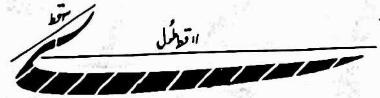
(ج) ھ۔ اس "ھ" کے بھی دو حصے ہوتے ہیں۔ نچلا حصہ بالکل "ط" کا ترچھا سرا اور اوپر کا حصہ "ص" کا سرا ہوتا ہے۔



21- "لا" یہ دو "الف" اور ایک پیوند نما کہنی کا مجموعہ ہے پہلے "الف" کے نیچے ایک قط کی کہنی جو مثلث نما ہوتی ہے لگائی جاتی ہے اور اس کہنی کے اوپر ایک اور "الف" پہلے والے الف سے برابر فاصلہ رکھتے ہوئے کھینچا جاتا ہے۔

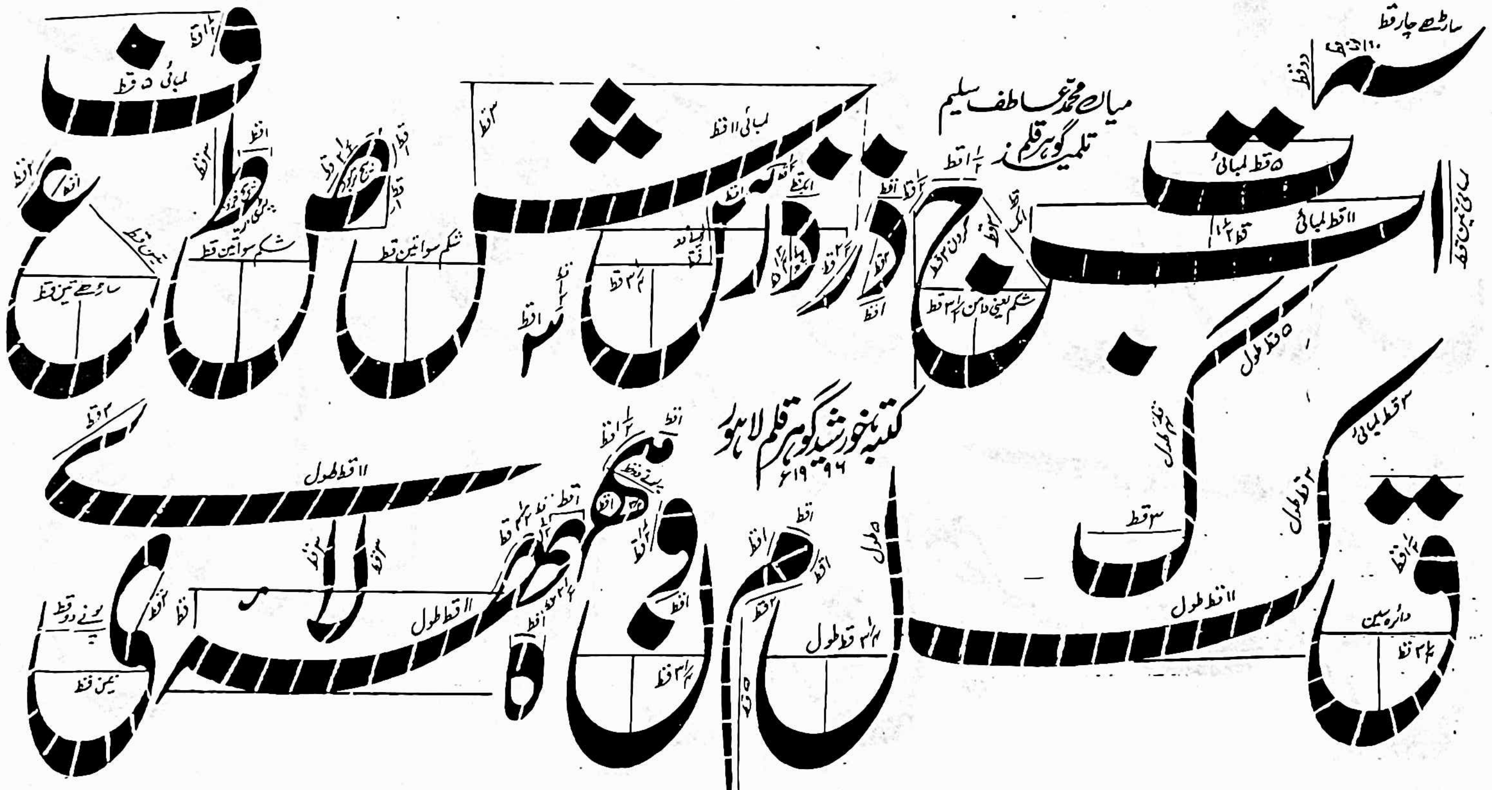


22- "ی" یہ صرف سطر نمبر2 کے اوپر سے شروع کیا جاتا ہے۔ یعنی پورا قط لگا کر اسے پیچھے کی طرف بتدریج سطر نمبر 3 تک لایا جاتا ہے۔ اور سطر نمبر3 سے تقریباً ایک قط اوپر قلم روک کر "کونوں والا" نقطہ لگایا جاتا ہے۔ یہ مدور نقطہ کہلاتا ہے اس کے بعد حرف تین قط کا دائرہ بنایا جاتا ہے جو سطر نمر2 کے قریب آ کر نصف قط نیچے ختم ہوتا ہے۔



23- بڑی ے کے لئے اصل جگہ تو نشست والی جگہ سطر نمبر3 ہے صرف خوبصورتی کے لئے اسے عموماً" تختی میں چھوٹی "ی" کے اوپر تحریر کیا جاتا ہے۔ قلم کی نوک سے ڈھائی قط کا سرا بنایا جاتا ہی۔ جو متناسب انداز میں نوک سے شروع ہو کر نوک پر ختم ہوتا ہے اس نوک کے نیچے 11 قط کی کشش لگائی جاتی ہے جو جہاں سے شروع ہوتی ہے۔ وہاں سے ختم ہونے کے مقام تک ایک قط اوپر نوکدار انداز تک جاتی ہے۔


قواعد حروف نستعلیق
مدوّرہ نقاط
بیضہ
کشش کی گولائی معلوم کرنے کے لیے
درمیانی قوس کا فاصلہ ایک جیسا ہو
اصول ر
نقطہ مدورہ

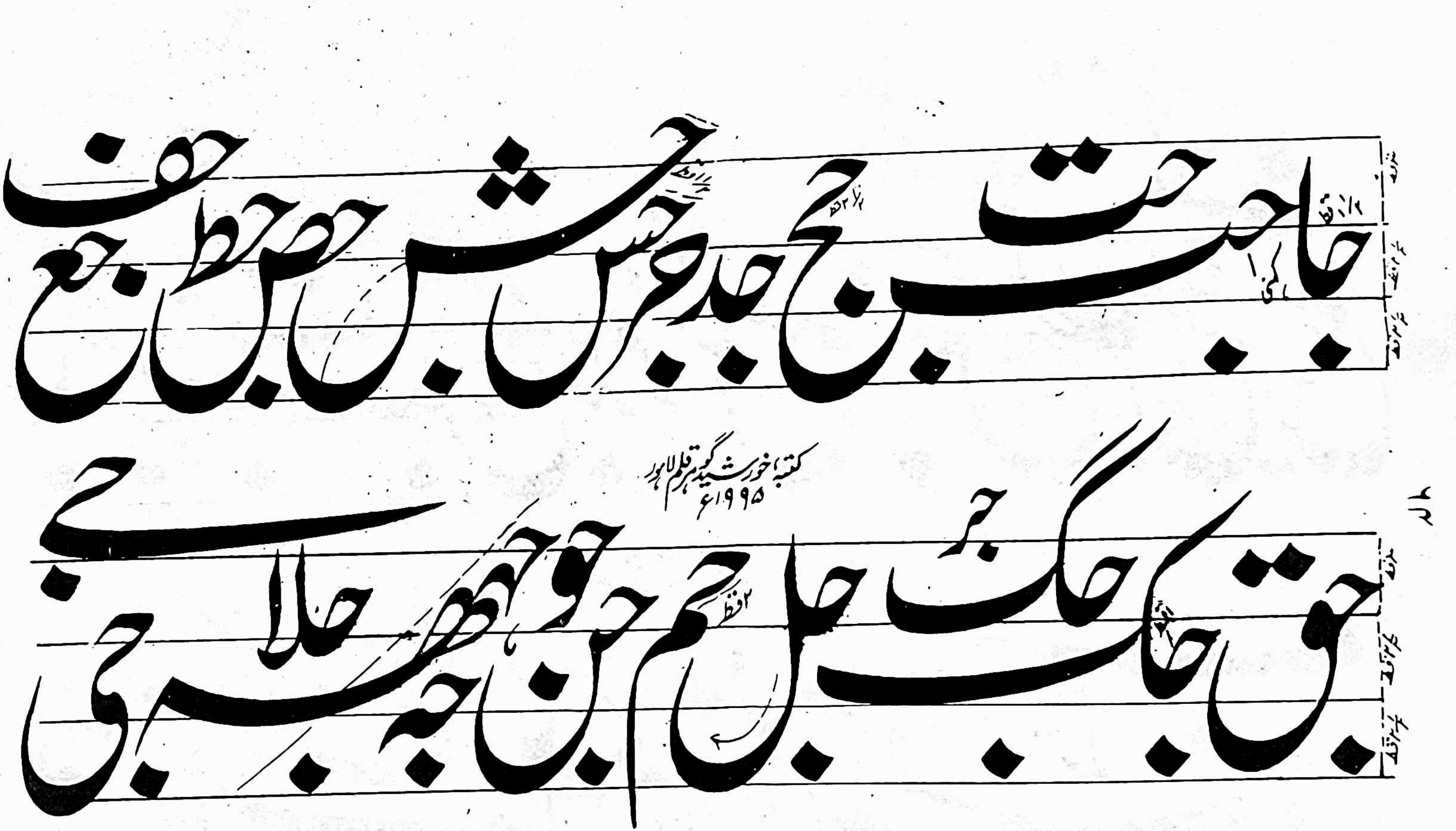

میاں محمد عاطف سلیم
تلمیذ گوہر قلم
کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور
ساڑھے چار قط

آ ب ت ج د ذ ر ز س ش ص ط ع ف

ق ک گ ل م ن و ه ھ لا ی ے

کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور ۱۹۹۶ء




کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور
۱۹۹۵ء

سا ست سب سج سد سر سش سص سط سع سف

کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور

سق سک سگ سل سم سن سو سہ سلا سی سے

صا صب صت صح صد صر صس صش صص صط صع صف

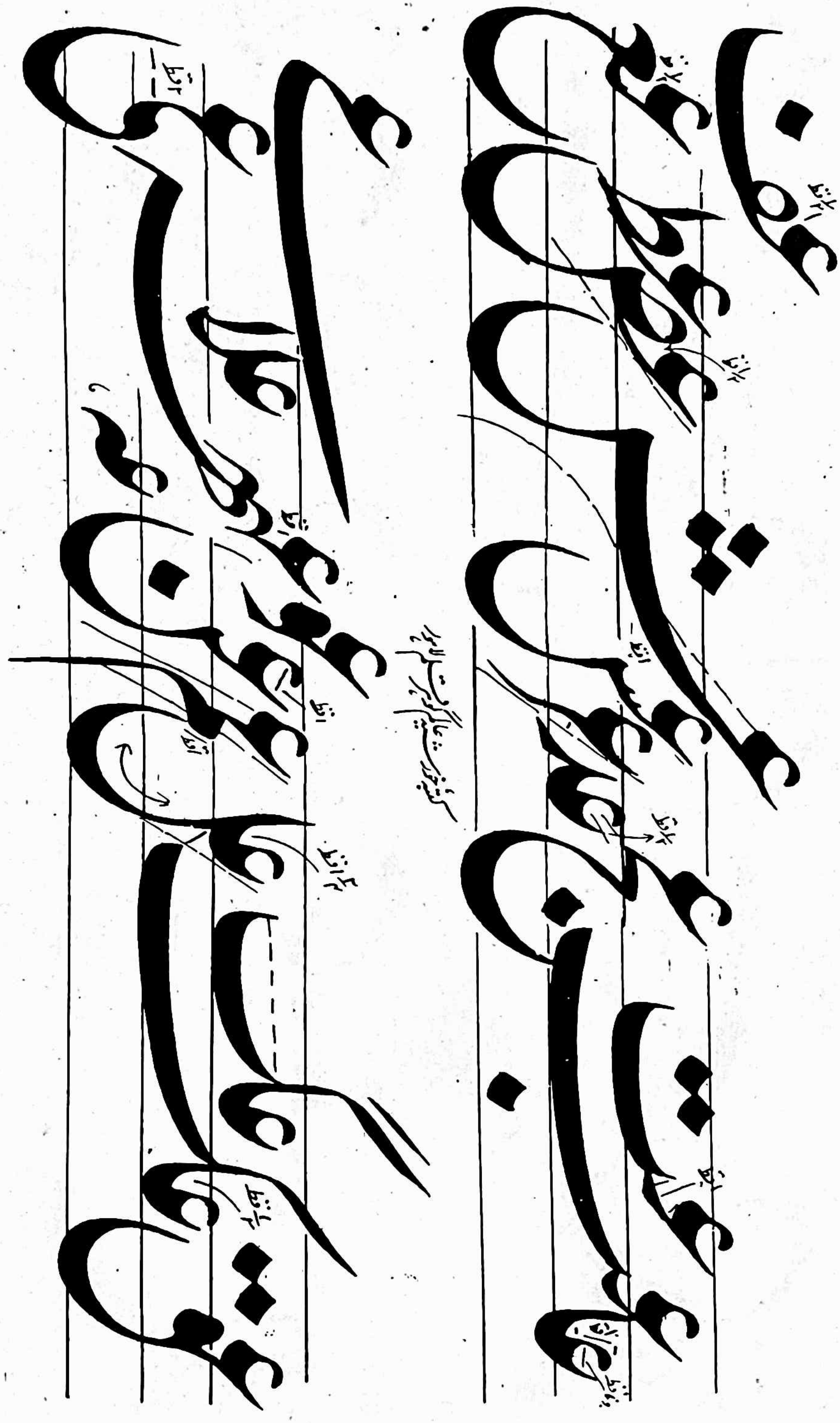
کتبه خورشید عالم گوہر قلم لاہور

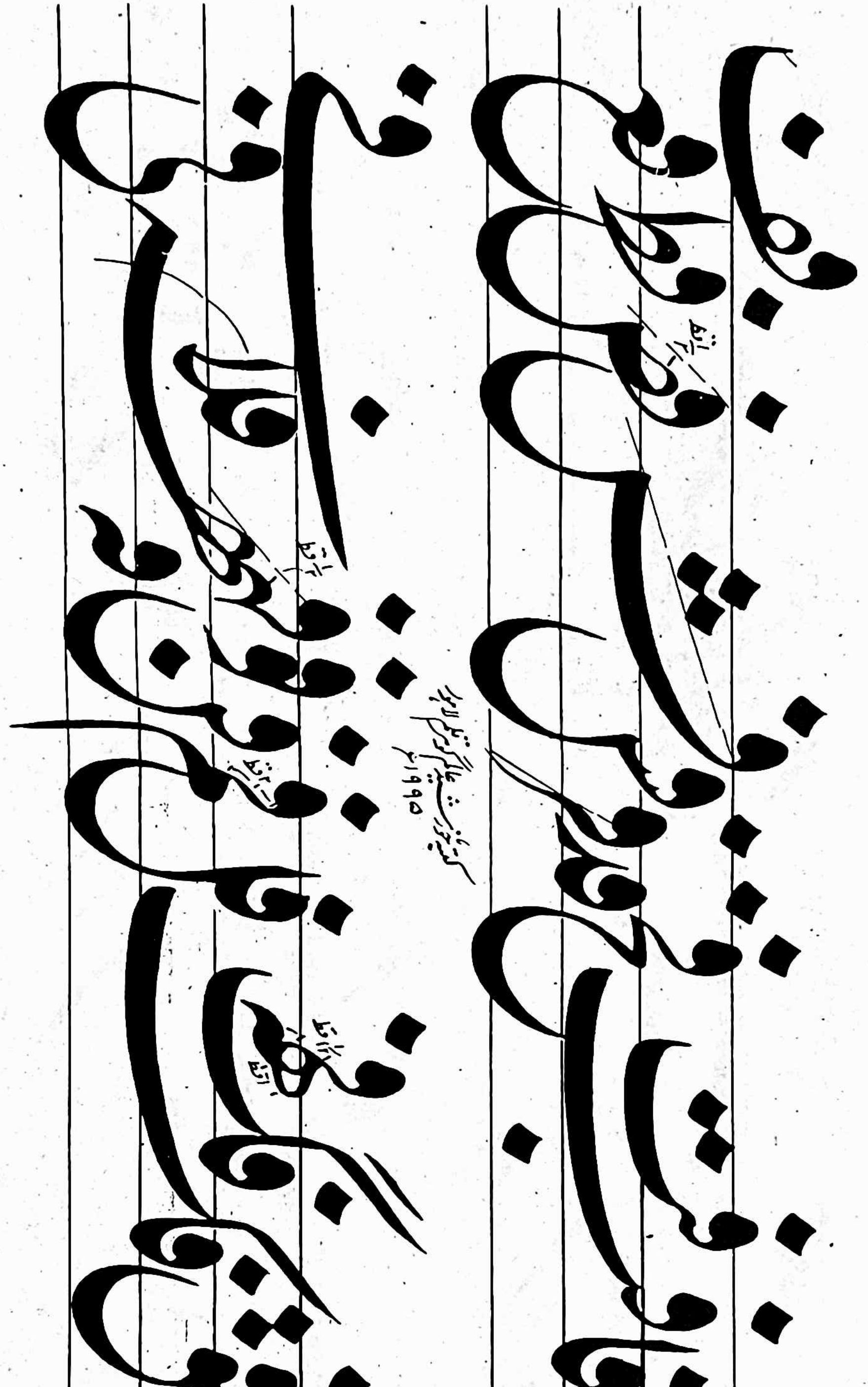
صو صک صگ صل صم صن صه صھ صلا صی صے

طا طب طت طج طد طر طس طش طص طط طع طف

طق طک طگ طہ طل طم طن طو طھ طلا طی طے

کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور
۱۹۹۳ء

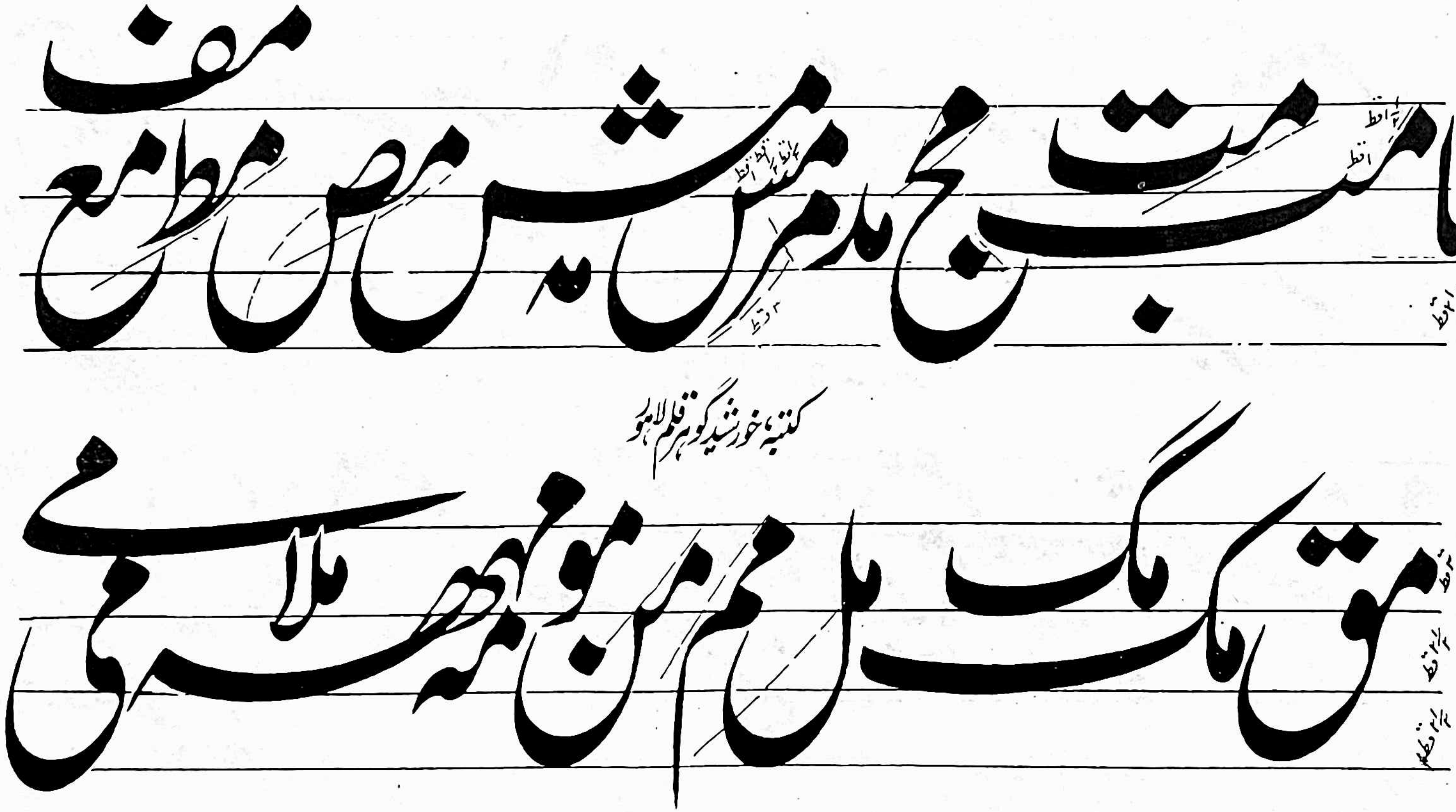

کتبه خورشید عالم گوهر قلم لاهور



کا کب کت کج کد کر کس کش کص کط کع کف

کو کک کگ کل کم کن کو کھ کلا کہ کی کے

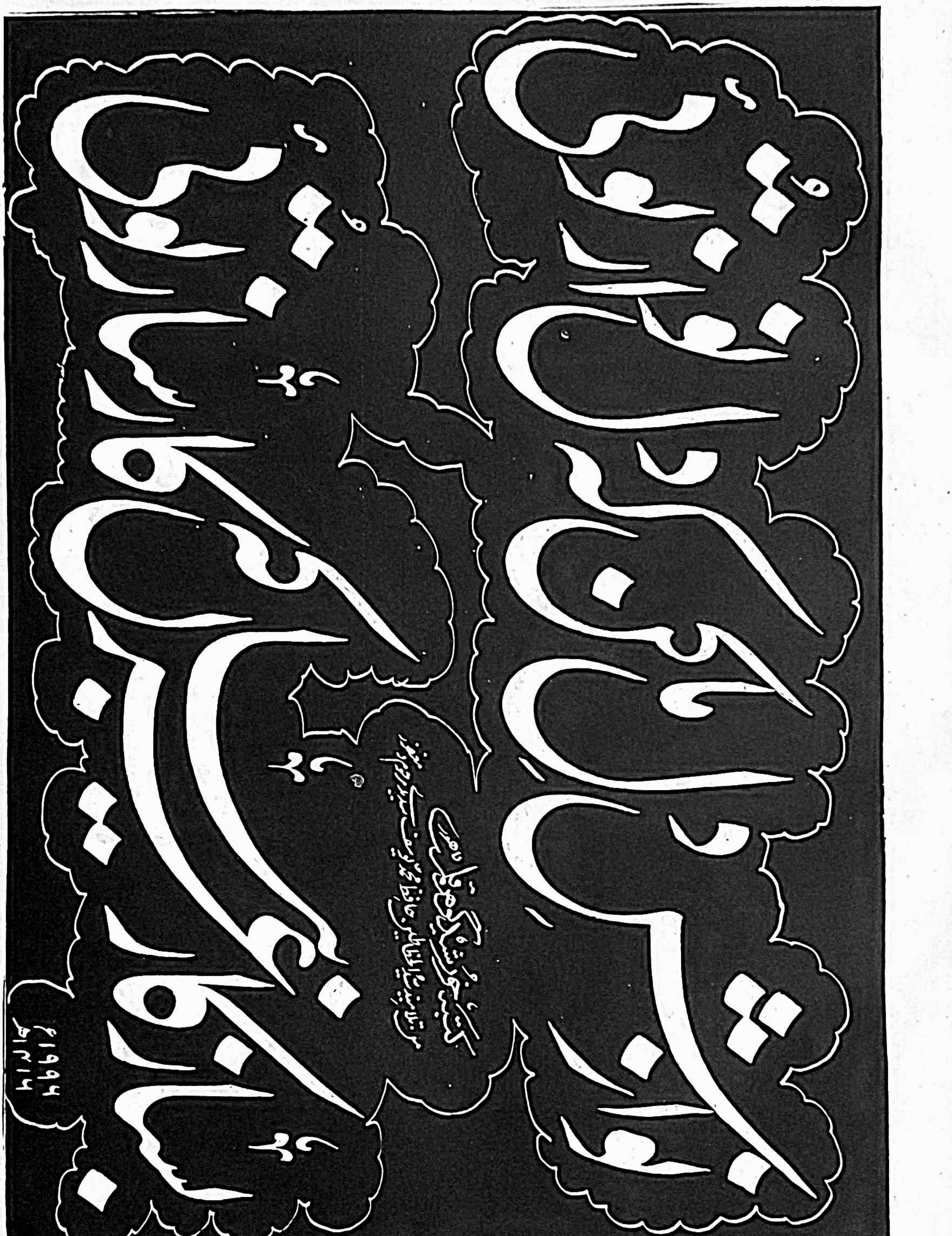
کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور
۱۹۹۵ء


کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور

ہا ہب ہت ہج ہد ہر ہس ہش ہص ہط ہع ہف

کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور

ہق ہک ہگ ہل ہم ہن ہو ہھ ہلا ہی ہے



قوّتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے

دہر میں اسمِ محمد ﷺ سے اُجالا کر دے

کلامِ اقبال

کتبہٗ خورشید گوہر قلم لاہور

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سُراغِ زندگی

تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن !

کلامِ علامہ اقبال

کتبہٗ خورشید گوہر قلم

صلّی اللہ علیٰ نورٍ کزو شد نورہا پیدا ۔ زمین از حبِّ او ساکن فلک در عشقِ او شیدا

محمدؐ احمد و محمود وے را خالقش بستود ۔ ازو شد بود ہر موجود زو شد دیدہ ہا بینا

اگر نامِ محمدؐ را نیاوردے شفیعِ آدمؑ ۔ نہ آدمؑ یافتے توبہ نہ نوحؑ از غرق نجّینا

ازو در ہر تنے ذوقے وزو در ہر دلے شوقے ۔ ازو بر ہر زباں ذکرے وزو در ہر سرے سودا

دو چشمِ نرگسینش کہ مازاغ البصر خوانند ۔ دو زلفِ عنبرینش را کہ واللیل اذا یغشیٰ

زِ سرِ سینہ اش جامی الم نشرح لک برخواں
ز معراجش چہ می پرسی کہ سبحان الذی اسریٰ

کلام مولنا عبدالرحمن جامیؒ ۔ طالب دعا کتبہ خورشید گوہر قلم ۱۲ ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء

دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب

آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

کتبہ خورشید گوہر قلم ۱۹۹۱ء

صلی اللہ علیہ وسلم بعدد کل ذرۃ دائماً ابداً

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب — گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
عالم آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ — ذرۂ ریگ کو دیا تو نے طلوع آفتاب
شوکت سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمود — فقر جنید و بایزید تیرا جمال بے نقاب
شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام — میرا قیام بھی حجاب! میرا سجود بھی حجاب
تیری نگاہ ناز سے دونوں مراد پا گئے — عقل غیاب و جستجو، عشق حضور و اضطراب

تیرہ و تار ہے جہاں گردش آفتاب سے
طبع زمانہ تازہ کر جلوۂ بے حجاب سے

کلام: شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبالؒ — کتبہ خورشید گوہر قلم ۱۹۹۵ء

وہ سجدہ روح زمیں جس سے کانپ جاتی تھی
اسی کو آج ترستے ہیں منبر و محراب

کلام علامہ اقبالؒ — کتبہ خورشید گوہر قلم ۱۹۹۵ء

بحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

بلغ العُلیٰ بکمالہٖ

کشف الدُّجیٰ بجمالہٖ

حَسُنت جمیعُ خصالہٖ

صلّوا علیہ وآلہٖ

علیہ الصلوٰۃ والسلام

کتبہٗ خورشید گوہر قلم لاہور

رسولِ عربی ﷺ

لی حبیبٌ عربیٌ مدنیٌ قرشیٌ — کہ بود درد و غمش مایہ شادی خوشی
فہم رازش چکنم او عربی من عجمی — لاف مہرش چہ زنم او قرشی من حبشی
ذرہ دارم بہوا داری او رقص کناں — تا شد او شہرہ آفاق بخورشید وشی
گرچہ صد مرحلہ دور است زپیش نظرم — وجہہٗ فی نظری کلَّ غداۃٍ و عشی
صفت بادہ عشقش ز من مست مپرس — ذوقِ ایں مے نشناسی بخدا تا نچشی

جامی اربابِ وفا جز رہ عشقش نروند
سر مبادت گر ازیں راہ قدم باز کشی

کلام مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ

طالبِ دعا
کتبہ خورشید عالم گوہر قلم
۱۹۹۵ء

یہ ذکرِ نیم شبی یہ مراقبے یہ سرور
تری خودی کے نگہباں نہیں تو کچھ بھی نہیں

علامہ اقبال

کتبہ خورشید گوہر قلم ۱۹۹۰ء



مقامِ سیّد الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم

ز شوقت جاں بلب آمد تمامی — فقم قم یا حبیبی کم تنامی

ہمہ پیغمبراں در جستجو اند ! — خُدا داند کہ تو در چہ مقامی

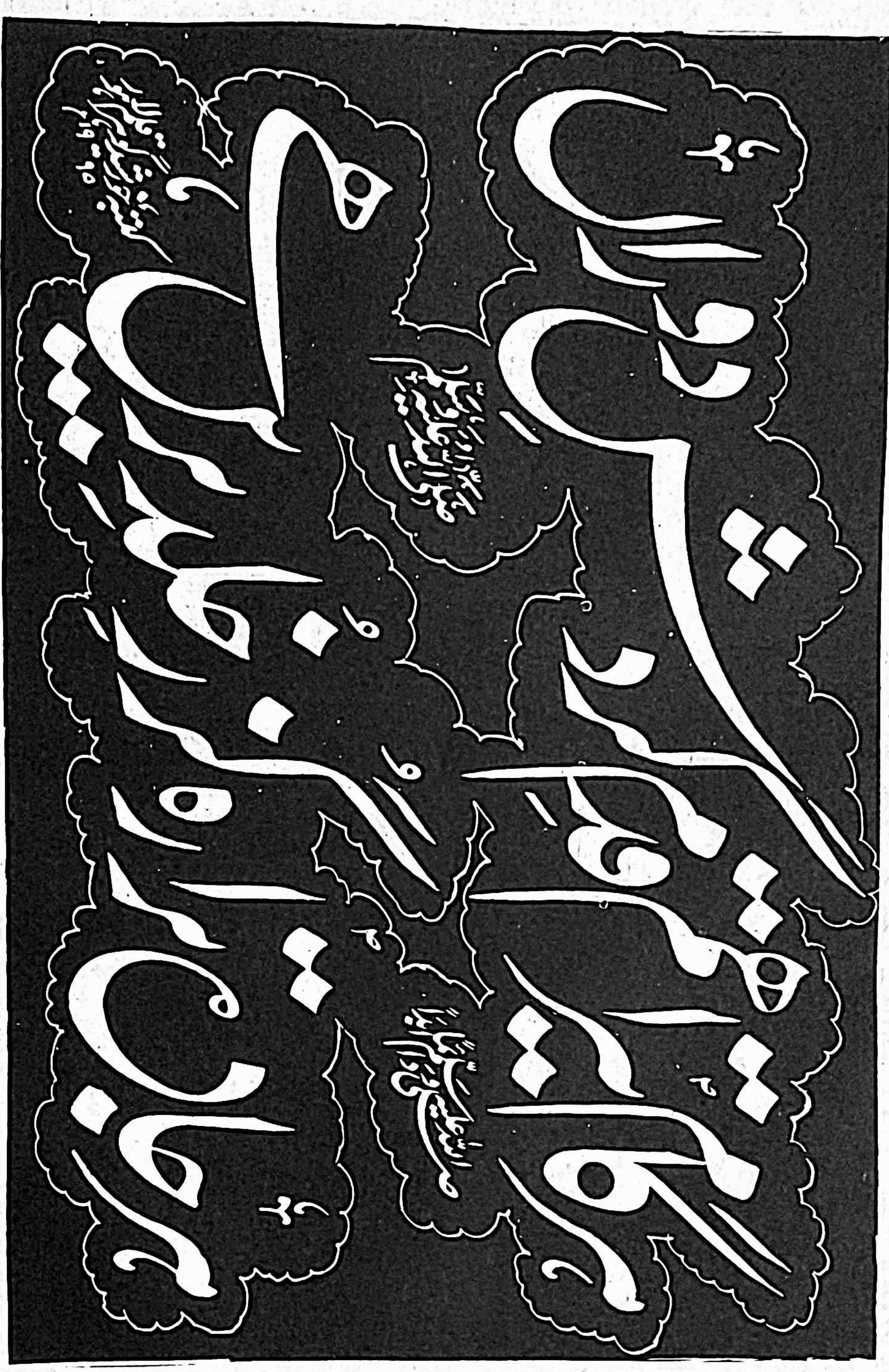
اُمیدِ خلعتِ شاہی ندارم — بسر دارم ہمیں داغِ غلامی

عمامہ بر سر و جامہ بہ تن پوش — بقدِ سرو و برخِ ماہِ تمامی

بجُز اہتمامت کارِ جامی
طُفیلِ دیگراں یابد نظامی

کلامِ عبد الرحمٰن جامی

طالبِ شفاعت !
خطاطی: خورشید عالم گوہر قلم ۱۹۹۶ء



وقتِ صبوح از هوای مجلسِ عشّاق

زمزمهٔ نغمهٔ رباب برآمد

خواجوی کرمانی

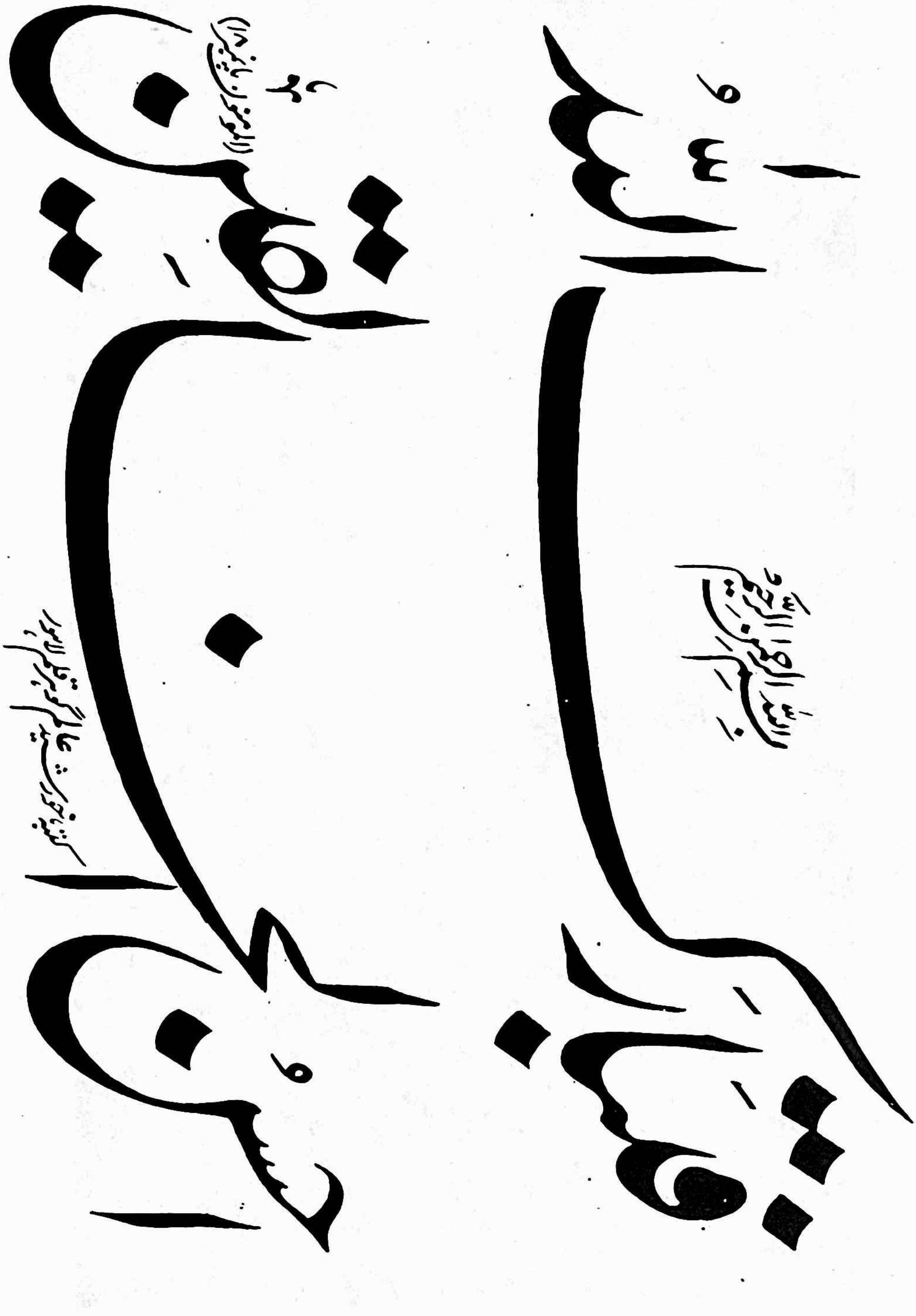
کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور ۱۹۹۵

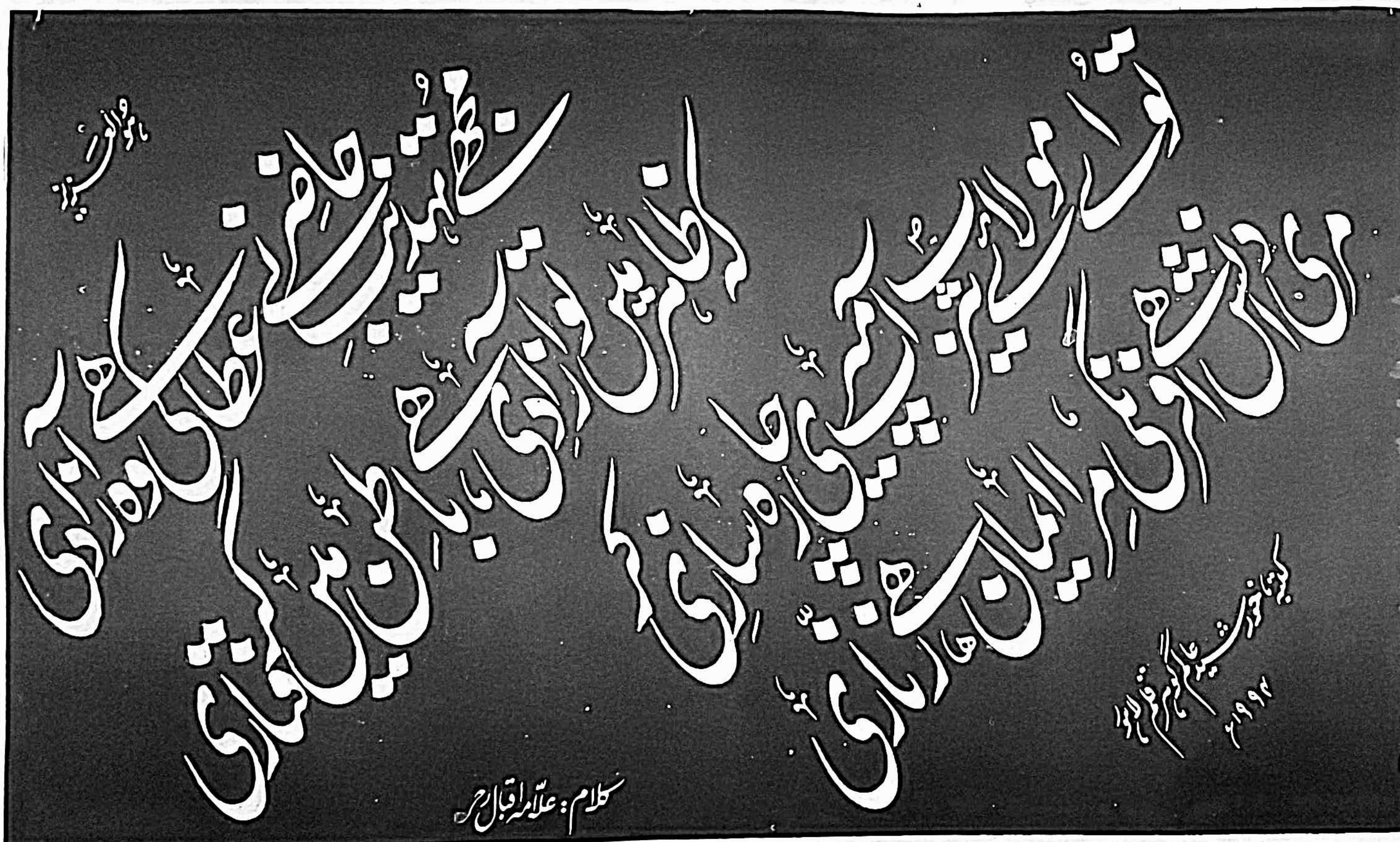
ضمیرِ لالہ میں روشن چراغِ آرزو کر دے
چمن کے ذرّے ذرّے کو شہیدِ جستجو کر دے

کلام: علامہ اقبالؒ

۱۹۹۶ء

کتبہ خورشید عالم گوہر قلم لاہور





مجھے تہذیبِ حاضر نے عطا کی ہے وہ آزادی
کہ ظاہر میں تو آزادی ہے باطن میں گرفتاری
تو اے مولائے یثرب آپ میری چارہ سازی کر
مری دانش ہے افرنگی مرا ایمان ہے زناری
کلام: علامہ اقبال رح
کتبہ خورشید عالم گوہر قلم لاہور
۱۹۹۲ء

جہاں تمام ہے میراثِ مردِ مومن کی
میرے کلام پہ حجّت ہے نکتۂ لولاک

کلام: اقبالؒ

کتبہ: خورشید گوہر قلم لاہور

عالمِ آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذرۂ ریگ کو دیا تُو نے طلوعِ آفتاب

کلام: علامہ اقبالؒ ۱۹۹۶ء
کتبہ: خورشید عالم گوہر قلم لاہور

آستانِ عالی تو بے مثل

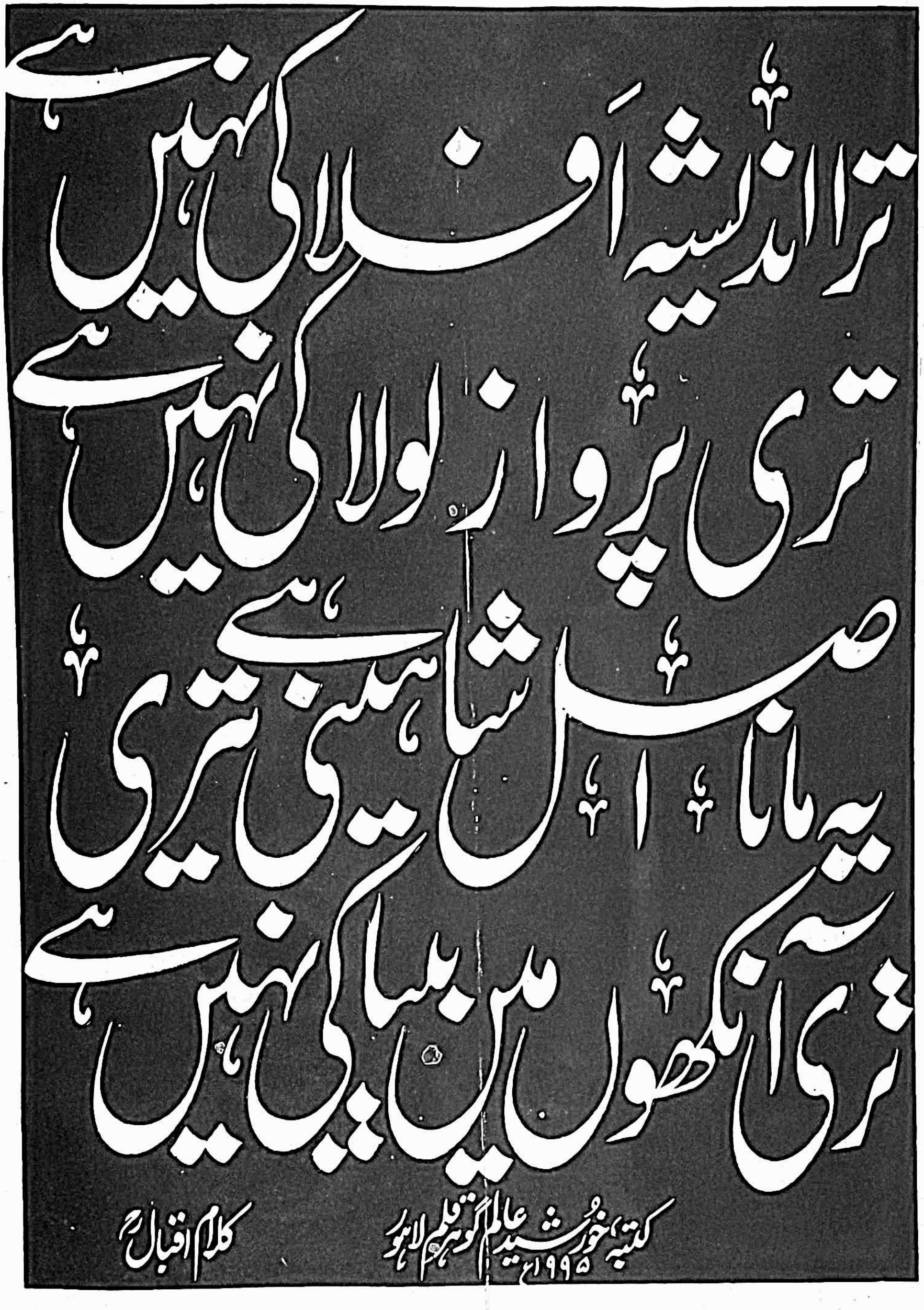
مولای صل وسلم دائماً ابداً

صلی اللہ علیہ وسلم

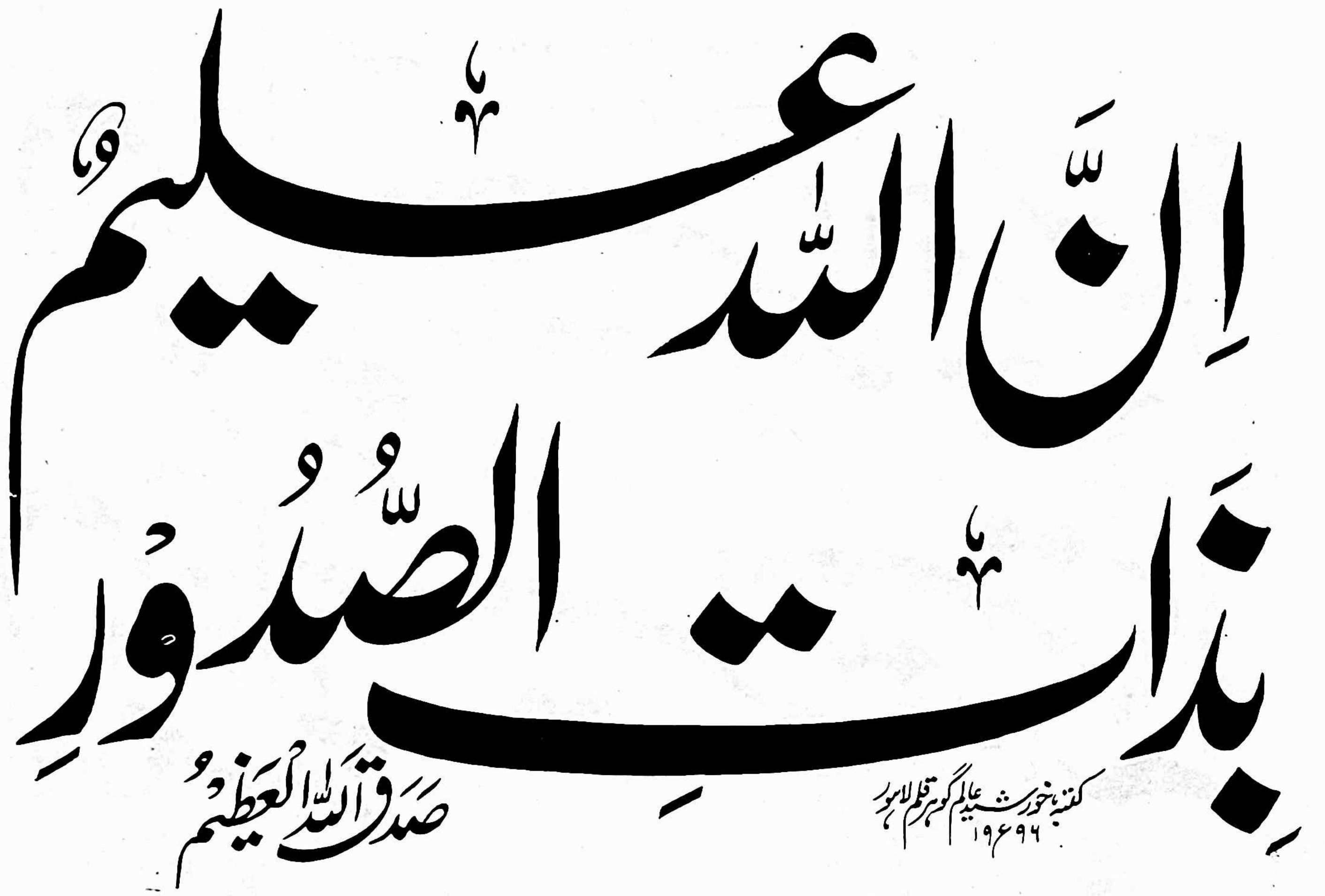
آسمانی ہست بالائے زمین

کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور

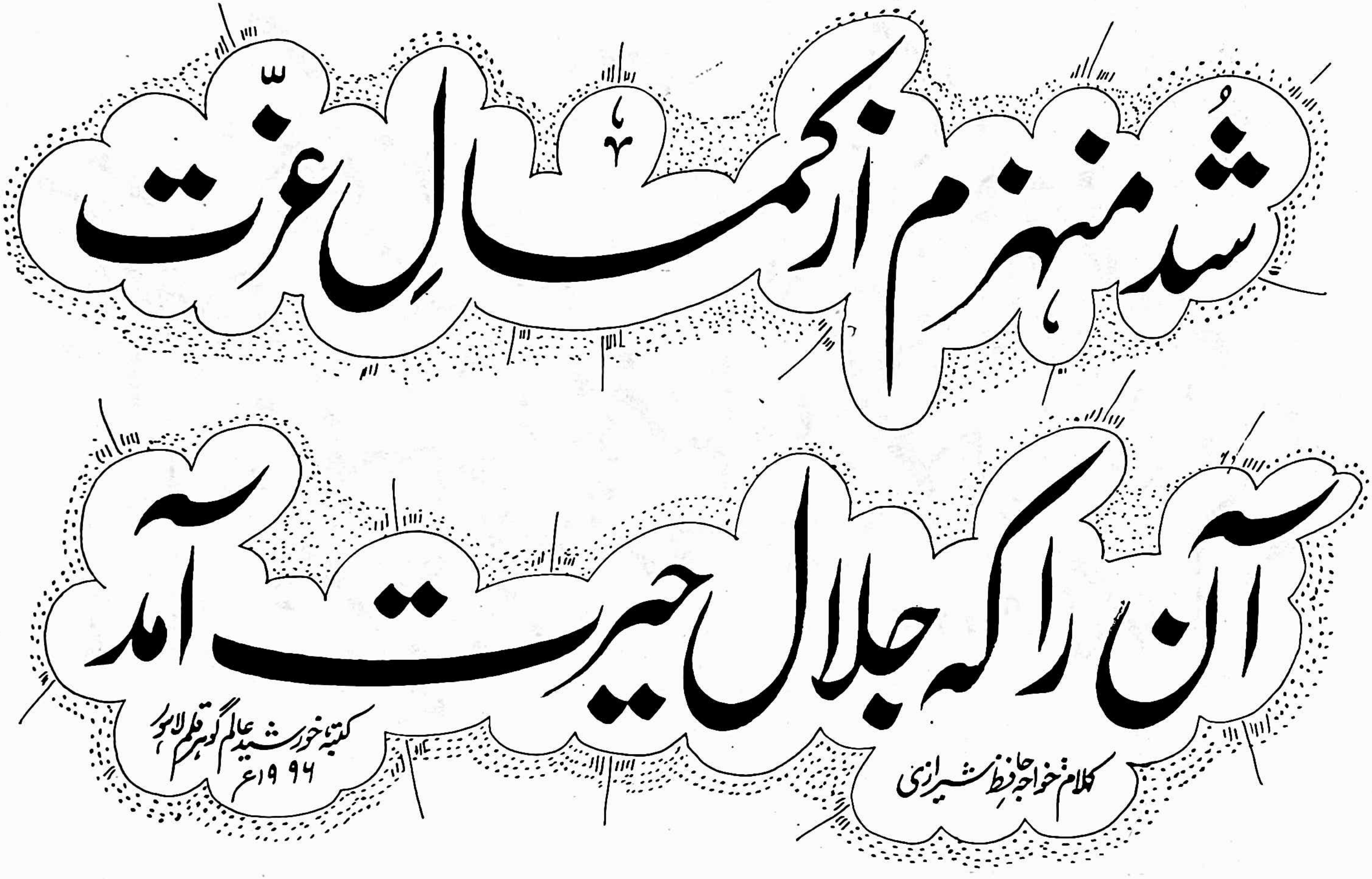
۱۸ جون ۱۹۹۷ء مطابق ۱۲ صفر ۱۴۱۸ھ


ترا اندیشہ افلاکی نہیں ہے
تری پرواز لولاکی نہیں ہے
یہ مانا اصل شاہینی ہے تیری
تری آنکھوں میں بیباکی نہیں ہے
کلام اقبالؒ
کتبہ خورشید عالم گوہر قلم لاہور ۱۹۹۵ء

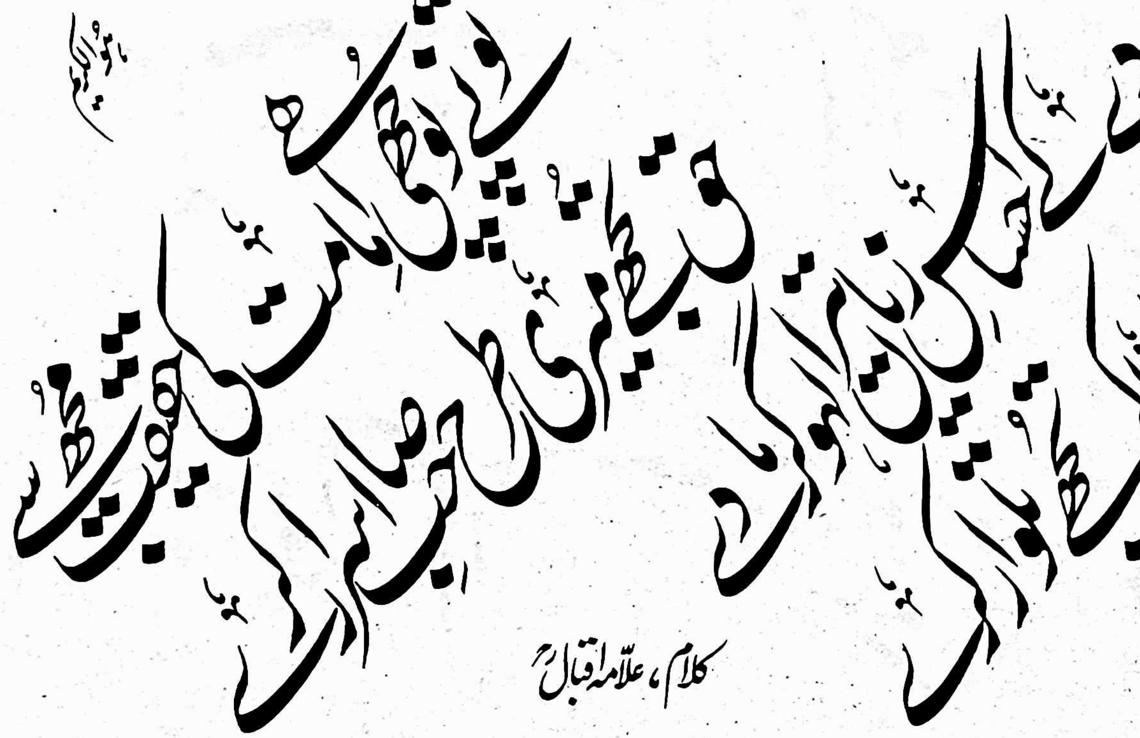




إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ
بِذَاتِ الصُّدُورِ
صدق اللّٰه العظيم
کتبہ خورشید عالم گوہر قلم لاہور
١٩٦٩٦


شد منہزم از کمالِ عزت
آن را کہ جلال حیرت آمد
کلام خواجہ حافظ شیرازی
کتبہ خورشید عالم گوہر قلم لاہور
۱۹۹۶ء

ہو الکریم



کلام، علامہ اقبالؒ

کتبہ خورشید عالم گوہر قلم غفرلہ
۱۴۱۶ھ ۱۹۹۶ء

نہ محتاجِ سلطاں نہ مرعوبِ سلطاں

محبت ہے آزادی و بے نیازی

کلامِ علامہ اقبالؒ

کتبہٗ خورشید گوہر قلم لاہور ۱۹۹۶

ہر شے مسافر ہر چیز راہی

کیا چاند تارے کیا مرغ و ماہی

کتبہٗ خورشید عالم گوہر قلم ۱۹۹۱ء لاہور

کلام: علامہ اقبالؒ

اللہ اکبر

عرب کے سوز میں سازِ عجم ہے
حرم کا راز توحیدِ امم ہے
تہی وحدت سے ہے اندیشۂ غرب
کہ تہذیبِ فرنگی بے حرم ہے

۱۹۹۵ء

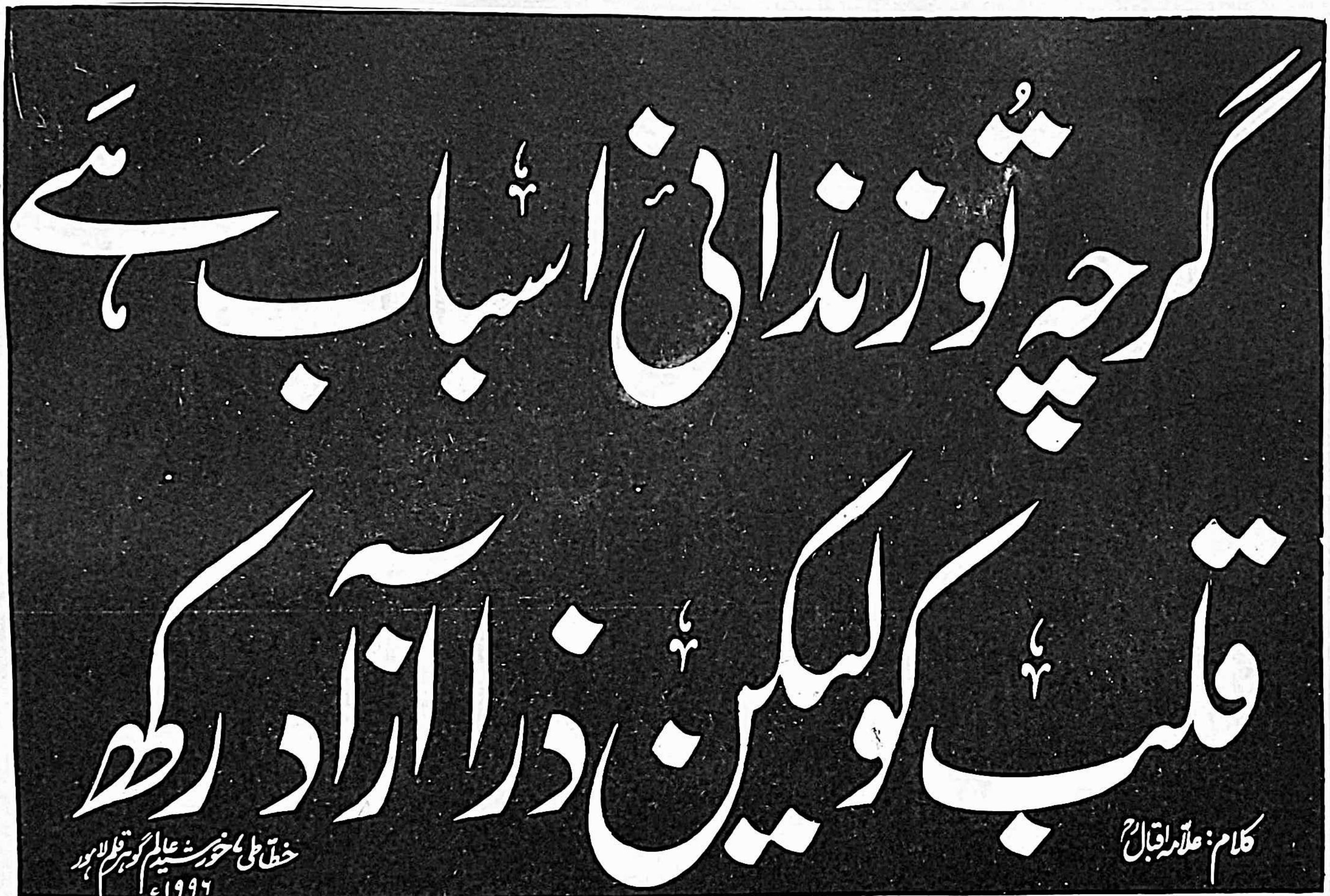
کلام اقبال
کتبۂ خورشید عالم گوہر قلم

اے صورتت ز گوهر معنی خزینه

ما را ز داغ عشق تو در دل دفینه

کلام شیخ سعدیؒ

کتبهٔ خورشید گوہر قلم لاہور ۱۹۹۷ء / ۱۴۱۸ھ



گرچہ تو زندانیٔ اسباب ہے
قلب کو لیکن ذرا آزاد رکھ
کلام: علامہ اقبالؒ
خطاطی: خورشید عالم گوہر قلم لاہور
۱۹۹۶ء

دیارِ عشق میں اپنا مقام پیدا کر

نیا زمانہ نئے صبح و شام پیدا کر

علامہ اقبالؒ

کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور ۱۹۹۵ء

اے ظہورِ تو شبابِ زندگی

جلوہ ات تعبیرِ خوابِ زندگی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کلام: علامہ اقبالؒ

بخط خورشید گوہر قلم

ھو الاکبر

تو ہما کا ہے شکاری ابھی ابتدا ہے تیری
نہیں مصلحت سے خالی یہ جہانِ مرغ و ماہی

کلامِ حضرت علامہ اقبال

تو عرب ہو یا عجم ہو ترا لا الٰہ الا
لغتِ غریب جب تک ترا دل نہ دے گواہی

کتبہ خورشید عالم گوہر قلم لاہور

کسی یکجائی سے اب عہدِ غلامی کر لو

ملتِ احمدِ مرسل کو مقامی کر لو

کتبہ: خورشید عالم گوہر قلم لاہور
۱۹۹۶ء

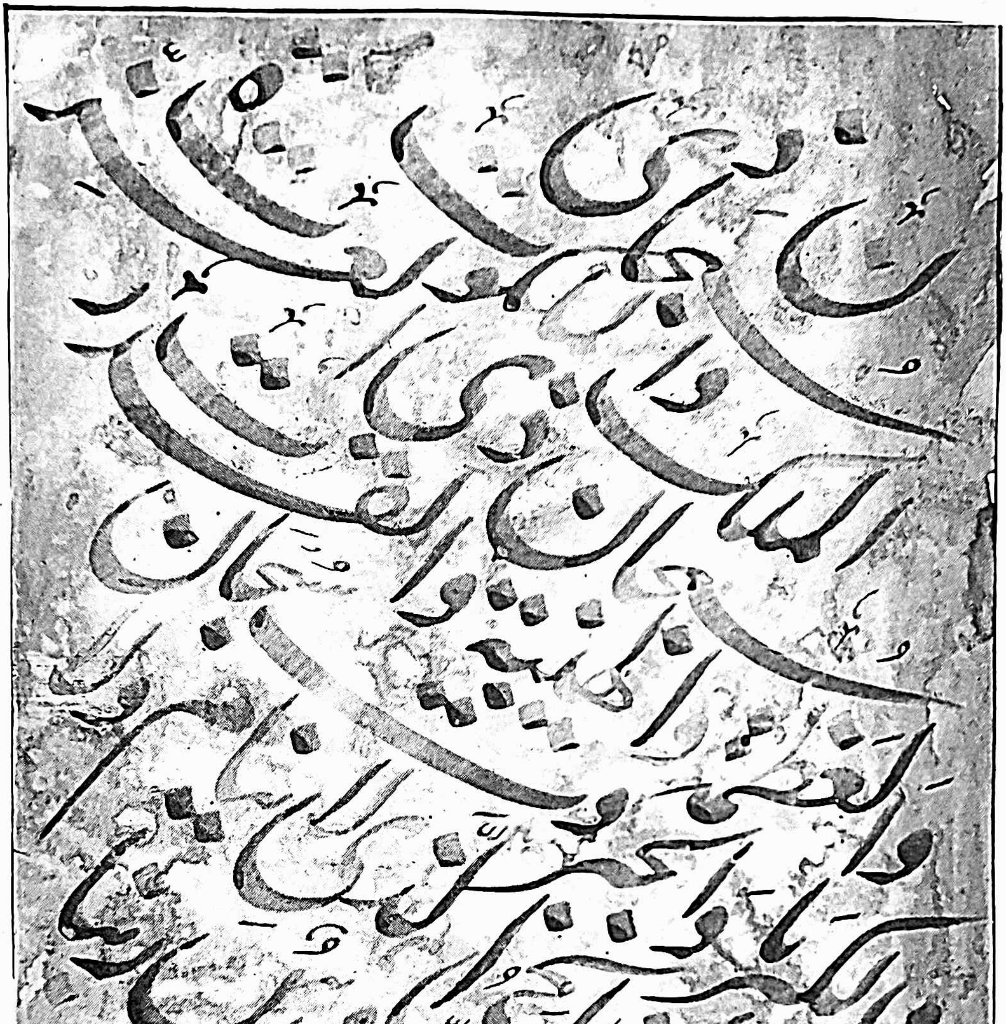
کلام: علامہ اقبالؒ

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن

نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

کلامِ اقبال ؒ

کتبہ ناخدا خورشید عالم گوہر قلم لاہور







بیتاب ہے اس جہاں کی ہر شے

کہتے ہیں جسے سکوں نہیں ہے

کلام اقبال

کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور

بر سینهٔ ریش دردمندان

لعلت نمکی تمام دارد

خواجہ حافظ

بخط خورشید عالم گوہر قلم لاہور

۱۹۹۶ء

دستِ من و سلسلهٔ زلفِ یار

پای من و حلقهٔ زنجیرِ عشق

بخط خورشید عالم گوهر قلم

کلام خواجوی کرمانی

هرگز نمیرد آنکه دلش زنده شد بعشق
ثبت است بر جریدهٔ عالم دوام ما

خواجہ حافظ رح

بخط خورشید گوہر قلم لاہور ۱۹۹۵ء

ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر

صلوا علیہ دائماً ابداً وسلموا تسلیما

نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید اینجا

کتبہٗ خورشید گوہر قلم لاہور ۱۹۹۵ء

بستان رخ تو روضهٔ خلد

یاقوت لب تو کوثر دل

خواجوی کرمانی

کتبه خورشید گوهرقلم

تاروں کی فضا ہے بیکرانہ

تو بھی یہ مقام آرزو کر

کتبہ خورشید عالم گوہر قلم ۱۹۹۶ء لاہور

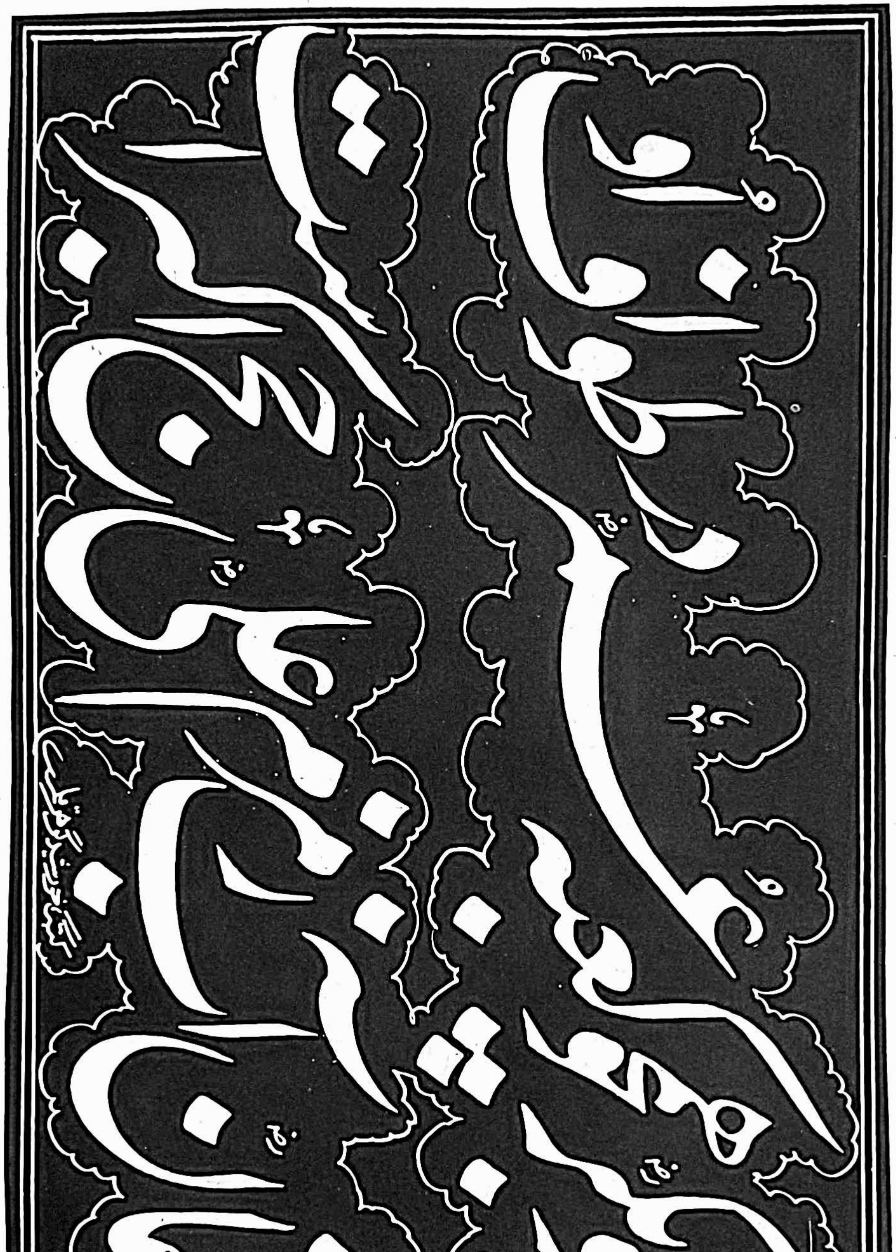
ھو الحی

ظلام بحر میں کھو کر سنبھل جا
تڑپ جا پیچ کھا کھا کر بدل جا

نہیں ساحل تری قسمت میں اے موج
ابھر کر جس طرف چاہے نکل جا

کلام: علامہ اقبال

کتبہ خورشید گوہر قلم
لاہور ۱۹۹۵ء



مومن کے جہاں کی حد نہیں ہے
مومن کا مقام ہر کہیں ہے

(اقبال)

کتبہ خورشید گوہر قلم
۱۹۹۵ء

جواب شکوہ

قوم آوارہ عناں تاب ہے پھر سوئے حجاز
لے اڑا بلبل بے پر کو مذاق پرواز

مضطرب باغ کے ہر غنچے میں ہے بوئے نیاز
تو ذرا چھیڑ تو دے تشنۂ مضراب ہے ساز

کلام حضرت علامہ اقبالؒ

کتبہ خورشید عالم گوہر قلم لاہور
۹۶ ۱۹۹۱ء

شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے

یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے

(علامہ اقبالؒ)

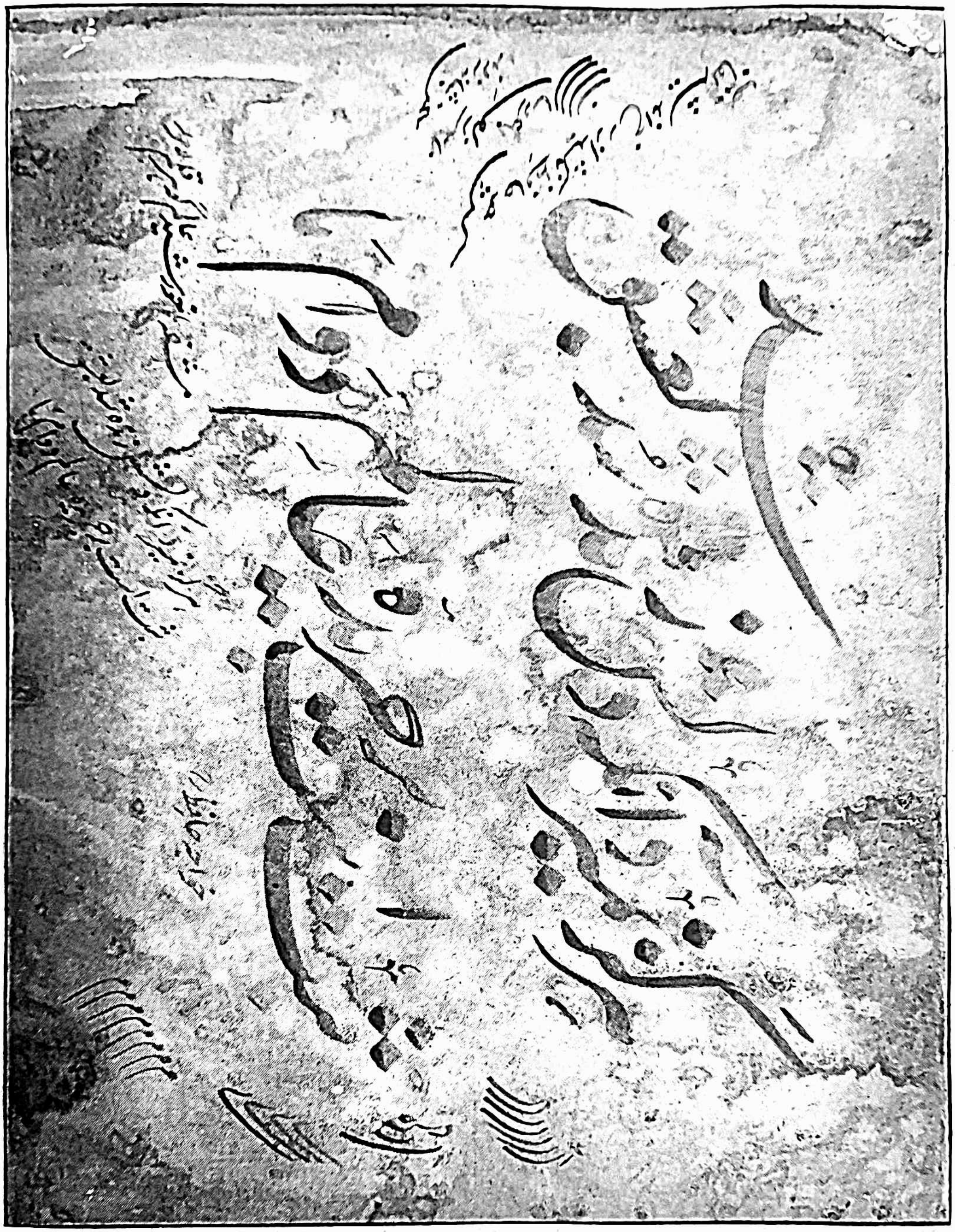
کتبہ خورشید گوہر قلم ۱۹۹۳ء لاہور

هو الرحمن

شد آن جانِ جهان دامن‌کشان چون زچمن بیرون
روان داد آن جانِ مرغانِ چمن گوئی ز تن بیرون

چو آئی سوی من چون گل پس از مردن ببوی تو
روان چون جان چنین آید تنِ من از کفن بیرون

کتبه گوهر قلم الخطاط



صلوا علیہ و آلہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی — دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

منِ بیدل بجمالِ تو عجب حیرانم — اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی

نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را — بہتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی

نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم — زانکہ نسبت بسگِ کوئے تو شد بے ادبی

چشمِ رحمت بکشا سوئے من انداز نظر — اے قریشی لقب و ہاشمی و مطلبی

ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات — رحم فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

عاصیانیم زما نیکیٔ اعمال مپرس — سوئے ما روئے شفاعت بکن از بے سببی

سیدی انت حبیبی و طبیبِ قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درماں طلبی

کلام حاجی جان محمد قدسی

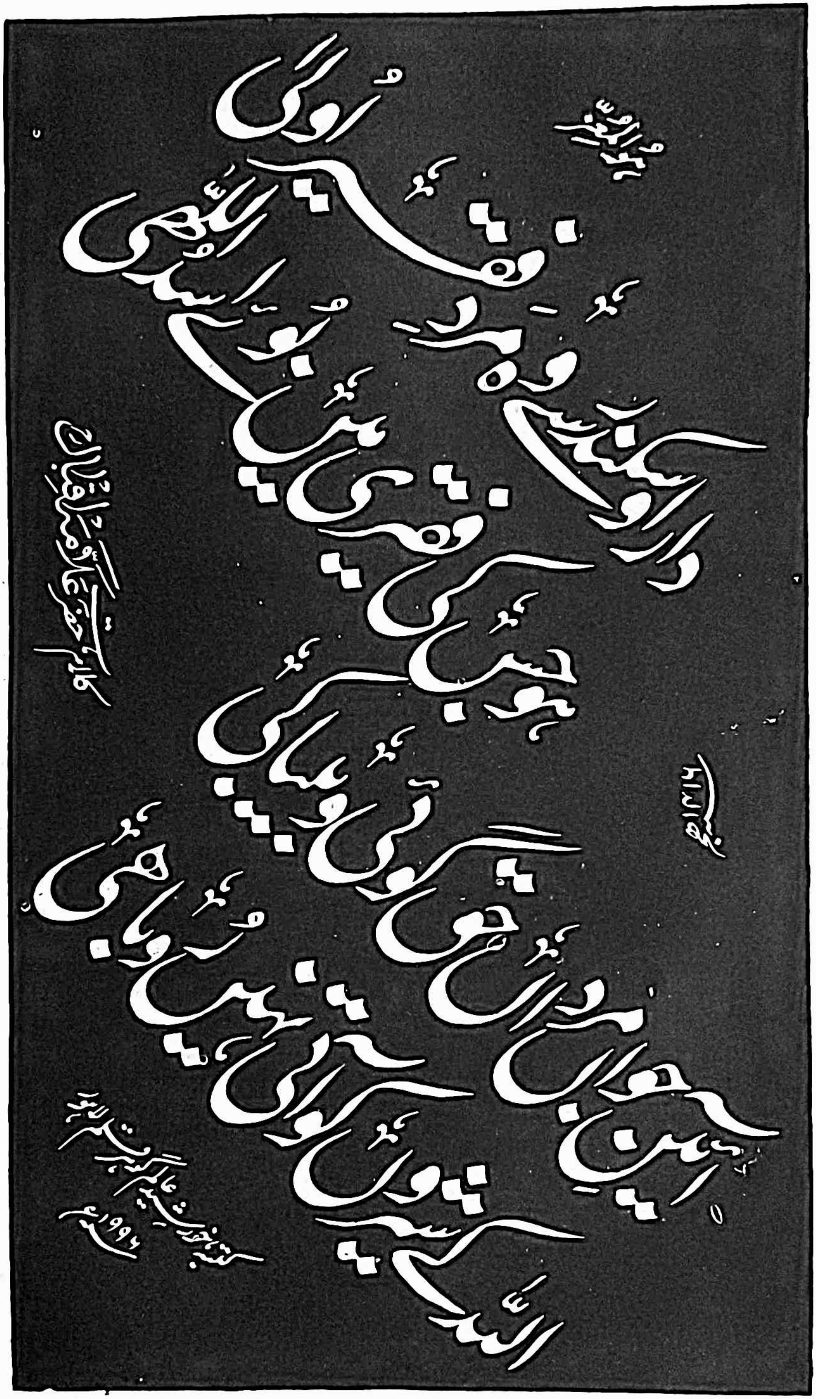
طالب زیارت
[illegible]
١٩٩٥

دارالشفا حوالیِ بطحا میں چاہیے
بطحا

نبضِ مریض پنجۂ عیسیٰ میں چاہیے
علیہ السلام

علامہ اقبالؒ

بخط گوہر قلم لاہور سنہ ۱۹۹۳ء



ہر گوہر نے صدف کو توڑ دیا

تو ہی آمادۂ ظہور نہیں

کتبہٗ خورشید عالم گوہر قلم لاہور
اپریل ۱۹۹۴ء

اگر قبول کرے دینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم انگریز

سیاہ روز مسلماں رہے گا پھر بھی غلام

علامہ اقبالؒ

کتبہٗ خورشید گوہر قلم لاہور
۱۹۹۲ء

دردِ محبّت درماں ندارد

راهِ مودّت پایاں ندارد

کلام خواجوئ کرمانی

بخط، خورشید گوہر قلم لاہور
۱۹۹۵ء

وہ بادۂ شبانہ کی سرمستیاں کہاں

اُٹھیے بس اب کہ لذّتِ خوابِ سحر گئی

مرزا غالب

کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور

حدیثِ شمع از پروانه رسید

نشانِ گنج از ویرانه پرسید

کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور ۱۹۹۵ء

کلام خواجوئ کرمانی

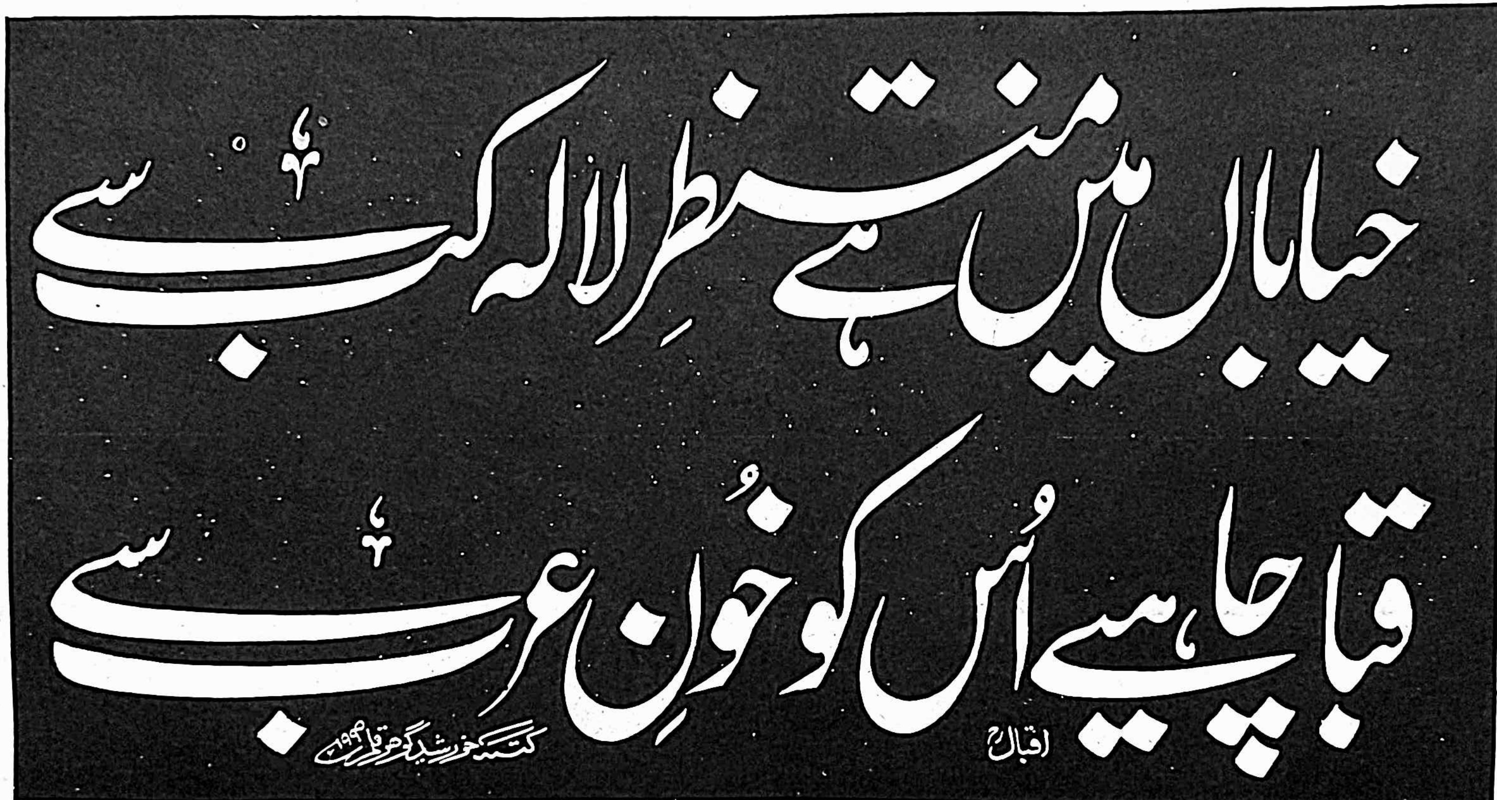
اللہ اکبر

یہ سحر جو کبھی فردا ہے کبھی ہے امروز
نہیں معلوم کہ ہوتی ہے کہاں سے پیدا
وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستانِ وجود
ہوتی ہے بندۂ مومن کی اذاں سے پیدا

کلام حضرت علامہ اقبالؒ

رجب المرجب سنہ ۱۴۱۶ھ

کتبہٗ خورشید گوہر قلم
لاہور


خیاباں میں ہے منتظرِ لالہ کب سے
قبا چاہیے اس کو خونِ عرب سے
اقبالؒ
کتبہ خورشید گوہر قلم ۱۹۹۰

دلِ مردِ مومن میں پھر زندہ کر دے
وہ بجلی کہ تھی نعرۂ "لاتذر" میں

اقبال

کتبہٗ خورشید عالم گوہر قلم

بسم الله الرحمن الرحیم

سبحان ذی الملک و الملکوت

سبحان ذی العزة و العظمة و الهیبة و القدرة و الکبریاء و الجبروت

سبحان الملک الحی الذی لا یموت

سبوح قدوس ربنا و رب الملائکة و الروح

اللهم اجرنا من النار

دلِ مردِ مومن میں پھر زندہ کر دے

وہ بجلی کہ تھی نعرۂ "لاتذر" میں

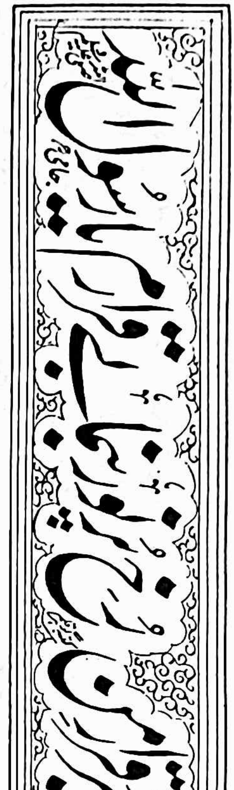
اقبال

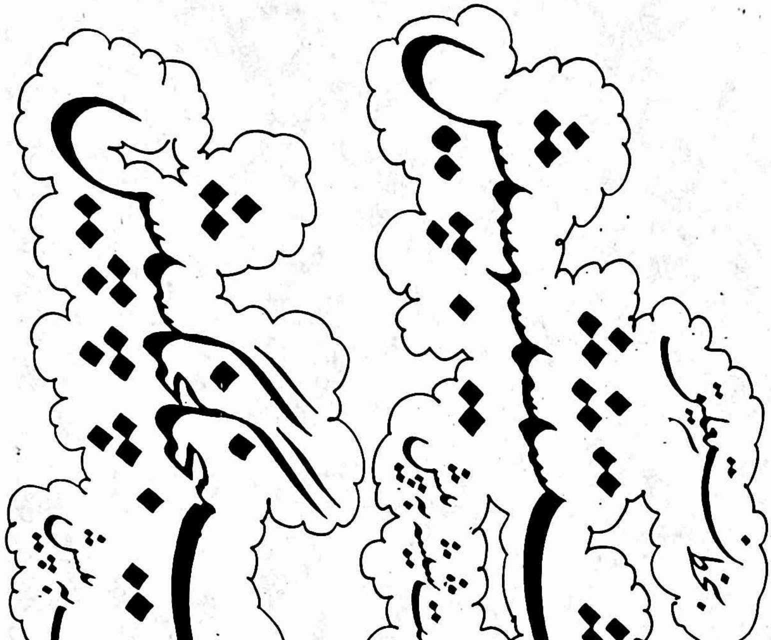
کتبہٗ خورشید عالم گوہر قلم

بسم الله الرحمن الرحيم

سبحان ذی الملک والملکوت
سبحان ذی العزة والعظمة والهیبة والقدرة والکبریاء والجبروت
سبحان الملک الحی الذی لا ینام ولا یموت
سبوح قدوس ربنا ورب الملائکة والروح
اللهم اجرنا من النار

۱۴۱۹
۱۹۹۸م





مکانی ہوں کہ آزادِ مکاں ہوں
جہاں میں ہوں کہ خود سارا جہاں ہوں
وہ اپنی لامکانی میں رہیں مست
مجھے اتنا بتا دیں میں کہاں ہوں

کلام اقبالؒ

کتبہ خورشید عالم گوہر قلم

تو ئی تسکین دل آرام جان صبر و قرار من رخ پرنور بنما بی‌قرارم یا رسول الله صلی الله علیه و سلم

جامی

بخط نستعلیق

شب مه است بت میکش ست شیشه به پیش

نشسته پیش مغنی بچنگ چنگ به پیش

مکانی ہوں کہ آزادِ مکاں ہوں
جہاں میں ہوں کہ خود سارا جہاں ہوں
وہ اپنی لامکانی میں رہیں مست
مجھے اتنا بتا دیں میں کہاں ہوں

کلامِ اقبالؒ

کتبہ خورشید عالم گوہر قلم

THULUTH .

الخط الثلث

فن الخط العربي

ا ب ت ح د ر س ص ط

ع ف ق ک ل م ن و ه

لا ی

کتبہ خورشید گوہر رقم لاہور

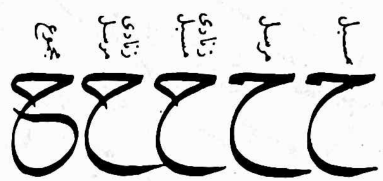
خط ثلث کے[3] قواعد و ضوابط



1- (الف) = یہ سات قط لمبا ہے۔ اوپر سے ایک قط آگے کو ہوتا ہے۔ اور اس کی نچلی نوک نیچے ایک قط اوپر کی نسبت پیچھے ہوتی ہے۔ اس کی اوپر کی نوک پر قدرے ترچھا ایک تاج سا بنا ہوتا ہے۔ جس کی لمبائی دو قط ہوتی ہے اور اس کی نچلی نوک الف سے نصف قط کے فاصلے پر ہوتی ہے۔ الف کی جملہ اقسام آگے درج کر دی گئی ہیں۔



2- (ب) = اس کی چھ قط لمبائی ہے۔ ب کا ابتدائی حصہ جو اوپر سے کرسی تک ہوتا ہے۔ دو قط کا ہوتا ہے۔ اور ب کا ابتدائی حصہ باقی ماندہ حصے سے ایک قط اوپر ہوتا ہے۔ ب کی جملہ اقسام آگے درج کر دی گئی ہیں دوسری ب جس کا ابتدائی حصہ اوپر سے گول نہیں ہوتا۔ قلم کی نوک سے اس کا ابتدائی حصہ نیچے کی طرف جھکا ہوتا ہے۔ اس کی طوالت بھی دو قط ہوتی ہے۔ اس کی ایک قسم موقوف ہے۔ جس سے پوری ب نہیں بنائی جاتی۔ ایک مرسل ہے۔ جو زیادہ طویل ہوتی ہے۔



3- مرسل (ج) = کا اوپر کا سرا پانچ قط ہوتا ہے۔ جب اس کا نصف دائرہ بنایا جاتا ہے۔ تو قلم کو سرے کے آخری حصے سے دو قط آگے لا کر اس زاویے سے نیچے کی طرف گھمایا جاتا ہے۔ کہ سرے کا اگلا حصہ اور دائرہ کی گولائی ایک سیدھ میں آ جاتے ہیں۔ جب ہم اس کو برابر سامنے تک 6 قط نیچے لاتے ہیں۔ اور ابھی ایک قط فاصلہ باقی ہوتا ہے۔ تو آخری لائن کی طرف قلم پیچھے گھما دیا جاتا ہے۔ یوں ایک قط کی گولائی رکھتے ہوئے۔ جب نصف دائرہ نیچے ہی نیچے اوپر کے سرے کے برابر آتا ہے۔ تو قلم کو لائن سے قدرے اوپر اٹھایا جاتا ہے اور دو قط کا اضافی فاصلہ قائم کر دیا جاتا ہے۔ ج کے اوپر کے سرے کے نیچے ایک تاج بھی بنتا ہے۔ جس کی طوالت ڈیڑھ قط ہوتی ہے اور اصل سرے کے نیچے اس کا اضافی قط نصف کے قریب ہوتا ہے۔

الف۔ مسبل "ج" نصف دائرہ سرے کے نیچے بالکل برابر ہوتا ہے۔ ب۔ زنادی مسبل جس کا سرا "مجموع" کی طرح ہوتا ہے بالکل سرے کے نیچے اس کا نصف دائرہ مکمل ہو جاتا ہے۔

ج۔ زنادی مرسل = جس کا سر مجموع کی طرح ہوتا ہے۔ مگر سر کے نیچے اس کا نصف دائرہ دو قط طویل ہوتا ہی۔

4- مجموع = یہ ایسا "جیم" ہے۔ جس کا سرا اوپر سے بند ہوتا ہے۔ علماء خطاطی کے نزدیک اس کا اوپر کا سرا بنا کر پورا دائرہ بنانے کے لئے سر کے آخر سے صرف ایک قط کا فاصلہ طے کر دائرہ بنایا جاتا ہے۔ جس میں بیک وقت قلم کی آگے کی طرف سختی بھی رکھی جاتی ہے اور لچک بھی پیدا کی جاتی ہے قلم جب ساڑھے تین قط کا فاصلہ طے کر لیتا ہے۔ تو پھر گولائی کا آغاز کر دیا جاتا ہے اور یوں جب گولائی کے بالکل مقابل دوسری طرف قلم آتا ہے تو قلم کو قدرے ترچھا گھما کر گولائی کا ہلکا مدور سا انداز رکھتے ہوئے نزاکت کے ساتھ قلم کو دائرے سے نلا دیا جاتا ہے اور قدرے نوک نصف قط کے برابر باہر نکال دی جاتی ہے۔ اس کے بعد اوپر کے سرے کے آگے قلم سے ایک شوشے کے ذریعے سرے اور دائرے کو آپس میں اس طرح ملایا جاتا ہے کہ شوشہ دونوں طرف سے باریک اور درمیان سے بھرپور قط رکھتا ہے اوپر سے قلم رکھ کر اس کو نیچے کی طرف لایا جاتا ہے۔ اس سرے کے وسط میں ایک تکون بن جاتی ہے۔



5- <د> اس کا اوپر کا شوشہ لمبائی کے اعتبار سے تین قط ہوتا ہے۔ اوپر سے قلم رکھ کر اس کو نیچے کی طرف لایا جاتا ہے۔ اور کرسی سے اوپر قلم کی خوبصورت نوک سے گھومنے والا نقطہ سا بن جاتا ہے اس نقطے سے اب نیچے کی طرف دو قط بلند اور چار قط طویل کرسی بنائی جاتی ہے۔ اوپر سرے سے نچلی کرسی ایک قط زیادہ ہوتی ہے اور نچلی کرسی کا اگلا حصہ قلم کی نوک سے بنایا جاتا ہے اور زیادہ بڑا نہیں کیا جاتا۔

"مجموع" کا سرا زیادہ آگے کو پچکا ہوا اور جھکا ہوا ہے۔

مختلس = ایسا دال جس کی آگے کی طرف پوری گولائی نہیں کی جاتی۔

مرکب مجموع = ایسا دال جو پیوند لگنے کے بعد اپنی روایتی مفرد صورت تبدیل کرتا ہے ایسی صورت میں قلم کو سیدھا چار قط تک اوپر لایا جاتا ہے اور اوپر کے ترچھی مگر ہلکی ایک قط کی سی گولائی دے کر پھر قلم کو واپس اس طرح پلٹاتے ہیں کہ قلم کا پلٹنا نظر آتا ہے پھر دستور دو قط بلند اور چار قط لمبی کرسی بنا دی جاتی ہے۔ جو پیوند "مجموع" یعنی بند ج" کے ساتھ لگایا جاتا ہے۔ وہ ملوز کہلاتا ہے۔ اس مرکب صورت میں بھی مختلس اور مخطوف صورتیں قائم کی جا سکتی ہیں۔ مختلس میں حسب سابق نصف گولائی دی جاتی ہے۔ اور مخطوف میں ہلکا سا گولائی کا اشارہ کر دیا جاتا ہے۔



6- <رغمہ !> آخری دو سطروں میں لکھا جاتا ہے۔ یعنی قلم کو لائن کے اوپر نوک دے کر اٹھایا جاتا ہے۔ اور پھر لائن سے آخری سطر تک اس طرح لکھا جاتا ہے۔ کہ اوپر کی گولائی کی نوک سے نیچے کی کرسی کا فاصلہ دو قط رہتا ہے۔ اس کی قسم مجموعہ کا پہلا شوشہ قدرے ترچھا آگے کو جھکا ہوا اور دو قط ہوتا ہے۔ جب کہ کرسی چار قط ہوتی ہے اور کرسی

کا اگلا حصہ بھی دو قط تک رہتا ہے۔ جب کہ مقورہ مجموعہ کا فرق یہ ہے۔ کہ اس کا اوپر شوشہ قدرے زیادہ ترچھا رہتا ہے۔ "ر" مرسلہ کا اوپر کا شوشہ دو قط ہوتا ہے اور اس شوشہ کی نوک سی کرسی نیچے اس طرح کھینچی جاتی ہے کہ یہ اونچائی بھی دو قط رہتی ہے۔



7- س مجموعہ کا ابتدائی شوشہ ایک قط ہوتا ہے۔ اس کو زیادہ گہرا نہیں بنانا چاہئے اور اس کا دوسرا شوشہ اکثر روایات کے مطابق ڈیڑھ قط ہوتا ہے۔ یہ دونوں شوشے ایک متوازی مستطیل میں ہوتے ہیں۔ دوسرے شوشہ کے آخر میں اٹھا کر دو قط نیچے قلم لایا جاتا ہے اور پھر اسے نیچے کی طرف تقریباً دو قط گہرا اور پانچ قط طویل نصف دائرے کی صورت میں کھینچا جاتا ہے یہی نصف دائرہ "ق" "ل" اور "ن" "ص" میں استعمال ہوتا ہے کشش والی یا قوسیہ سین کی کشش گیارہ قط، 9 قط اور حسب ضرورت کھینچی جا سکتی ہے۔ لیکن تختی کے اندر اس کا فاصلہ گیارہ قط تک رہے۔ اس کشش کا ابتدائی سر دائرے کے شروع سے تقریباً دو قط اوپر ہوتا ہے۔ "س" مرسلہ کو زیادہ لمبا مگر قدرے سیدھا کھینچا جاتا ہے نصف دائرہ نہیں بنایا جاتا اور مقدرہ مرسلہ سین کی نیچے کی کرسی مرسلہ کی نسبت قدرے کم ہوتی ہے۔



8- "ص" مجموعہ، اس کا سرا نیچے سے قلم کو باریک رکھ کر بتدریج اوپر کی طرف گھمایا جاتا ہے یعنی اس کا سرا بائیں طرف سے قلم کو تین قط طول اور تقریباً دو قط بلندی تک دائیں طرف اٹھایا جاتا ہے اور پھر دو قط کا قدرے دائیں طرف ترچھا ایک اور حصہ بنایا جاتا ہے اس دو قط کے ترچھے سے قلم کو قدرے گھماتے ہوئے واپس بائیں طرف لا کر سر کے اس حصے سے ملا دیا جاتا ہے۔ جو پہلے سے موجود ہوتا ہے۔ ملانے کے بعد قلم کو بائیں طرف بھرپور مگر ترچھے انداز سے قط بھر اوپر اٹھا کر نصف دائرے کے لئے قلم کو نیچے لایا جاتا ہے اور حسب معمول پانچ قط طویل اور دائیں طرف سے دو قط اوپر اٹھا ہوا نصف دائرہ بنا دیا جاتا ہے۔

مقورہ مجموعہ! بظاہر یہ مجموعہ کی طرح ہوتا ہے۔ مگر مقورہ کا فرق مجموعہ سی یہ ہوتا ہے کہ مقورہ "ص" زیادہ گولائی دار اور مجموعہ سے نصف قط اوپر کی طرف اس کا اور نصف دائرہ بھی نصف قط زیادہ گولائی دار ہوتا ہے۔

مرسلہ = اس کا نصف دائرہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کی نیچے کی کشش گولائی دار لمبی ہوتی ہے۔ "مقورہ مقصورہ مرسلہ" = اس کے نیچے کی کشش زیادہ طویل نہیں ہوتی۔ اور مقورہ کی طرح اس کا سرا زیادہ گولائی دار ہوتا ہے۔



9- "ط" "الف" بنایا جاتا ہے۔ اس "الف" کے لئے قطوں کا کوئی خاص پیمانہ نہیں۔ حسب ضرورت بنایا جاتا ہے۔ اس کے بعد "ص" کے سرے کی طرح اس کا سرا بنایا جاتا ہے لیکن "ط" اور "ص" کے سروں کے درمیان فرق یہ ہی کہ "ص" کا سرا اوپر کو اٹھا ہوا اور زیادہ گولائی دار ہوتا ہے۔ یعنی سرے کے درمیان دو قط کا فاصلہ ہوتا ہے۔ مگر "ط" کا سرا قدرے ترچھا پچکا ہوا ہوتا ہے۔ اور اس کا درمیانی فاصلہ ڈیڑھ قط ہوتا ہے۔

مصر کے بعض خطاطوں نے ثلث جلی میں ایک قط کا بھی استعمال کیا ہے۔

بعض ترکوں نے اس کا فاصلہ سوا قط بھی رکھا ہے۔

ابن البواب نے بعض جگہ دو قط کا فاصلہ رکھا مگر حرف کو ترچھی صورت میں لکھا۔

صاعدہ = یہ پیوند وہ ہوتا ہے جس میں "ط" کے آگے الف لگا کر طا بنایا جاتا ہے۔ اس کی صورت میں تبدیلی نہیں ہوتی۔

اخیرہ = یہ "ط" لفظ کے آخر میں ہوتا ہے۔ اس صورت میں ط کے الف یا آخری نوک میں تخفیف یا بڑھانے کا اختیار ہے۔

وسطی = یعنی جب یہ "ط" کسی لفظ کے درمیان میں آتا ہے۔ اس کو عام استعمال کی بجائے قدرے بلند کیا جاتا ہے۔

مبتدیہ نزول فیہا = یعنی "طر" میں ابتدائی پیوند کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اور "طو" کا پیوند بھی یہی ہوتا ہے۔ اور اس کا نچلا حصہ زیادہ گولائی دار اور نیچے کی طرف ترچھا ہوتا ہے۔

بین قائمین = یعنی ایسا "ط" جس کے آگے اور پیچھے دونوں طرف الف کی طرح پیوند ہوتا ہے اور یہ وسط میں ہوتا ہے۔

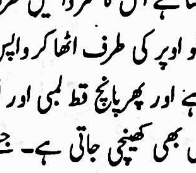


10- ع صادیہ مسبلہ = اس کا اوپر کا پیوند بائیں سی دائیں طرف تین قط کی ایک قوس بنائی جاتی ہے۔ یعنی پہلے دن کے چاند کی صورت ہوتی ہے اس قوس کے دائیں کونے سے قلم کی نوک اس طرح واپس لائی جاتی ہے کہ اس چاند کے دونوں کنارے نوک دار ہوتے ہیں مگر درمیان میں موٹائی نصف قط ہو جاتی ہے۔ اب بائیں طرف والی نوک سے تقریباً گولائی دار حصہ بنایا جاتا ہے۔ جو آنکھ کی صورت کی صورت بناتا ہے۔ یہ حصہ تو تین قط ہوتا ہے۔ مگر جہاں یہ ختم ہوتا ہے وہاں سے اوپر چاند کا فاصلہ دو قط رہتا ہے۔ اب اوپر کے چاند کے دائیں طرف متوازی نیچے قدرے ترچھا قلم رکھنے کے فوراً بعد قلم کو بھرپور لگا کر نیچے کی طرف نصف دائرہ مکمل کیا جاتا ہے۔

مبلہ = اس کا نصف دائرہ نیچے کی طرف سر سے صرف ایک قط آگے ہوتا ہے۔
مرسلہ = اس کا نصف دائرہ نیچے کی طرف سر سے دو قط آگے ہوتا ہے۔
مجموعہ = اس کا دائرہ پورا ہوتا ہے۔
الفیہ = یعنی ابتدا میں ع کا پیوند لگایا جاتا ہے۔
بعدھا ماھوفی حکم المسصب = یعنی اس <ع> کے آگے دال لگائی جاتی ہے۔
فم الدسد = ایسا سر جس کے آگے نوک نہیں ہوتی۔ بلکہ آگے کی طرف پوری قلم لگا کر اوپر کی طرف سے گولائی کی جاتی ہے۔ اور کسی اور مرکب کے ساتھ اسے ملایا جاتا ہے ہاتھی کی سونڈ سے اس عین کو تشبیہ دی جا سکتی ہے۔
فم الشعبان = یعنی دونوں طرف الف کے پیوند ہوتے ہیں اور درمیان میں اسے دوسرے عین سے ملایا جاتا ہے۔
فم الثعلب = یعنی ایک طرف مرکب لفظ والا الف ہو تو آگے دوسرے دوسری طرف ہاتھی کی سونڈ سے مشابہ <ع> لگا کر اس کے آگے نیچے کی طرف خم کھایا ہوا نصف دائرے والا لگایا جاتا ہے۔
محیرہ = یعنی چاند کی طرح نوک رکھنے والی ع کے آگے "ب" "ق" "ف" پیوند لگا دیا جاتا ہے۔
مقعود = یہ ایسا "ع" جس کے دونوں کنارے ملے ہوتے ہیں۔ اور اس کے اوپر تین قط کا ایک اتصالی شوشہ لگا دیا جاتا ہے۔



11- "ف" مجموعہ = اس کا سرا گول ملفوف ہوتا ہے اور اس کی صورت کا بنیادی ڈھانچہ مثلث ہے۔ جس کے اوپر اور دائیں فاصلوں میں تناسب دو قط اور ڈھائی قط ہے۔ اس کے اوپر اور نیچے قلم اگرچہ پورا لگتا ہے مگر گولائی دار ہوتا ہے۔ جب کہ دائیں اور بائیں قلم باریک رہتا ہے اس کا سر دائیں طرف سے بنانا شروع کیا جاتا ہے۔ پہلے نچلا حصہ بنتا ہے۔ اس کے بعد بائیں طرف سے قلم کو اوپر کی طرف اٹھا کر واپس الٹا کر کے دائیں طرف نقطہ آغاز کے ساتھ ملا کر نیچے کی طرف باریک نوک بنائی جاتی ہے اور پھر پانچ قط لمبی اور ایک قط گہری کشش بنائی جاتی ہے۔ اس میں گولائی دار کشش کے ساتھ ساتھ لمبی کشش بھی کھینچی جاتی ہے۔ جسے مرسلہ کہتے ہیں۔ قدرے مختصر کشش والی <ف> کو موقوفہ کہتے ہیں۔



12- "ق" کا سرا بھی "ف" کی طرح ہوتا ہے۔ مگر اس کے نیچے "س" کی طرح کا نصف دائرہ ہوتا ہے۔ اس کی ساتھ ساتھ ایک ایسا "ق" کا سرا بھی ہوتا ہے۔ جس کا نقطہ آغاز دائرے سے متصل میرے سے ہٹ کر ہوتا ہے۔ جسے مشعرہ مفتوحہ بھی کہتے ہیں۔ جب کہ مفرد لفظ کو مجموعہ مفردہ کہا جاتا ہے۔



13- <ک> کا آغاز دائیں طرف سی گھوم کر نیچے کی طرف چار قط کے فاصلہ تک بتدریج باریک ہو کر آتا ہے اور پھر اس کا سفر دائیں طرف سات قط تک جاتا ہے اور اس کے بعد دو قط کا ایک گھومتا ہوا حصہ بنایا جاتا ہے اور اس کے بعد قلم واپس دائیں سے بائیں اس طرح کھینچا جاتا ہے کہ دائیں طرف سے بائیں طرف کشش ایک قط نیچے ہو کر جاتی ہے اور سرے کے بالمقابل کشش دو قط تک زیادہ طویل ہو جاتی ہے۔ <ک> اوپر اور نیچے دونوں کششوں کے درمیانی فاصلہ "ڈیڑھ" قط بھی ہوتا ہی اور دو قط بھی ہوتا ہے۔ جب کہ بعض مقامات پر اشد ضرورت کے تحت اس فاصلہ کو ایک قط تک بھی رکھا جا سکتا ہی۔ (بمطابق مصور الخط' الخط الثلث' تاریخ الثلث' بدائع الخط العربی)۔

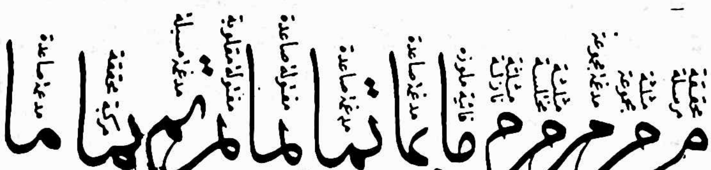
14- "ک" مفردہ مجموعہ' اس کا ابتدائی "الف" چھ قط ہوتا ہے۔ اس کے بعد قلم ایک قط کی گولائی رکھتے ہوئے دائیں طرف سے ایک قط اوپر سے بائیں طرف پانچ قط تک لایا جاتا ہے اور اس کشش کے اختتام پر قلم کی نوک سی ہلکی گولائی بنائی جاتی ہے جو دو قط تک ہوتی ہے۔

الف۔ اس میں مرسلہ کی قسم کے نیچے سیدھی گولائی رکھتی ہوئی کشش ہوتی ہے جو 9 سے گیارہ قط طویل ہوتی ہے۔

ب۔ موقوفہ۔ میں کشش مرسلہ کی نسبت آدھی ہوتی ہے۔



تشریح آگے !



15- "م" مثلث مجموعہ = اس کا اوپر کا حصہ پہلے دو قط بنایا جاتا ہے۔ جو آگے یعنی بائیں سی دائیں کو دو قط طویل اس طرح کھینچا جاتا ہے۔ کہ آگے کی نسبت اس کا پچھلا یعنی داہنی طرف والا حصہ ایک قط نیچے ہوتا ہے۔ جہاں پر اس قط کا اختتام ہوتا ہے۔ وہاں سے گولائی رکھے ہوئے اوپر کے سرے کے برابر قلم روک کر آگے چار قط طویل نیچے کی طرف گولائی نما کشش کھینچی جاتی ہے۔ جن کی گولائی کے دونوں کنارے درمیانی کنارے سے نصف قط اوپر رہتے ہیں۔ اس کشش کے اختتام پر صرف ڈیڑھ قط فاصلہ رکھ کر دو قط تک باریک نوک سے اٹھا دیا جاتا ہے۔

ب۔ "م" محققہ مرسلہ! اس کے سر کا آغاز بھی قلم کی نوک سے بائیں طرف سے کیا جاتا ہے اور پھر مثلث انداز میں اس کو دو قط تک اوپر اٹھا کر حسب سابق دو قط پیچھے کی طرف کیا جاتا ہے اور اس کا پچھلا حصہ یعنی داہنی طرف آگے

کی حصے سے ایک قط نیچے رہتا ہے۔ جہاں پر یہ سرا نوک بناتا ہے وہاں سے اوپری حصے کے بالمقابل نچلا حصہ اس طرح بنایا جاتا ہے کہ داہنی طرف سے بائیں طرف کا فاصلہ ایک قط اوپر ہو جاتا ہے اور پھر بائیں طرف والی نوک سے نیم بھرپور اور ایک ترچھی نیچے کی طرف کشش کھینچی جاتی ہے۔ جو چار قط طویل ہو ایک اصول جو چھ قط طویل ہو دوسرا اصول)

ج۔ مجموعہ = اس کا سرا آپس میں فاصلہ رکھے بغیر ایک مدغم صورت میں بنتا ہے۔ یعنی بائیں سے دائیں کو دو قط طویل آگے یعنی بائیں طرف نیچے کی طرف گولائی کر کے نیچے سیدھی کشش کھینچ لی جاتی ہے۔

پیوندوں کے مزید نام =

1- "م" فائیہ ملوزہ" یہ ایک، طرف سے قلم کی نوک کے ذریعہ بنایا جاتا ہے اور قلم کو تقریباً ڈھائی قط تک اوپر لے جا کر دو قط پیچھے یعنی بائیں طرف لے جا کر واپس یعنی دائیں سے بائیں کو گھما لیا جاتا ہے۔

2- مدغمہ صاعدہ ! یعنی ایسی م مجموعہ مدغمہ جو دو حروف کے درمیان مرکب میں ہوتی ہے۔

3- مدغمہ صاعدہ = یہ م جائیں طرف سی دو قط نیچے لیکن قدرے دائیں طرف جھکی ہوئی بنائی جاتی ہے اور پھر دو قط نیچے سے ہی نوک رکھ کر قلم کو واپس اوپر کی طرف اٹھایا جاتا ہی اور اوپر ایک ابھار سا نوک نما بن جاتا ہے اور وہاں سے آگے کے حروف ساتھ ملا کر لکھے جاتے ہیں۔ عموماً" یہ لفظ کے درمیان میں تحریر کیا جاتا ہے خوبصورتی کے لئے آغاز میں بھی لکھا جا سکتا ہے۔

4- مقتولہ صاعدہ! داہنی طرف سے لفظ! شروع کیا جاتا ہے۔ یہ "م" بھی لفظ کے درمیان میں جاتی ہے اس کا نیملہ حصہ بائیں سے دائیں کو پہلے بنایا جاتا ہے اور جہاں دو قط کے فاصلے پر اس کی نوک بنتی ہے۔ وہاں سے قلم کو اوپر اٹھا کر واپس یعنی دائیں سے بائیں اوپر کی طرف گولائی کو مکمل کر دیا جاتا ہے۔

5- مدغمہ مسبلہ = یہ م کسی بھی مرکب لفظ کے آخر میں تحریر کیا جاتا ہے اس کی صورت مدغمہ صاعدہ سے ملتی ہے۔ اگرچہ مدغمہ صاعدہ میں سفیدی نظر آتی ہے لیکن مدغمہ سبلہ میں یہ سفیدی نظر نہیں آتی اور اس کی کشش نیچے کی طرف سیدھی کھینچ لی جاتی ہے۔ یعنی اوپر سے نیچے کی طرف یہ اس طرح آتی ہے کہ نیچے بائیں طرف سی دائیں طرف کو ایک قط کے فاصلہ ہو جاتا ہے۔

6- مرکبہ محققہ ! یہ بھی مرکب لفظ میں وسط میں تحریر کیا جاتا ہے اس کی بنیاد تو مدغمہ صاعدہ ہے۔ مگر یہ قدرے ترچھا ہوتا ہے۔



16- "ن" مجموعہ کا پورا شوشہ تین قط اور اوپر بائیں طرف کو جھکا ہوتا اور نیچے دائیں طرف ولاتے ہیں۔ یوں دائیں طرف اور بائیں کے درمیان ایک قط کا فاصلہ رہ جاتا ہے شوشے کے آخر میں نصف دائرہ لگا دیا جاتا ہے۔

مدغمہ = یہ "ر" مدغمہ کی طرز کا "ن" ہے مگر اس کی لمبائی زیادہ ہوتی ہے۔ یعنی چھ قط طویل ہوتا ہے اور گولائی بھی دو قط سے ڈھائی قط تک ہوتی ہے۔

محتلسہ ! ایسا "ن" جو محتلسہ خصوصیات کا حامل حروف کی طرح پوری کشش اور گولائی نہیں رکھتا۔

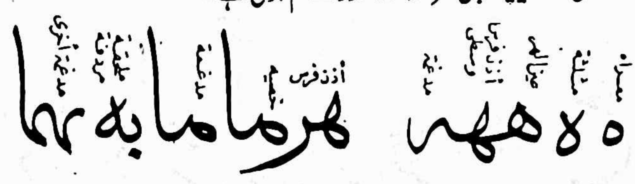
مقورہ مجموعہ ! یہ زیادہ گولائی دار "ن" ہوتا ہے جو مجموعہ سے قدرے زیادہ گول ہوتا ہے۔ یعنی اس کی نچلی کرسی مجموعی کی طرح ٹھہراؤ میں نہیں ہوتا حسب ضرورت استعمال کیا جاتا ہے۔



17- واؤ مجموعہ ! اس کا اوپری سرا "ف" کی طرح ہوتا ہے۔ جس کے نیچے مقورہ مجموعہ "ر" لگایا جاتا ہے۔ یعنی نچلی گولائی چار قط طویل ہوتی ہے۔

1- واؤ مرسلہ = جو نیچے آگے یعنی بائیں طرف ترچھا اور بغیر گولائی کے سیدھ میں ہوتا ہے۔

2- محتلسہ! جس کے نیچے لمبائی مرسلہ سے قدرے کم ہوتی ہے۔



18- "عین الہر" یعنی آنکھوں والی "ھ" اس کے دو حصے ہیں۔ اس آغاز بھی بائیں طرف سے قلم کو واپس دائیں طرف کھینچنے سے ہوتا ہے۔ یہ شوشہ تین قط لمبا ہوتا ہے اور جہاں دائیں طرف اس کا اختتام ہوتا ہے۔ وہاں سے بائیں طرف ایک قط اوپر اونچائی ہوتی ہے داہنی طرف جہاں اس کا اختتام ہوتا ہے وہاں سے قدرے ترچھا اور آگے کی طرف اوپر شوشے کے مقابل قدرے بائیں طرف کشادہ کرتا ہوا سرا بنایا جاتا ہے۔ جہاں سے قلم کو گولائی دار انداز میں اوپر کو اٹھا کر اوپری شوشے سے ملا دیا جاتا ہے۔ پھر اس شوشے سے قلم کو بدستور نوکدار گولائی سے اس طرح نیچے لایا جاتا ہے کہ اوپر اور نیچے دو سمتیں رکھتے ہوئے گول سا خلا پیدا ہو جاتا ہے۔ جو تقریباً ایک قط کا ہوتا ہے۔ نیچے قلم کو بدستور گھماتے ہوئے نچلے شوشے سے قلم کو کراس کر کے قلم کو آگے نکل جانا چاہیے۔

= معرا! یہ سادہ گول ہے۔ اس کی درمیان ایک قط کا فاصلہ ہے۔

= اذن الفرس! یہ نیچے سے گولائی رکھتے ہوئے تکون کے انداز میں اوپر تین قط تک جاتا ہے۔

= ملحقہ مردفہ! یہ لفظ کے آخر میں تحریر کیا جاتا ہے اور اس کی بنیاد تکونی ہے۔





19- "ی" مجموعہ! یہ دائیں سے بائیں کو نیچے کی طرف شوشہ بنایا جاتا ہے اور یہ شوشہ تین قط کا ہوتا ہے اور شوشہ سے نیچے بائیں سے دائین کو تقریباً 2 قط کھینچا جاتا ہے اور اس کی نوک سے واپس فری نصف دائرہ لگا دیا جاتا ہے "ی" مرسلہ سیدھی کشش والی ہوتی ہے مقورہ مرسلہ کم کشش والی "ی" ہے

20- "ی" راجعہ! یہ دائیں طرف نیچے کو جھکی ہوئی نوک سے بنایا جاتا ہے اور اس نوک سے دو قط اوپر شوشہ بنایا جاتا ہے اور پھر اس شوشے سے چار قط طویل نیچے کی طرف کشش جو دونوں اطراف سے باریک اور درمیان میں قدرے موٹا ہوتی ہے کھینچی جاتی اور پھر نیچے بائیں سے دائیں کو سیدھی اس طرح کشش کھینچ لی جاتی کہ داہنی طرف بائیں سے ایک قط اوپر ہوتی ہے۔

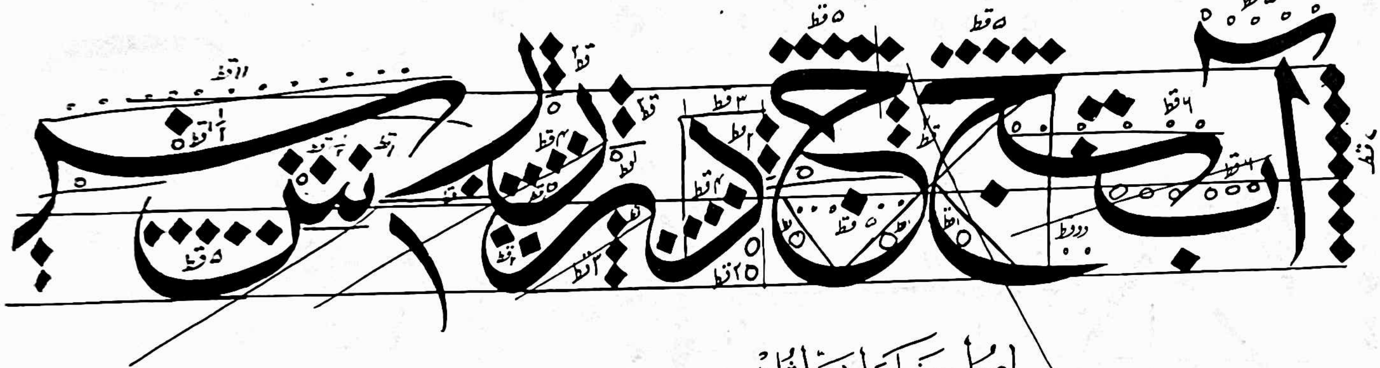
تمت



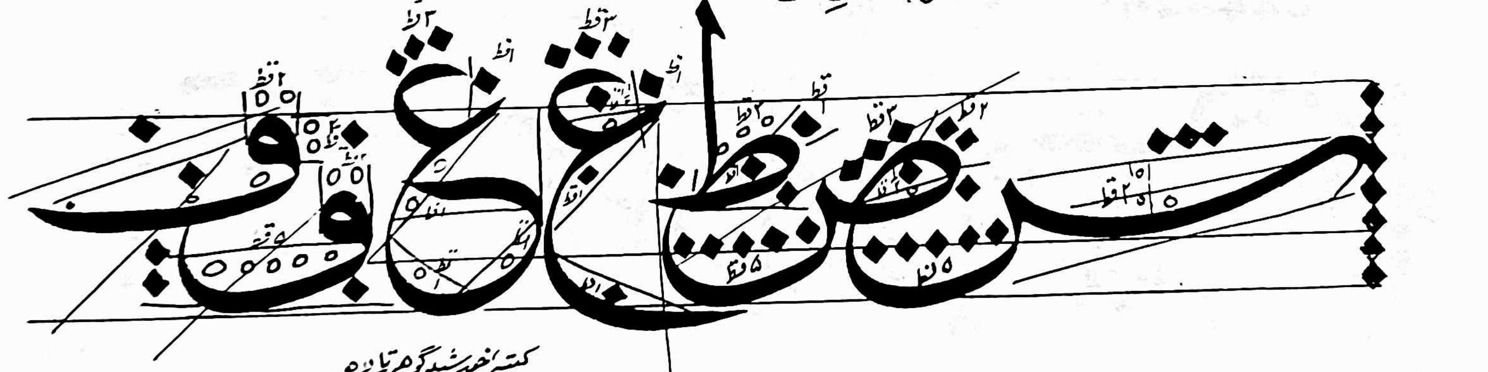




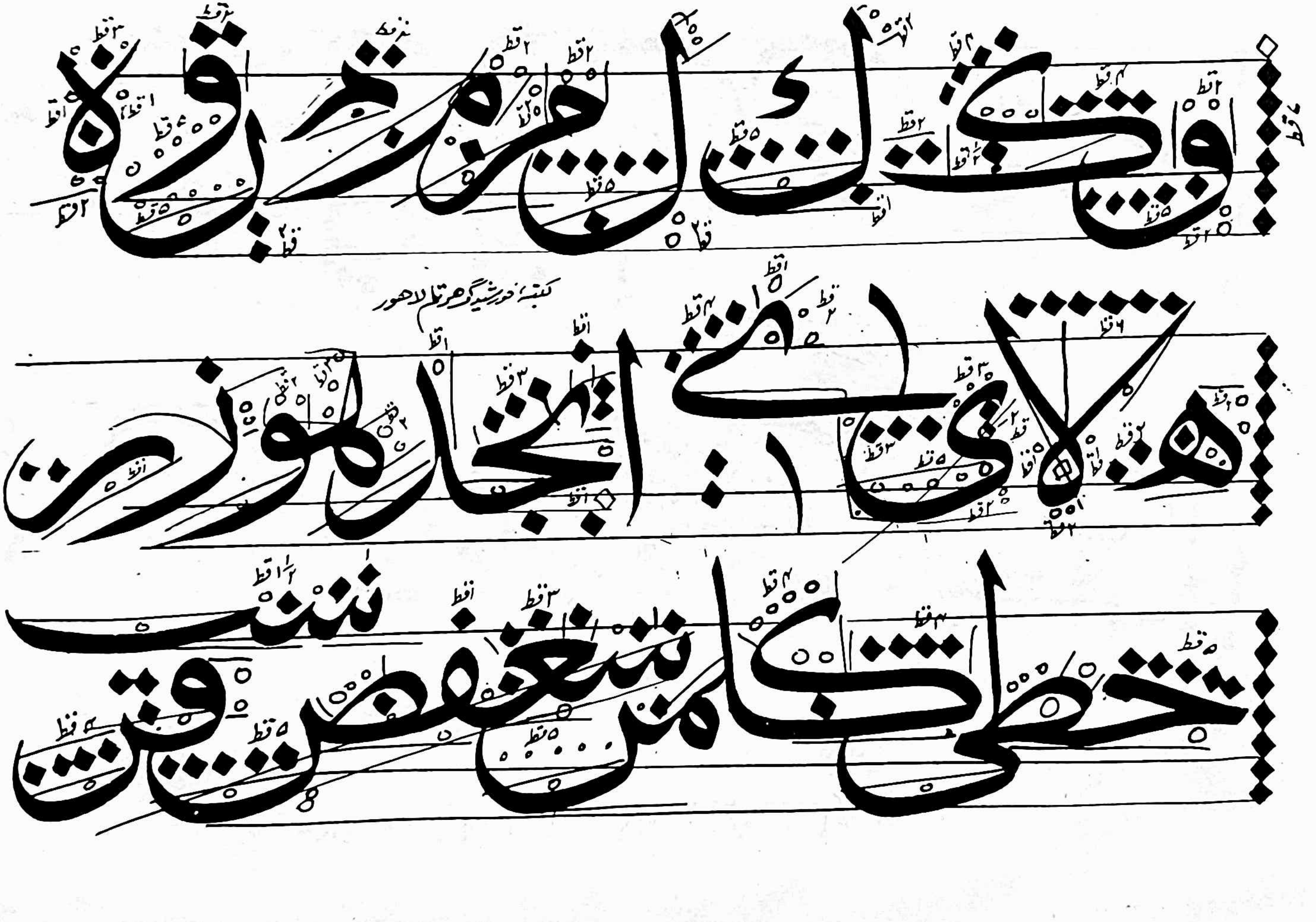
أقسام الحروف وأسماؤها والألفاظ الخطية الاصطلاحية



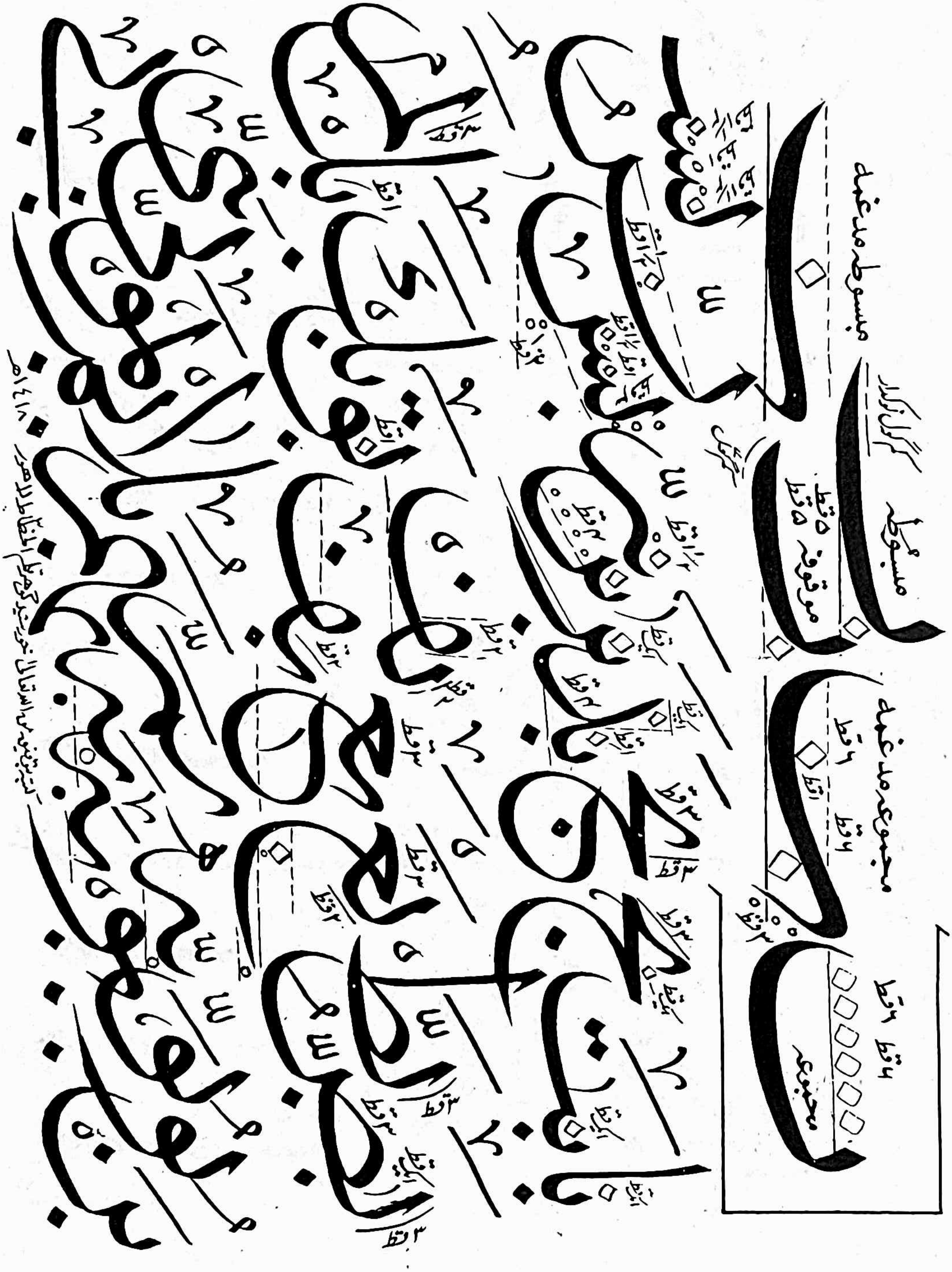
اصول وضوابط خط ثلث



كتبه خورشيد گوهر قلم لاهور


ابجد ہوز
حطی کلمن سعفص قرشت
کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور


الف معروف
مرکب ثقیل زیادہ طویل اور زیادہ جلی ہے۔
مقوس الف
مرکب خفیف قدرے مرکب سے لمبا ہے
الف مُرکّب قدرے لمبا ہے۔
الف عام سادہ
محرف
مسماری الف قدرے لمبا ہے۔
الف موزون
الف مشعر
الف معطاف
تاج ۱/۲ نقطہ
الودود الکریم التواب النافع
الکریم الرحیم السلام المعز العزیز
کتبہ بتوفیق اللہ تعالیٰ
خورشید گوہر قلم لاہور پاکستان
۱۹۹۷م ۱۴۱۸ھ


مبسوطه مدغمه
مبسوطه
کم گول نوکدار
مجموعه مدغمه
موقوفه ۵ قط
مجموعه
١٤١٨ھ

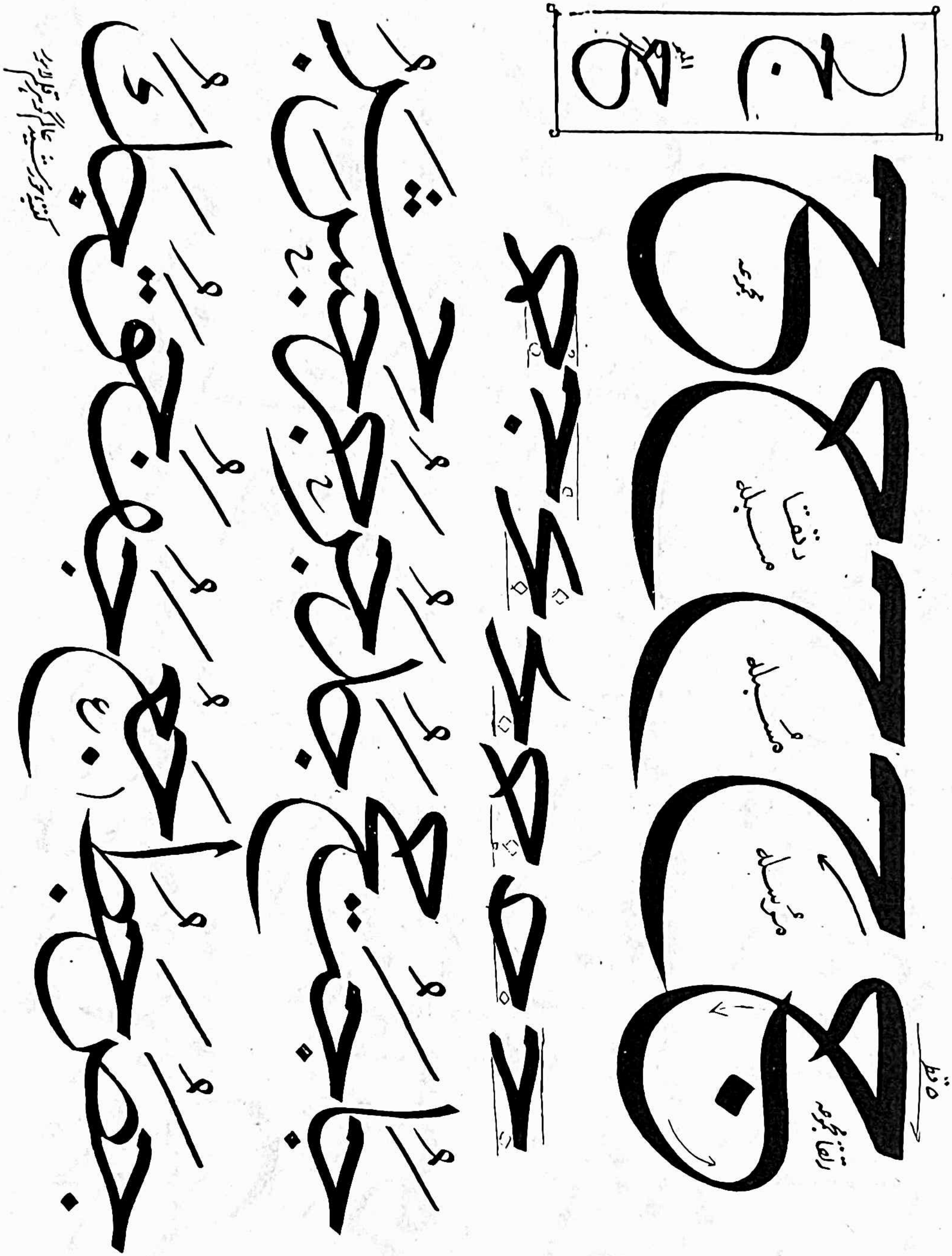
يريح بثينه بنت بصير بينه

قيمتين حبيب لجار نيز ميره

بيتنا يغنيا بتيمته يرى باد

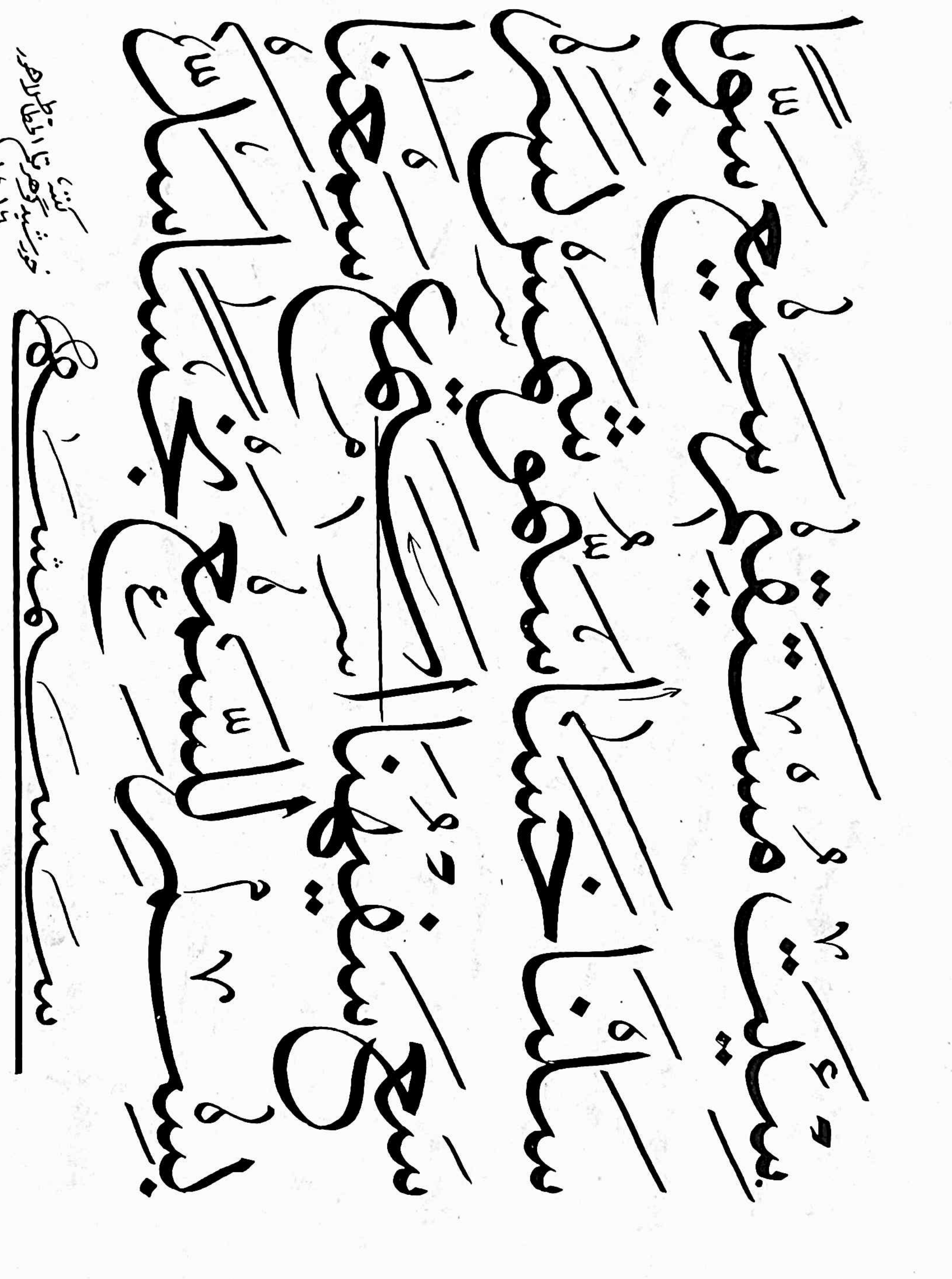
مبادا زنيب زهفر سير را

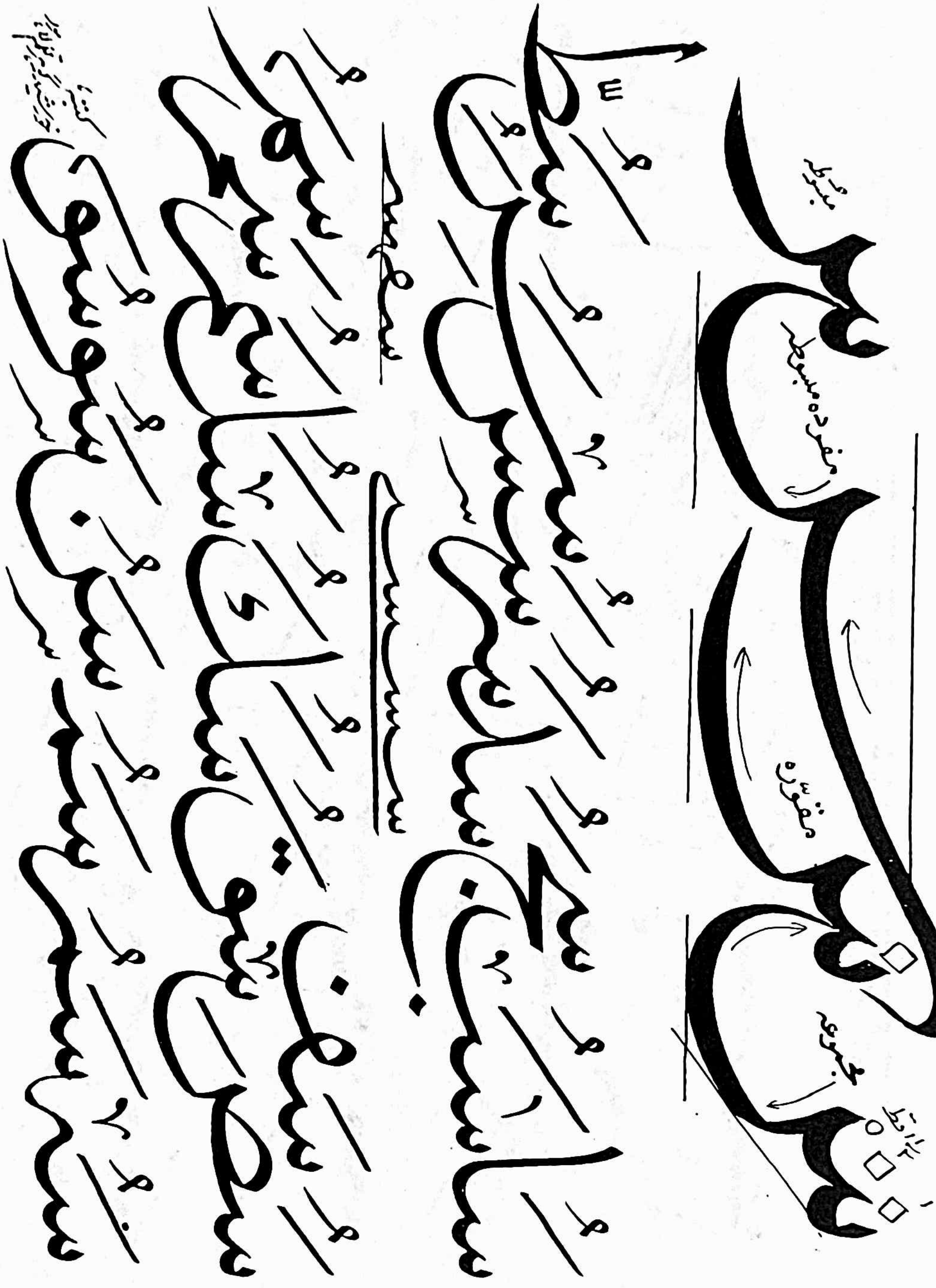
كتبه خورشيد گوهر قلم لاهور ۱۴۱۸ھ

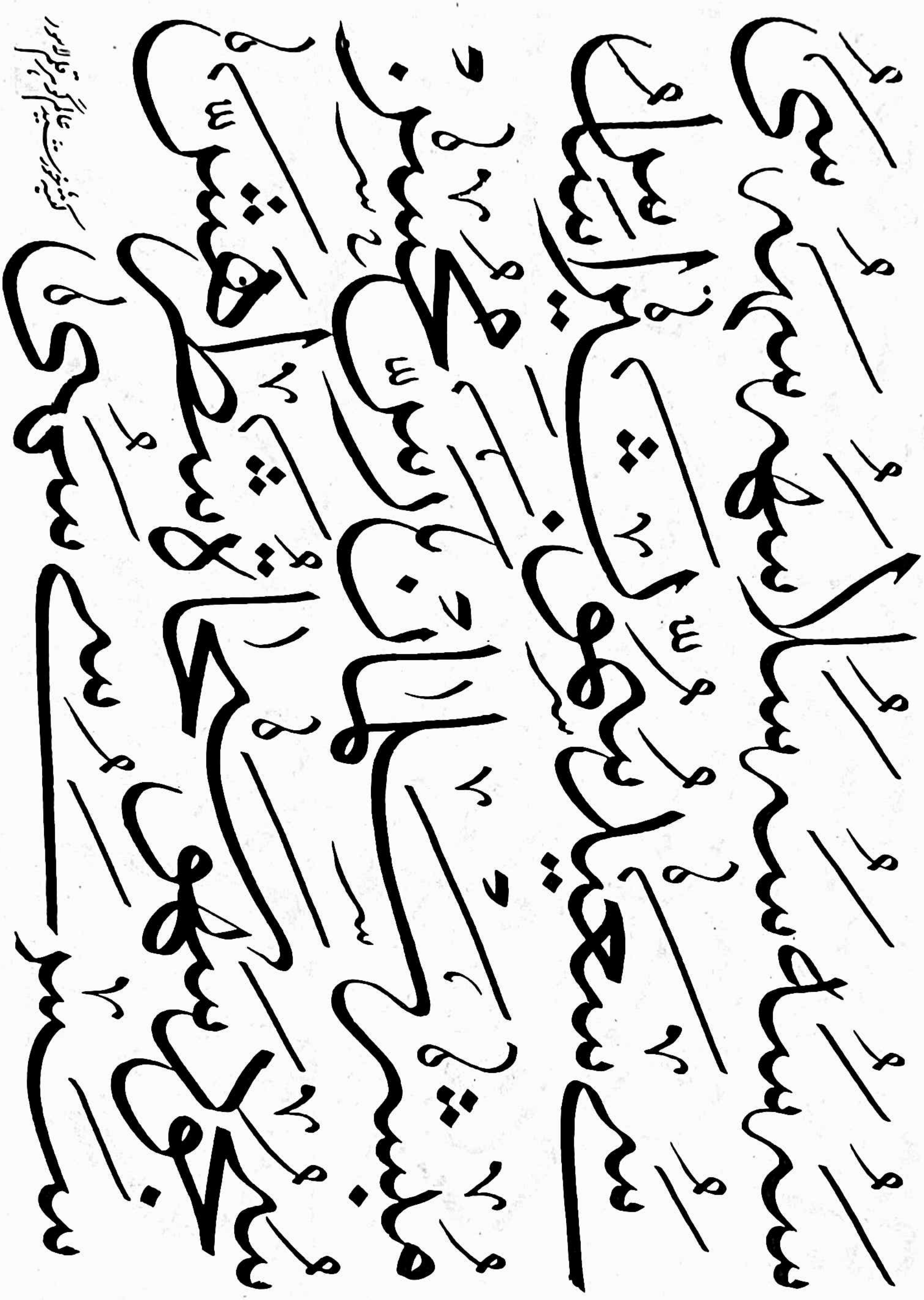








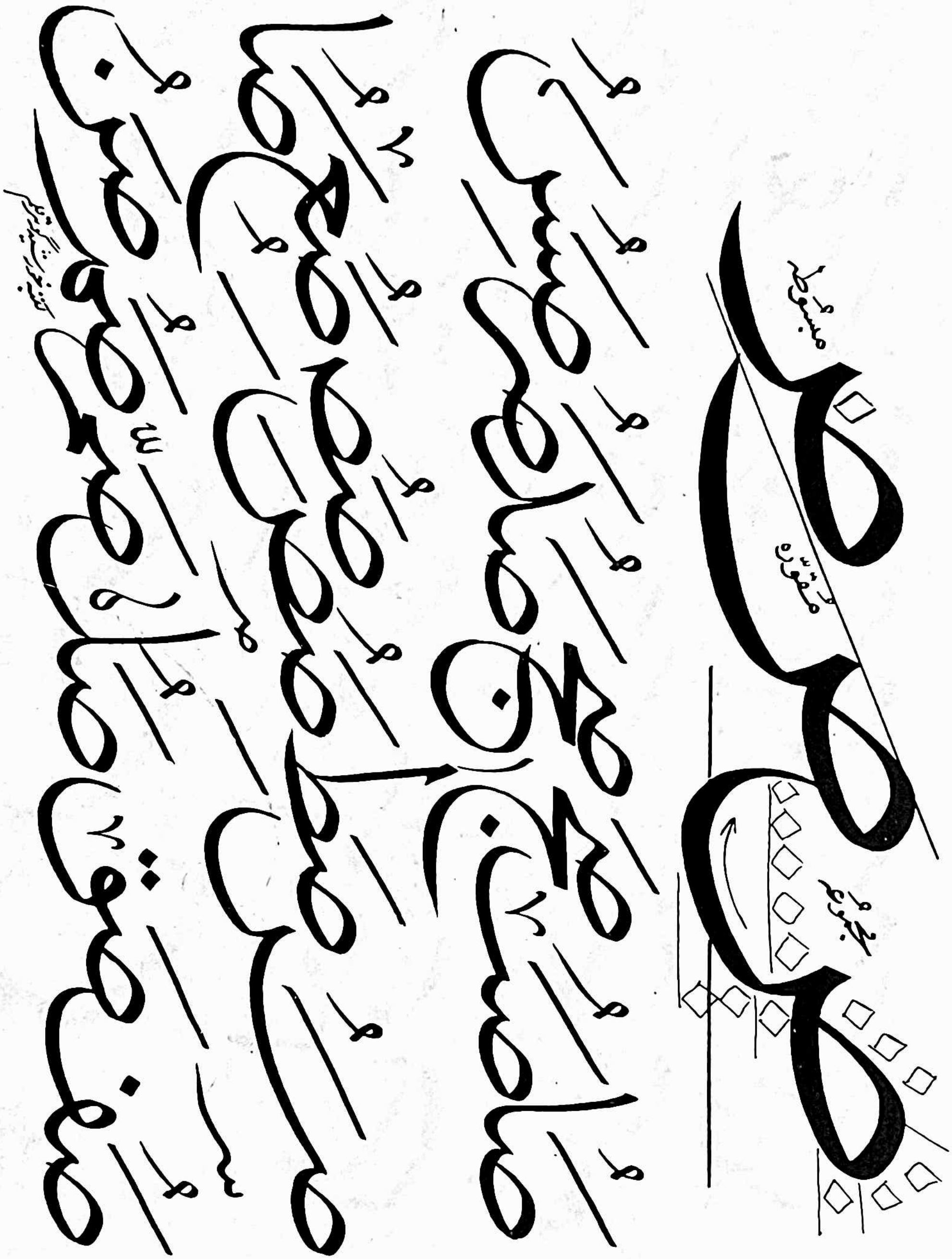




حرفِ ”دال“





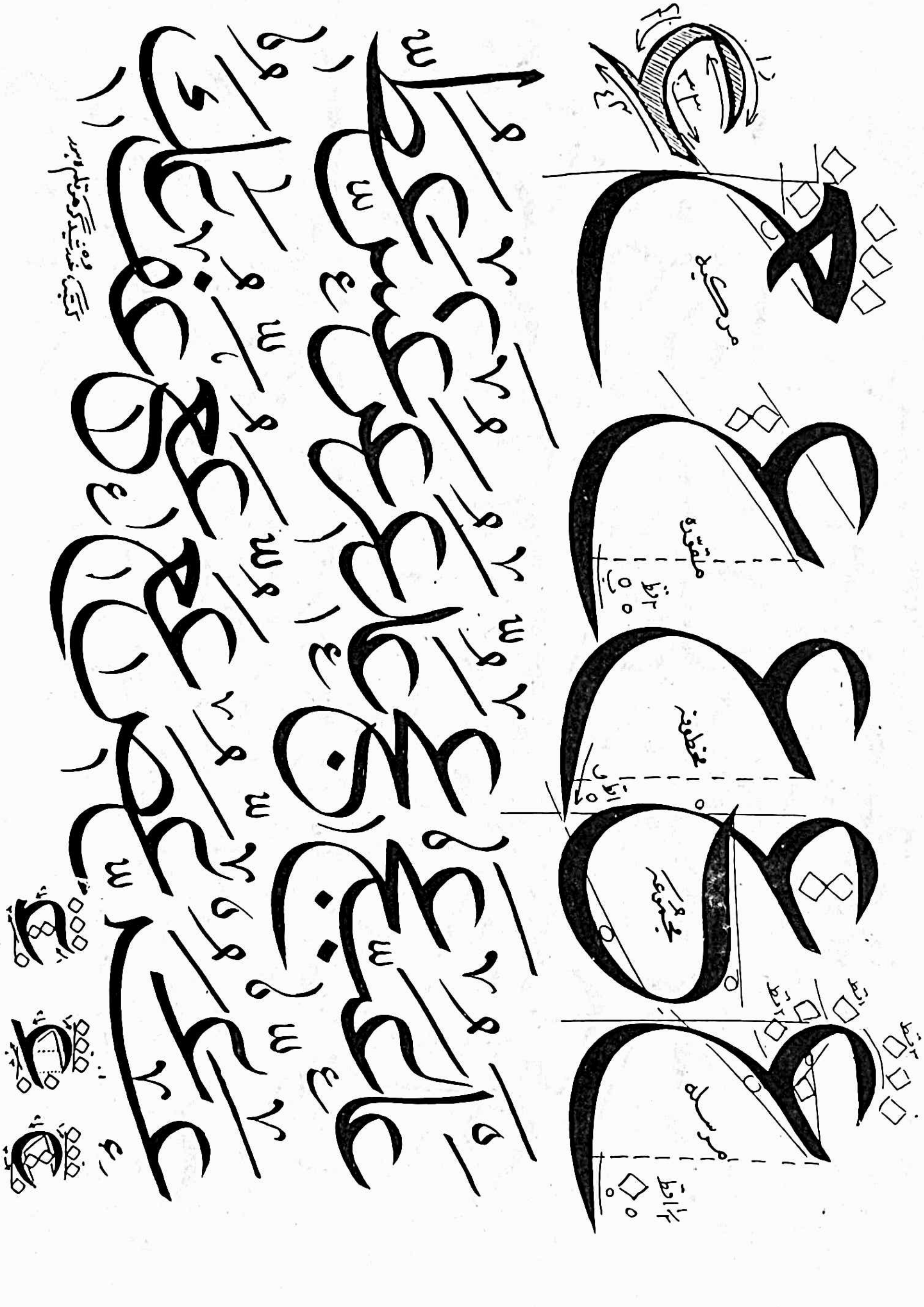




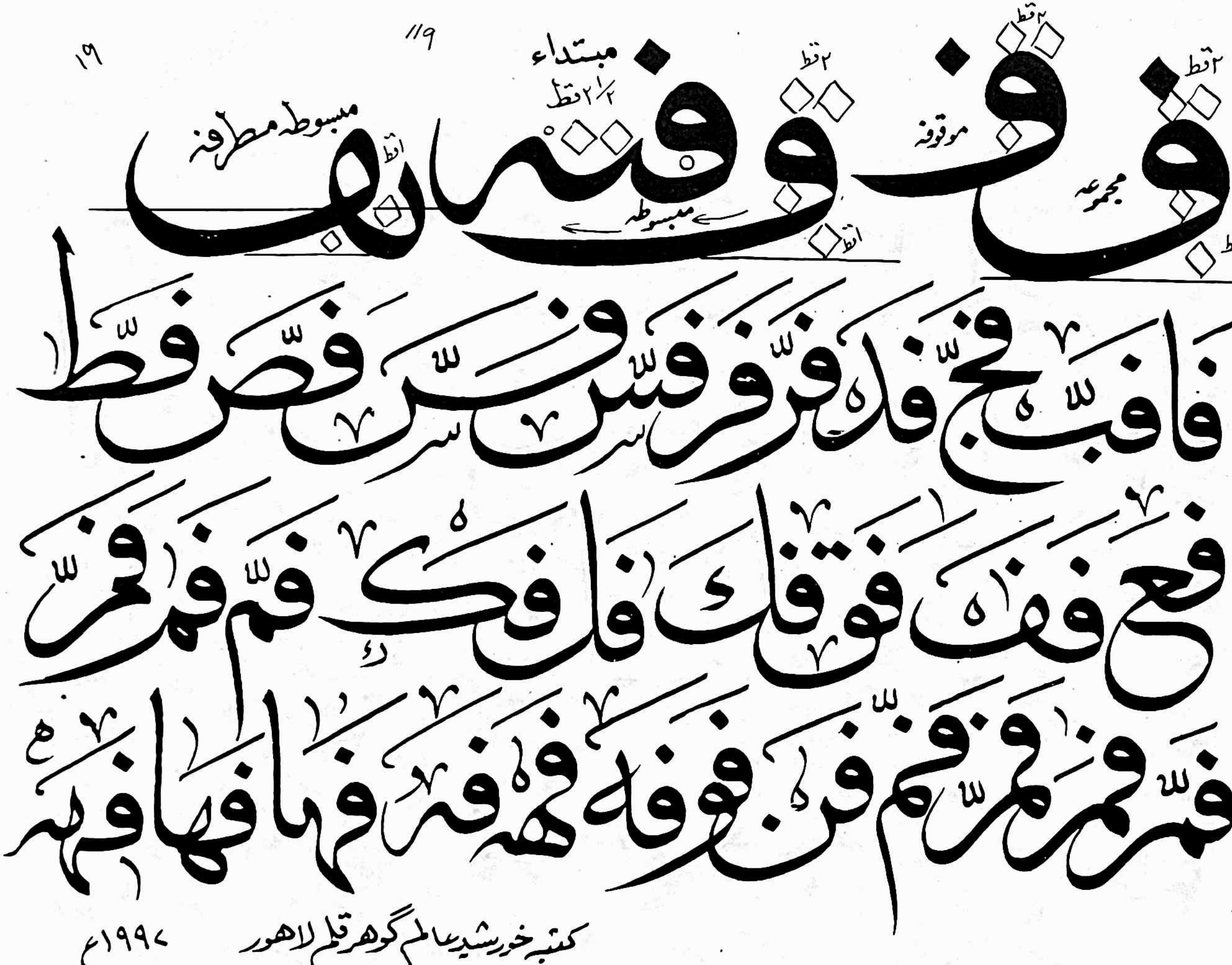




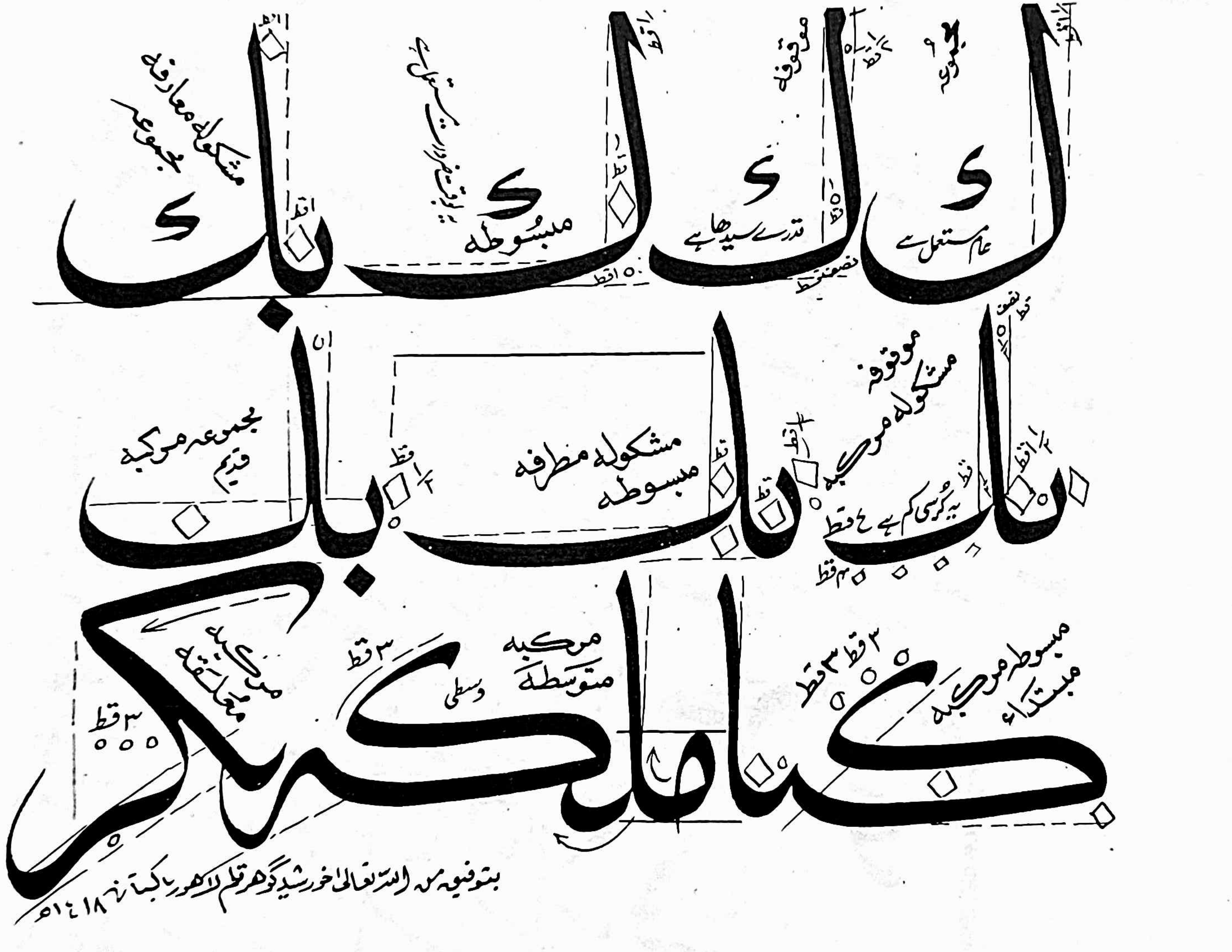


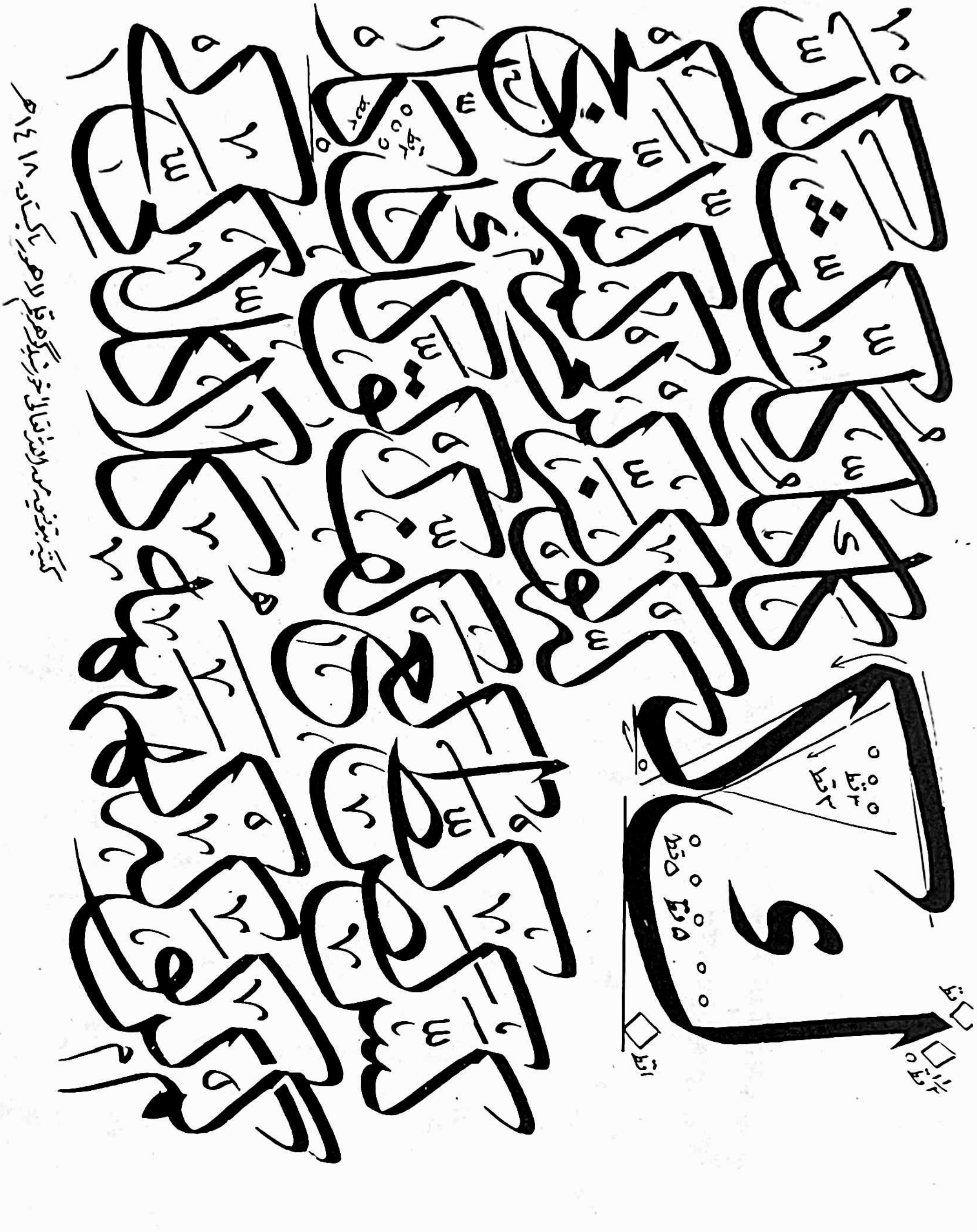


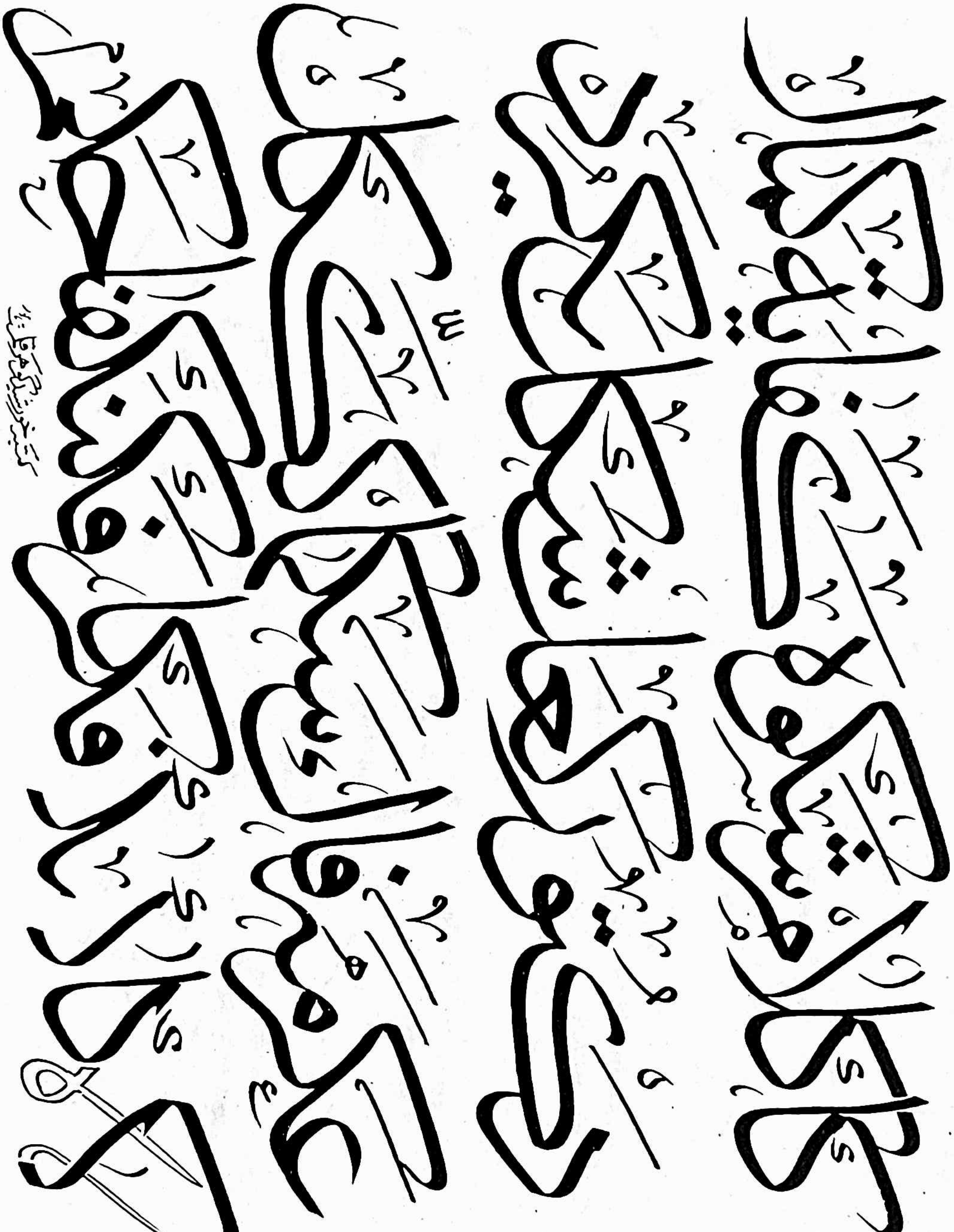



١٩
١١٩
مبتداء
۲½ قط
مبسوطہ مطرفہ
موقوفہ
مجموعہ
مبسوطہ
کتبہ خورشید عالم گوہر قلم لاهور
۱۹۹۷ء




مشکولہ معارفہ
مجموعہ
مبسوطہ
قدرے سیدھا ہے
عام مستعمل ہے
موقوفہ
مجموعہ
مجموعہ مرکبہ
قدیم
مشکولہ مظرفہ
مبسوطہ
موقوفہ
مشکولہ مرکبہ
یہ کرسی کم ہے ۴ قط
مرکبہ
متوسطہ
وسطی
مرکبہ
معلقہ
مبسوطہ مرکبہ
مبتداء
بتوفیقہ من اللہ تعالیٰ خورشید گوہر قلم لاہور پاکستان












مفتوله مقلوبه
محققه مرسله
کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور




وسطی مقلوبہ
میم مدغمہ
مرکبہ محققہ
وسطیہ
۱۴۱۸ھ
۱۹۹۷ء

ین یزین

مجموعہ — مدغمہ — مرسلہ متورّہ — مختلسہ

رم عرح من سن ار

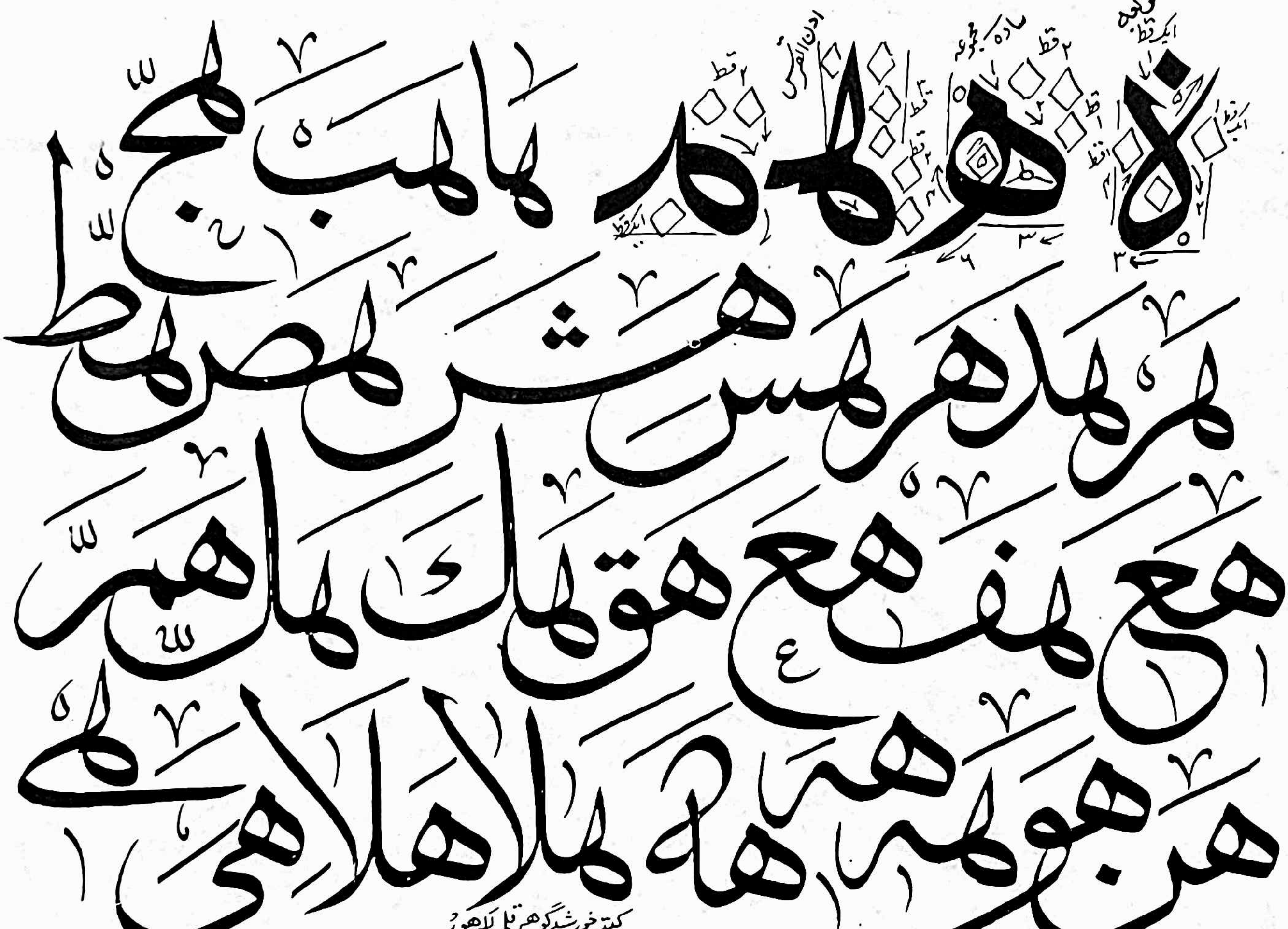
ان الدین عند اللہ الاسلام

بنابن یالین خمسین ضاآن

کتبہٗ خورشید گوہر قلم لاہور


واؤ کا ایک اور انداز
پیٹرا
تدریجاً زیادہ گول
مشعرہ
مقورہ
مجموعہ مفرد
ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ
مثنوی رومی
۱۴۱۸ھ




کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور



شهر فهد فهر نجهل

فهر شمهر هر سحر

سهم صهور منهر لهر

ه هفته يهدى المهد اجهاد

«تمت الحروف مركبات و مفردات ها»

مردونه — ه وجيهه صفية بهية

مدغمه — ه مرضية مقدّسة

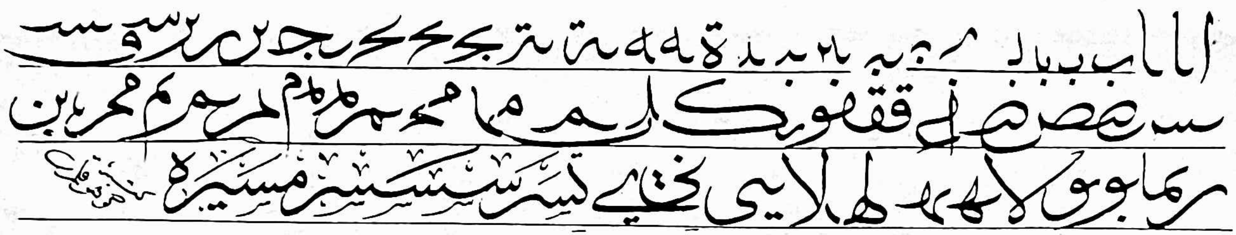
مخوی — ه ورده فائده سعده ماده

اُخری — ه ضربه سلسله هجريه

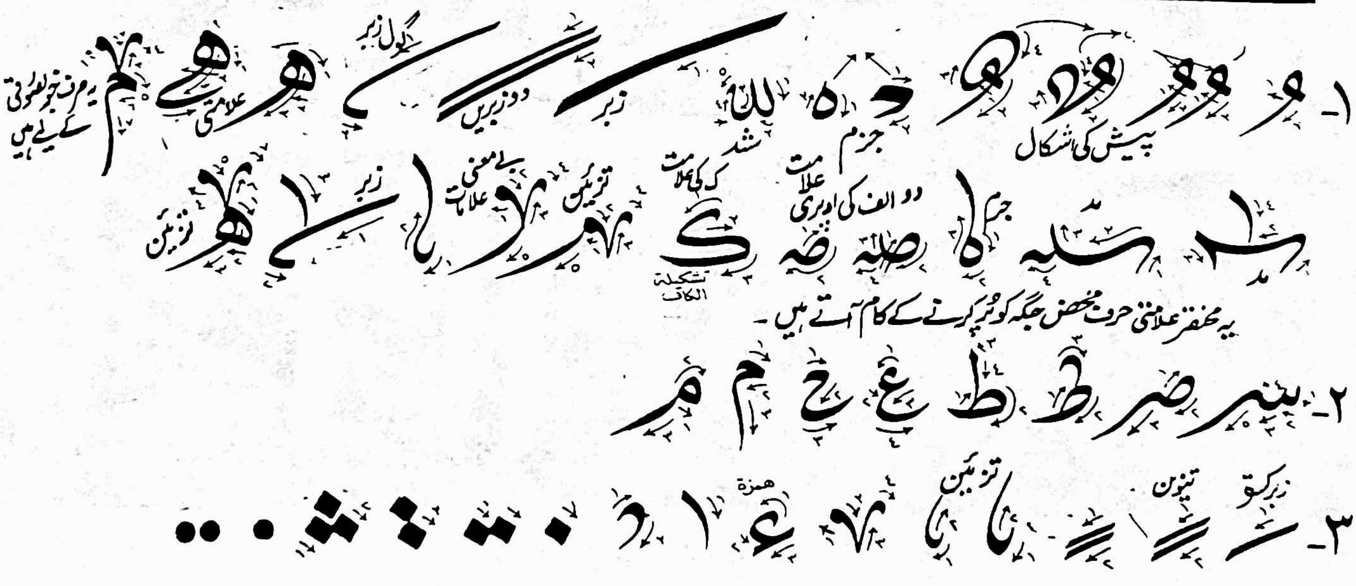
كتبه خورشيد گوهر قلم لاهور ۱۴۱۸ھ



تمت الحروف مرکبات و مفردات بخط خورشید گوهر قلم خطاط لاهور فی سنه ۱۴۱۸ھ



خط ثلث کے اعراب



یہ مختصر علامتی حروف محض جگہ کو پُر کرنے کے کام آتے ہیں۔



بسم الله الرحمن الرحيم

فاتحۃ الکتاب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ

اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ

الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ

عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ

وَلَا الضَّآلِّیْنَ

بدھ ۱۶ جولائی ۱۹۹۷ء
۱۰ ربیع الاوّل ۱۴۱۸ھ

کتبہٗ خورشید گوہر قلم لاہور

والله اكرمنا به وهدى

انصاره في كل ساعة مشهد

صلى الاله ومن يحف بعرشه

والطيبون على المبارك احمد

كلام حسان بن ثابت ... ١٣١١ هـ

بسم الله الرحمن الرحيم

ومن يقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالدا فيها وغضب الله

بسم الله الرحمن الرحيم

إن ربي لسميع الدعاء

ربنا اغفر لي ولوالدي وللمؤمنين يوم يقوم الحساب صدق الله العظيم

والسماء ذات البروج واليوم الموعود وشاهد ومشهود

بسم الله الرحمن الرحيم

والعاديات ضبحا

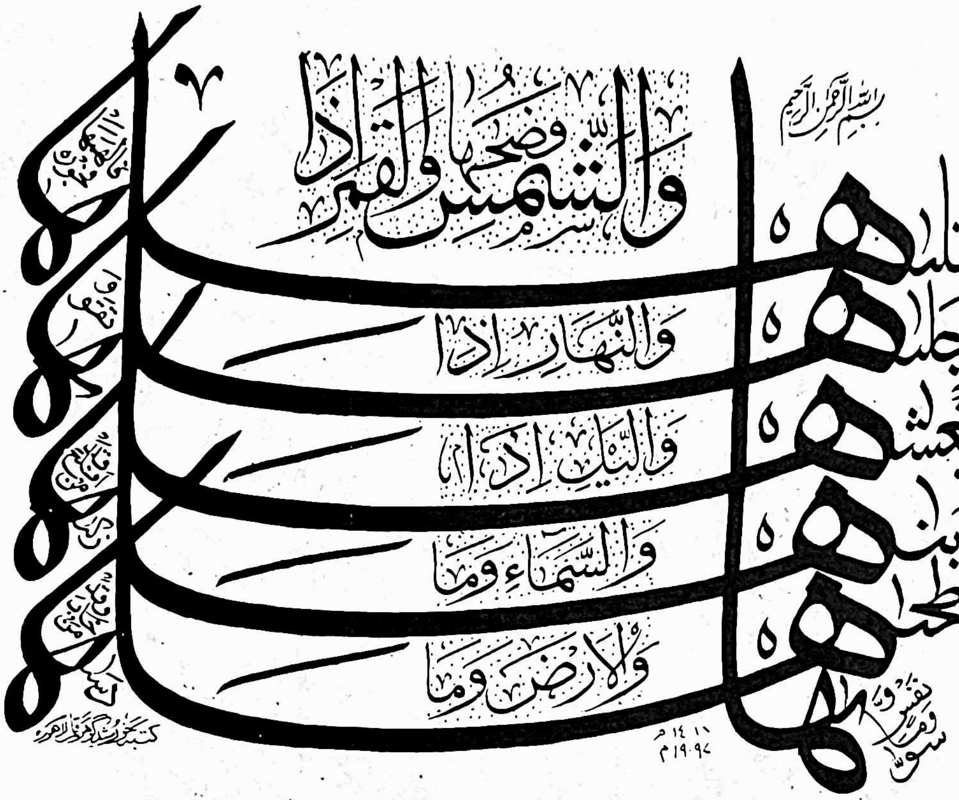
فالموريات قدحا

فالمغيرات صبحا

فأثرن به نقعا فوسطن به جمعا إن الإنسان لربه لكنود

إن الله لا يحب من كان مختالا فخورا

بسم الله الرحمن الرحيم



بسم الله الرحمن الرحيم



بسم الله الرحمن الرحيم

فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره

بسم الله الرحمن الرحيم

فضل الله المجاهدين بأموالهم وأنفسهم

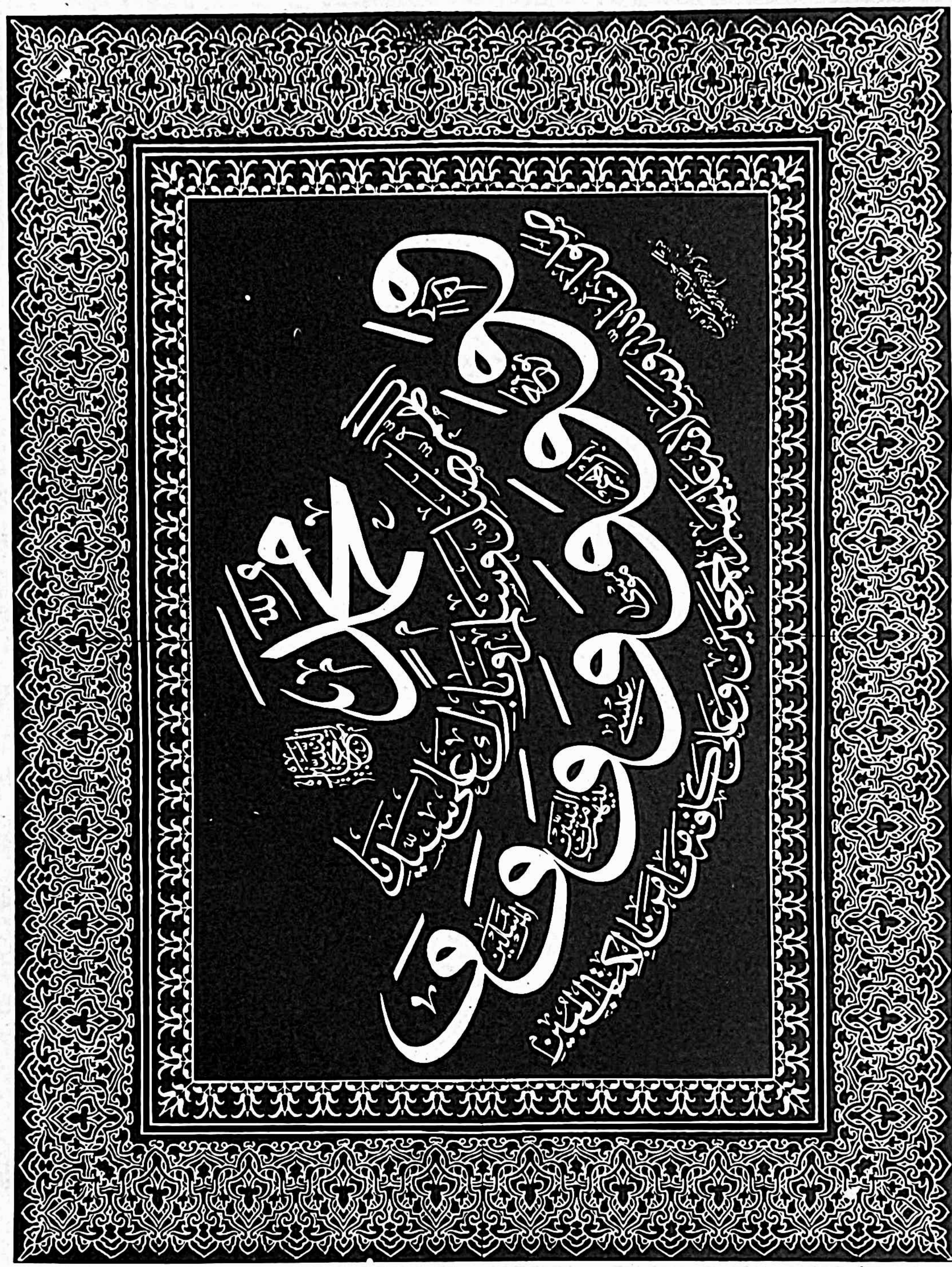

بسم الله الرحمن الرحيم

وما توفيقي إلا بالله

بسم الله الرحمن الرحيم

إنه سميع قريب

صدق الله العظيم



بسم الله الرحمن الرحيم



(خط ثلث مجموع)

أو زد عليه ورتل القرآن ترتيلا

بسم الله الرحمن الرحيم



قل أرأيتم إن أهلكني الله ومن معي أو رحمنا فمن يجير الكافرين من عذاب أليم

بسم الله الرحمن الرحيم

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

کتبہ خورشید گوہر قلم خطاط لاہور پاکستان ۱۴۱۰ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ

صدق الله العظيم

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ

خطِ ثلث جلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم



سبح لله ما فی السموات والارض وهو العزیز الحکیم

سبحان ذی الملک والملکوت سبحان ذی العزة والعظمة والهیبة والقدرة
والکبریاء والجبروت جل جلاله

بسم الله الرحمن الرحيم

ألم نشرح لك صدرك ووضعنا عنك وزرك الذي أنقض ظهرك ورفعنا لك ذكرك

فإن مع العسر يسرا إن مع العسر يسرا فإذا فرغت فانصب وإلى ربك فارغب

بسم الله الرحمن الرحيم

وقضى ربك ألا تعبدوا إلا إياه وبالوالدين

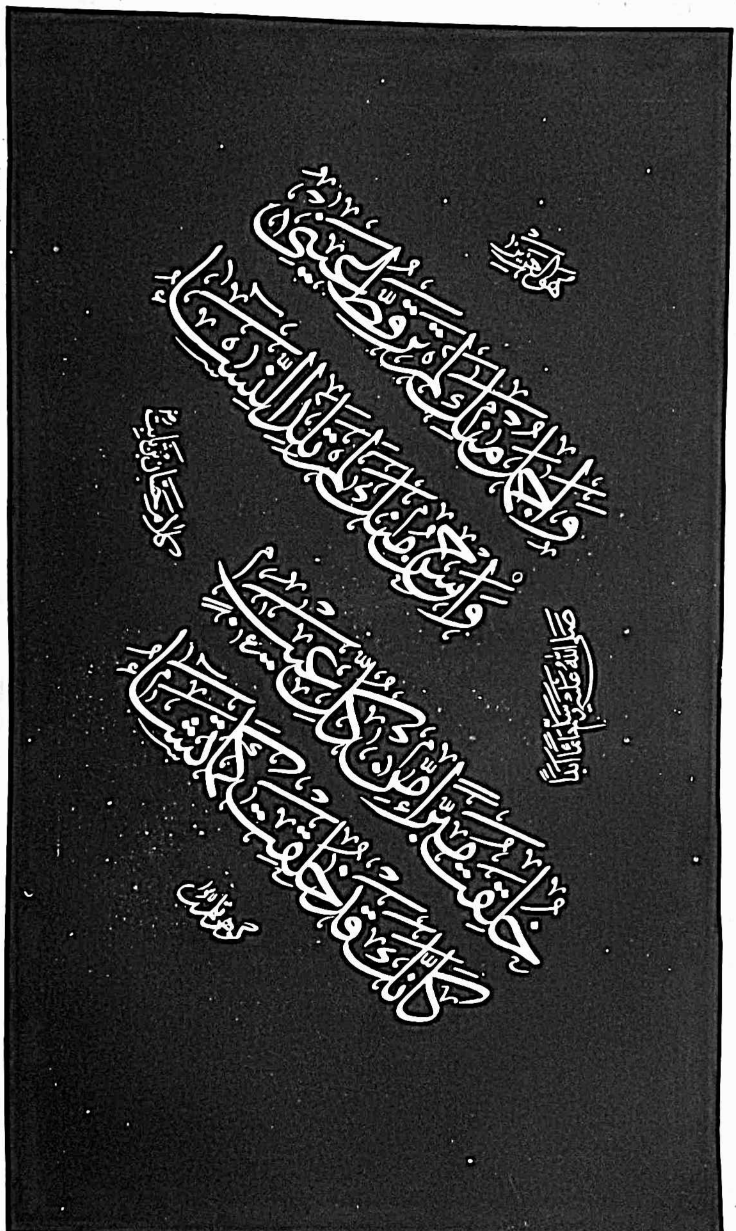
إحسانا صدق الله العظيم

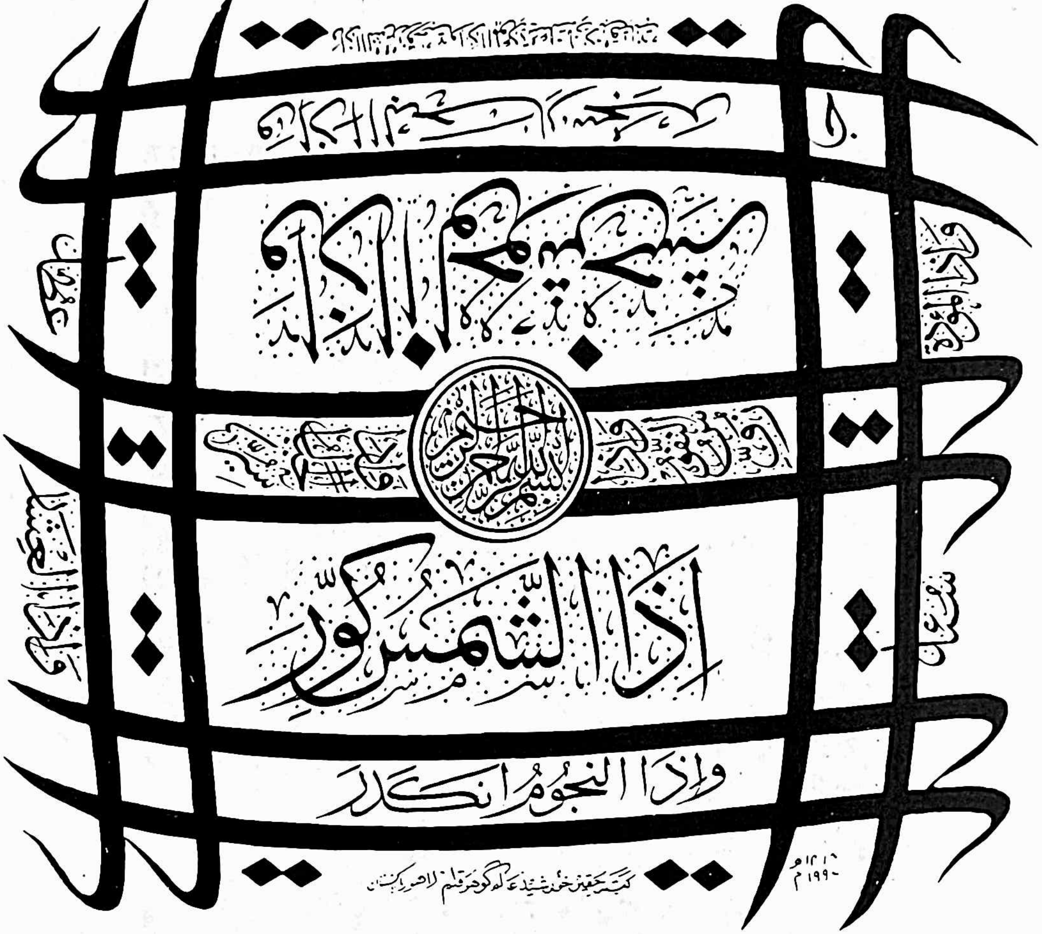
بسم الله الرحمن الرحيم

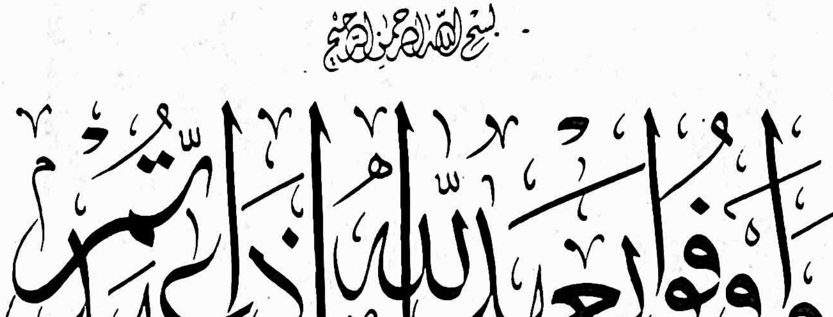


وهو العلي العظيم

بسم الله الرحمن الرحيم




بسم الله الرحمن الرحيم
إذا الشمس كورت
وإذا النجوم انكدرت


بسم الله الرحمن الرحيم
وأوفوا بعهد الله إذا عاهدتم


صلى الله عليه وآله وأصحابه وسلم دائما أبدا

بسم الله الرحمن الرحيم

والضحى والليل إذا سجى

ما ودعك ربك وما قلى

وللآخرة خير لك من الأولى

ولسوف يعطيك ربك فترضى

ألم يجدك يتيما فآوى

ووجدك ضالا فهدى

ووجدك عائلا فأغنى

بسم الله الرحمن الرحيم

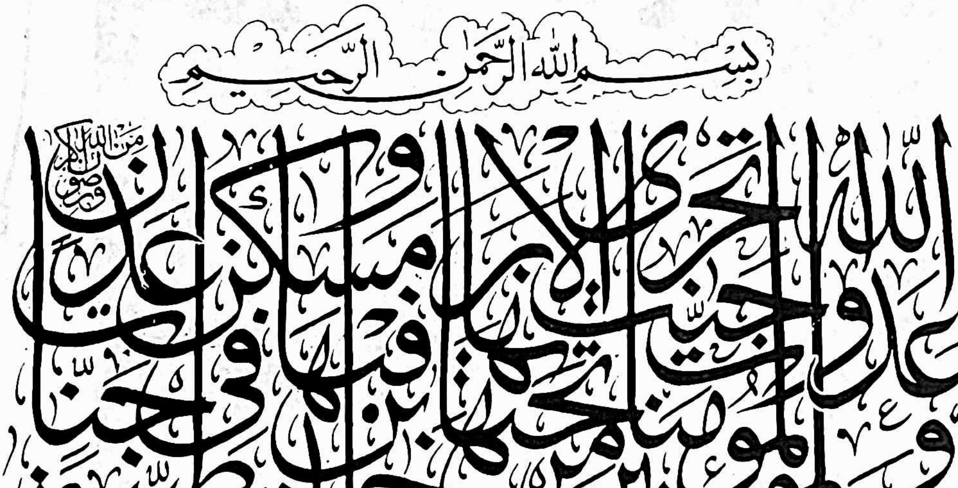
إن ينصركم الله فلا غالب لكم



رسم ١٠



واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا (خط ثلث جلی)



ن والقلم وما يسطرون

بسم الله الرحمن الرحيم

ألهاكم التكاثر

خورشید گوهر قلم لاہور

حتى زرتم المقابر كلا سوف تعلمون

ثم كلا سوف تعلمون كلا لو تعلمون علم اليقين لترون الجحيم ثم لترونها عين اليقين ثم لتسألن يومئذ عن النعيم صدق الله العظيم

كتبه: الفقير خورشيد گوهر قلم خطاط لاهور ١٩٩٧م ١٤١٨ه

والله يعلم ما تسرون وما تعلنون

گوهر قلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم لا

تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السمٰوٰت

وما فی الارض من ذا الذی یشفع

عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم

ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء وسع

کرسیہ السمٰوٰت والارض ولا یؤدہ حفظھما وھو العلی العظیم

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون

بسم الله الرحمن الرحيم



بسم الله الرحمن الرحيم

إن للمتقين عند ربهم جنت النعيم

بسم الله الرحمن الرحيم



والله غالب على امره ولكن اكثر الناس لا يعلمون صدق الله العظيم

خط ثلث جلي

بسم الله الرحمن الرحيم



من كان يريد الحيوة الدنيا وزينتها نوف اليهم اعمالهم فيها وهم فيها يبخسون ۝ اولئك الذين
ليس لهم في الاخرة الا النار



بسم الله الرحمن الرحيم

فبای الاء ربکما تکذبان

بسم الله الرحمن الرحيم

قل يا أيها الكافرون لا أعبد ما تعبدون ولا أنتم عابدون ما أعبد ولا أنا عابد ما عبدتم ولا أنتم عابدون ما أعبد

لكم دينكم ولي دين

قال الله تعالى في كتابه الكريم

والله غالب على أمره

ولكن أكثر الناس لا يعلمون صدق الله العظيم

بخط ثلث جلي

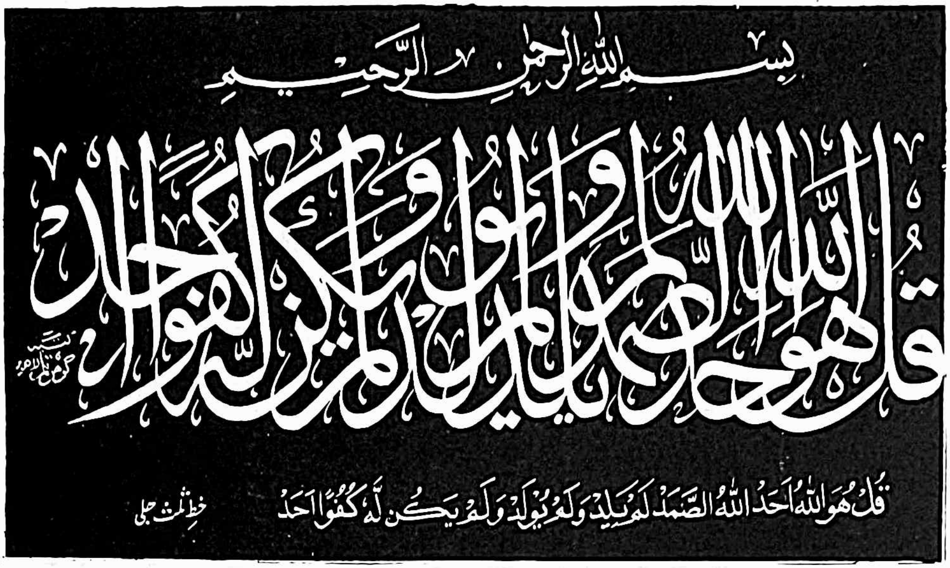






بسم الله الرحمن الرحيم




بسم الله الرحمن الرحیم
قل هو الله احد الله الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ
خط ثلث جلی


الحمد لرب هو شاف السقیم
والشکر لمن رحم من کل رحیم

وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها ان الله لغفور رحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

ان الدين عند الله الاسلام

بسم الله الرحمن الرحيم

واذا قلتم فاعدلوا ولو كان ذا قربى

بسم الله الرحمن الرحیم



الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا

بسم الله الرحمن الرحیم



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم مالك يوم الدين اياك نعبد واياك نستعين اهدنا الصراط المستقيم

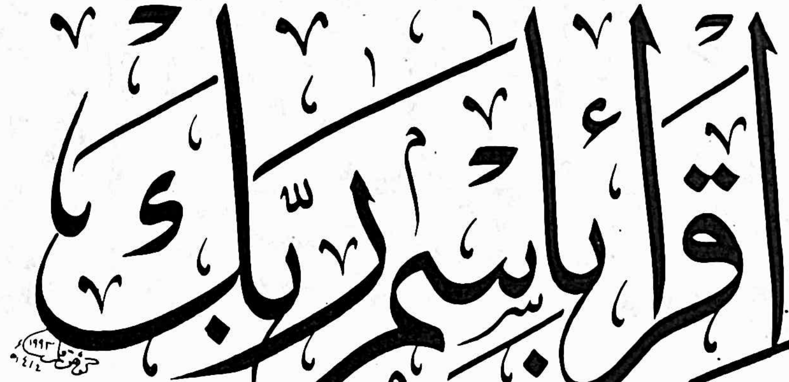
بخط ثلث جلی

صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين صدق الله العظيم

كلام الملوك ملوك الكلام

بخط ثلث


الجوع خير من الخضوع
الجوع خير من الخضوع


اقرأ باسم ربك

بسم اللہ الرحمن الرحیم



سنقرئك فلا تنسى الا ما شاء الله انه يعلم الجهر وما يخفى

بقلم خورشید گوہر قلم خطاط بلاہور فی سنہ ١٤١٨ھ
١٩٩٧ء



بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توکلت علی اللہ

کرم قلم ۱۹۹۶

توکلت علی اللہ بخط ثلث

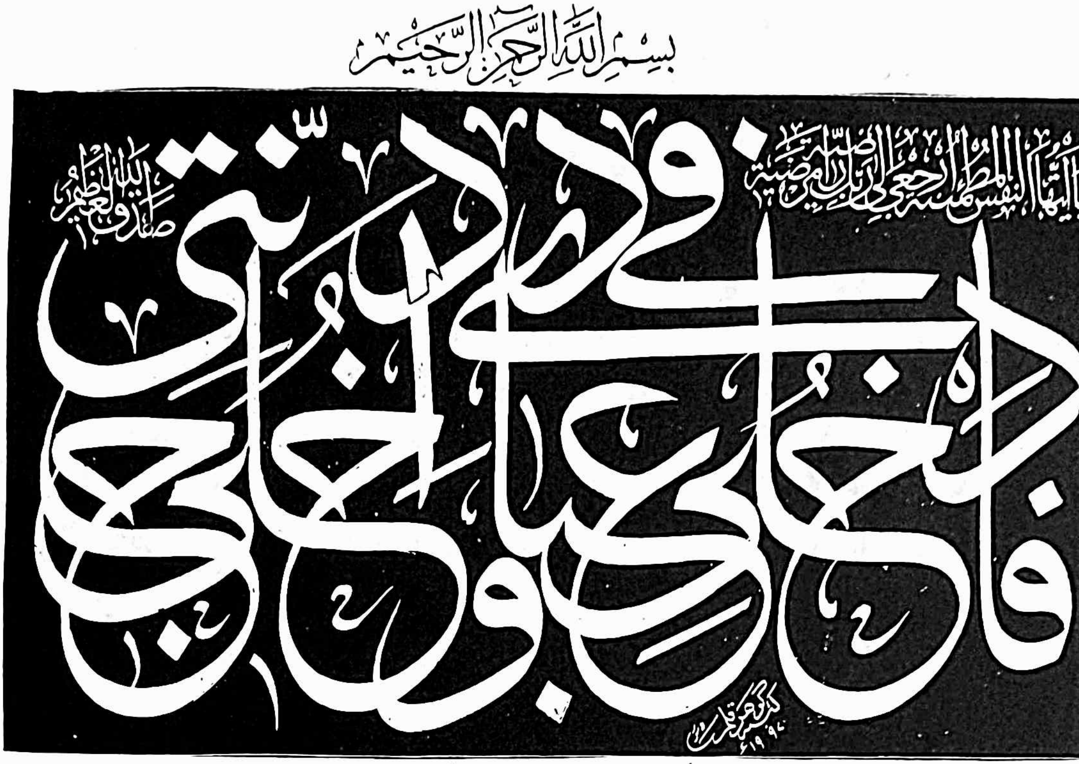
ان اللہ لا یخفی علیہ شیء فی الارض ولا فی السماء

کرم

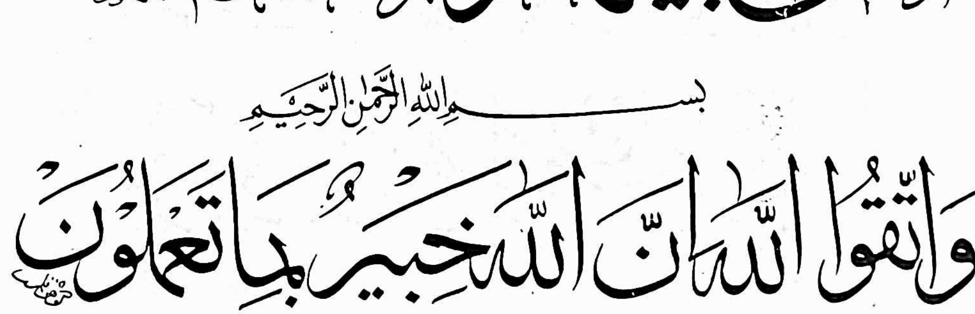
من تاب قبل ان تطلع الشمس من مغربها تاب اللہ علیہ

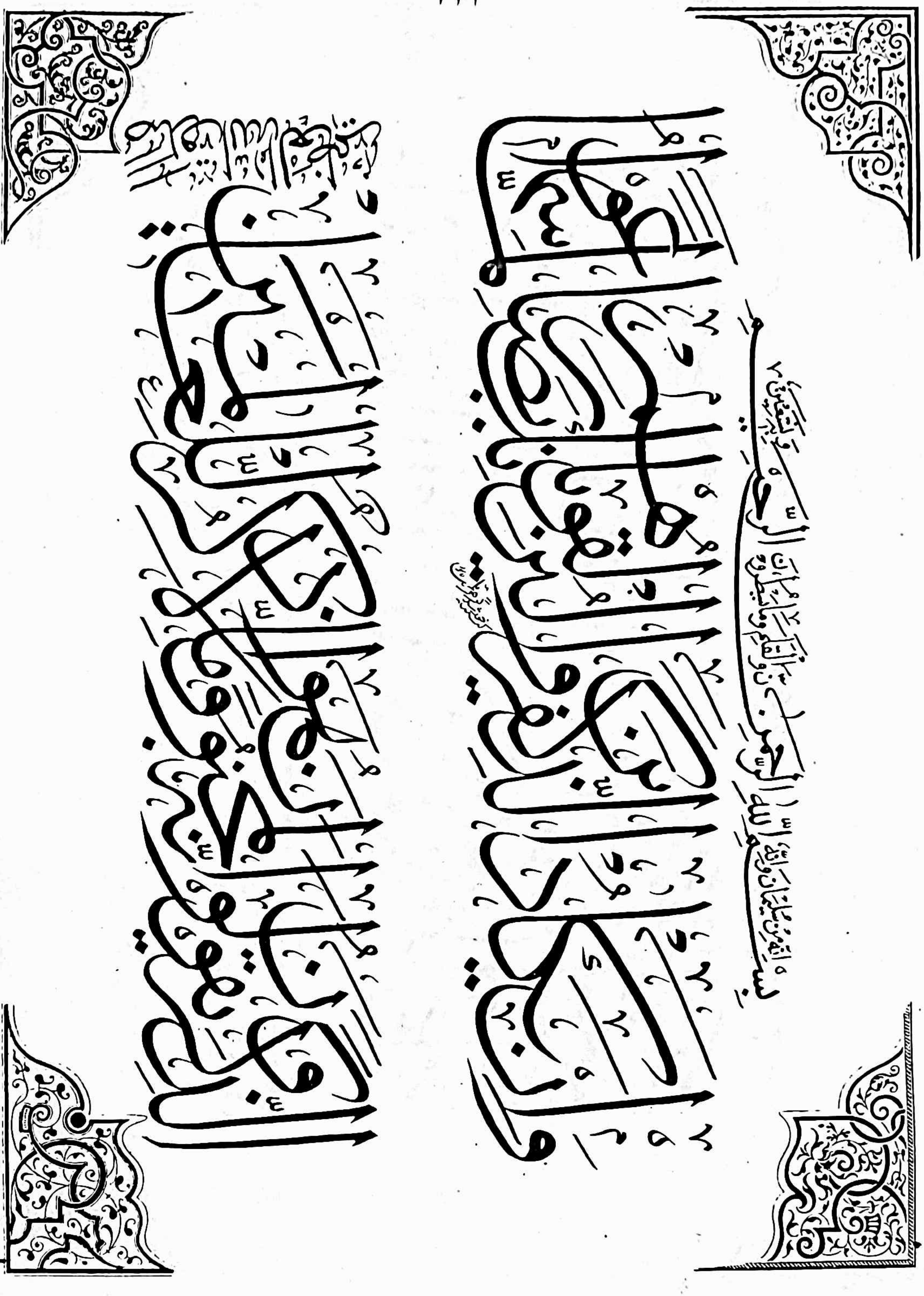
الحدیث

کرم


بسم الله الرحمن الرحيم
يا أيتها النفس المطمئنة ارجعي إلى ربك راضية مرضية
فادخلي في عبادي وادخلي جنتي
صدق الله العظيم


بسم الله الرحمن الرحيم
نحن قسمنا بينهم معيشتهم في الحيوة الدنيا


بسم الله الرحمن الرحيم
واتقوا الله ان الله خبير بما تعملون



بسم الله الرحمن الرحيم

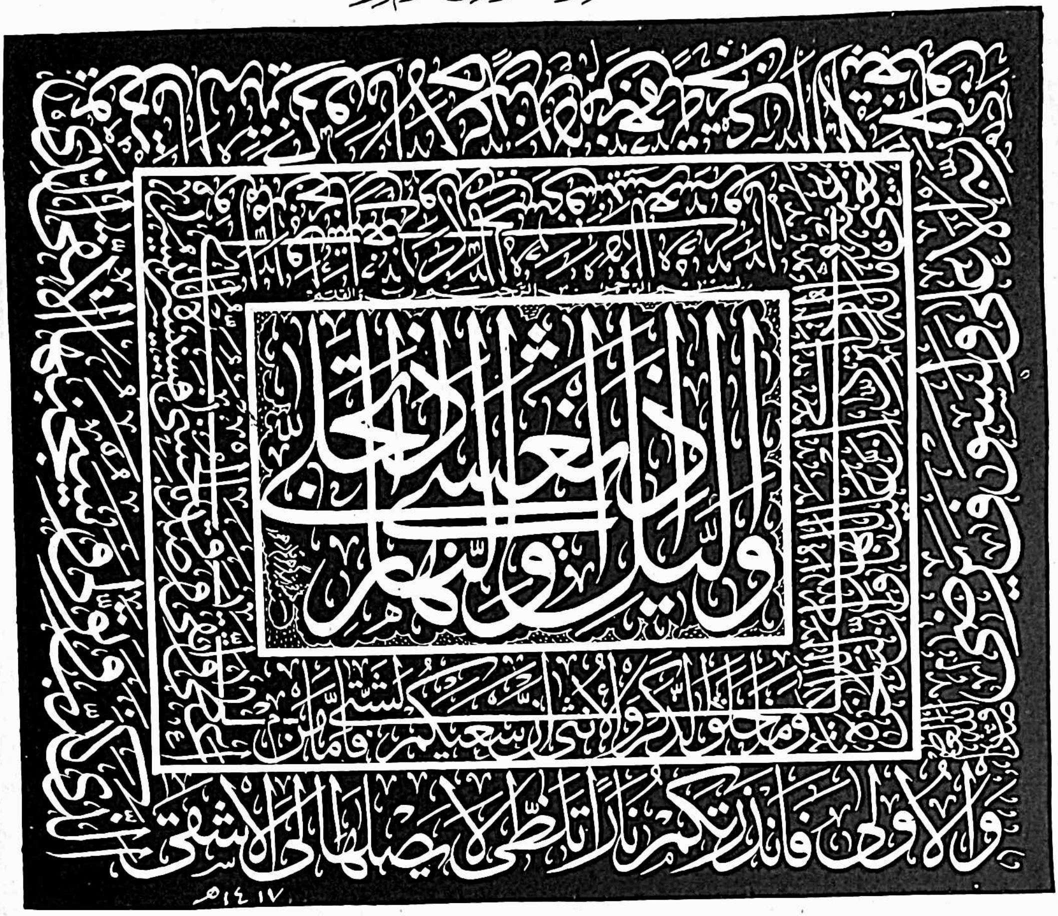
إنه من سليمان وإنه

ربنا هب لنا من أزواجنا وذرياتنا قرة أعين واجعلنا للمتقين إماما

١٤١٨هـ

ربنا هب لنا من أزواجنا وذريتنا وقرة أعين وجعلنا للمتقين إماما صدق الله العظيم

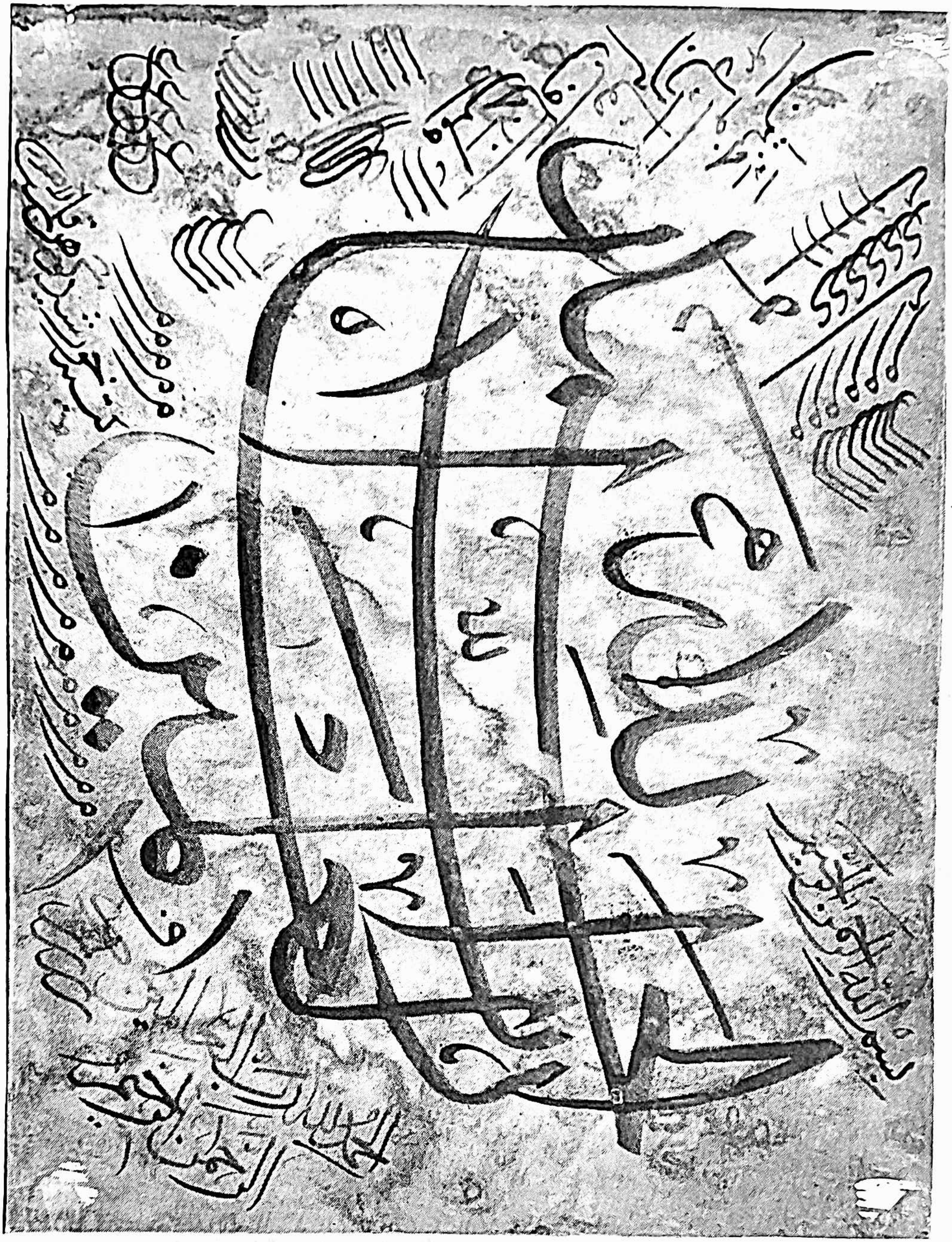
بسم الله الرحمن الرحيم



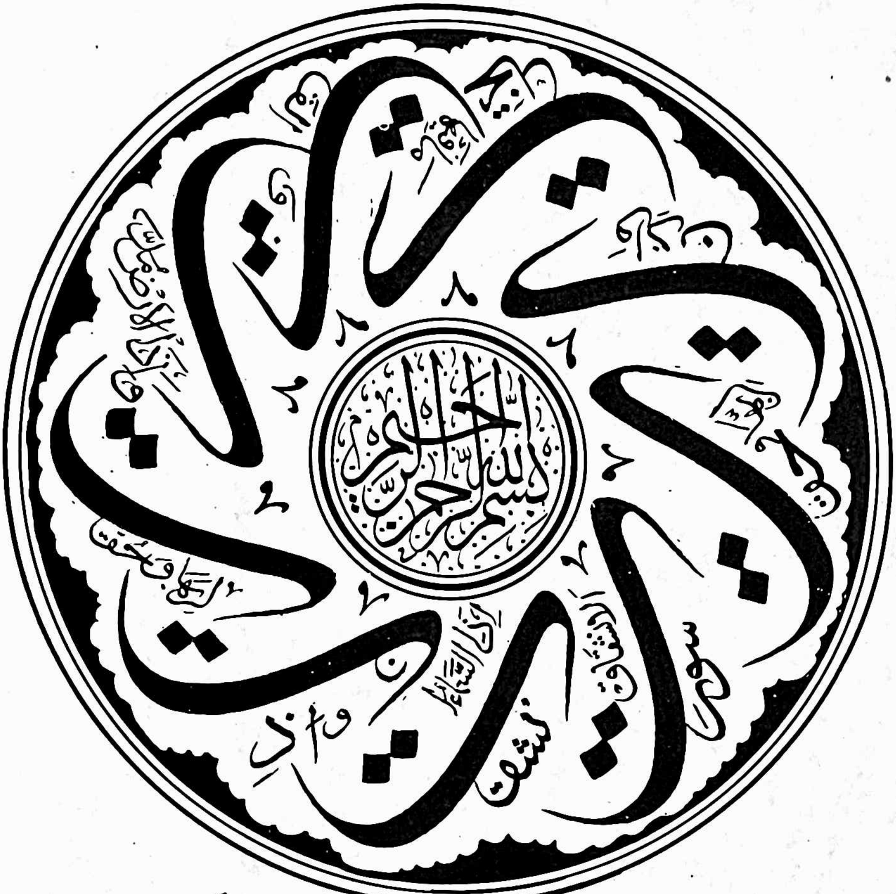
بسم الله الرحمن الرحيم



بخط اکرم قلم بتقلید جناب محمد حسنی خطاط


بسم الله الرحمن الرحیم

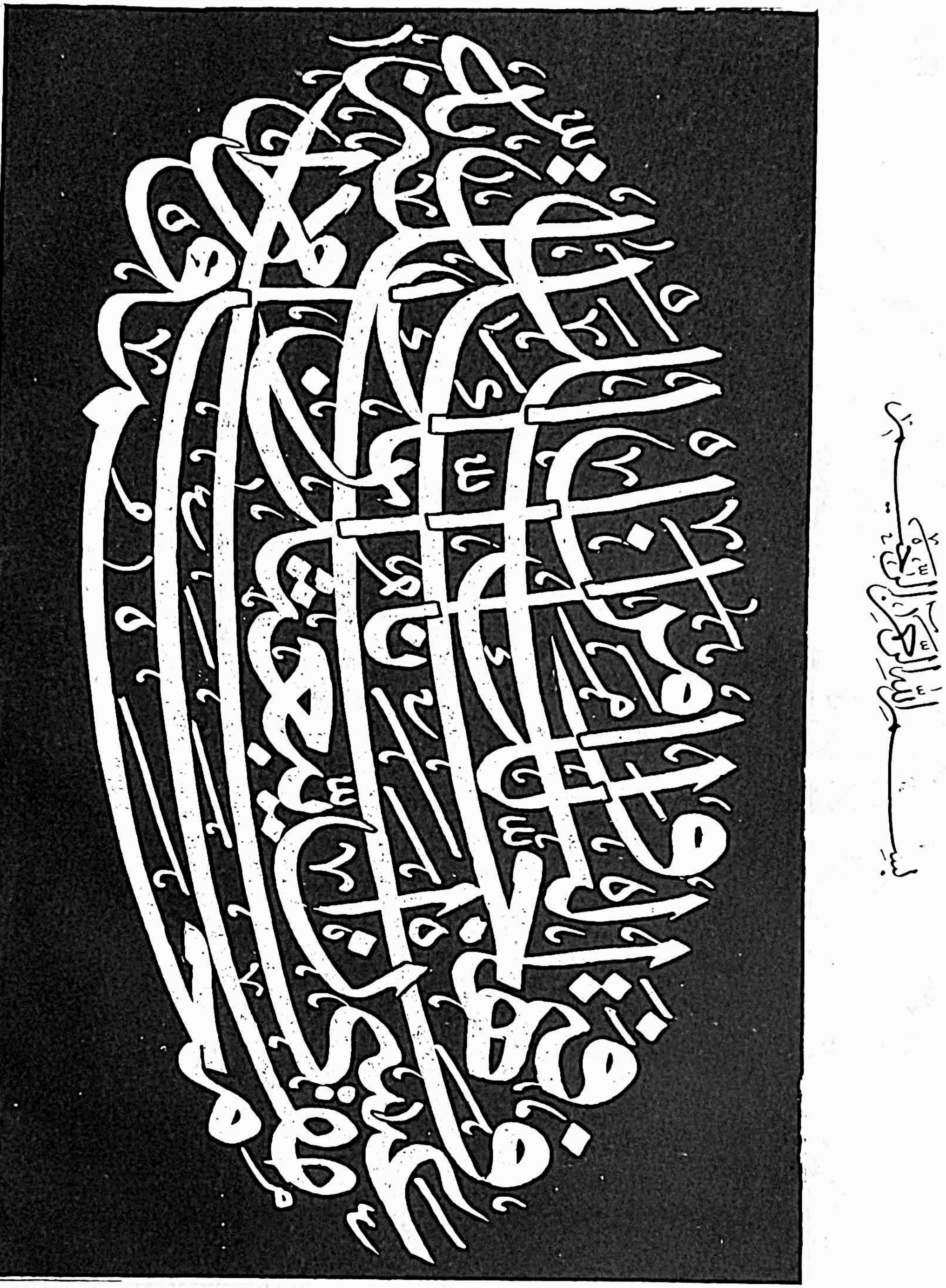
أعوذ بالله السميع العليم من الشيطٰن الرجيم



يا أيها الإنسان إنك كادح إلى ربك كدحا

فملقيه صدق الله العظيم

بقلم خورشید گوہر قلم خطاط لاہور فی سنہ ۱۴۱۸ھ



بسم الله الرحمن الرحيم

ليس على الأعمى حرج ولا على الأعرج حرج ولا على المريض حرج ولا
على أنفسكم أن تأكلوا من بيوتكم أو
بيوت آبائكم أو
بيوت أمهاتكم أو
بيوت إخوانكم أو
بيوت أخواتكم أو
بيوت أعمامكم أو
بيوت عمتكم أو
بيوت أخوالكم أو
بيوت خلتكم أو ما ملكتم مفاتحه أو صديقكم

ليس عليكم جناح أن تأكلوا جميعا أو أشتاتا فإذا دخلتم بيوتا فسلموا على

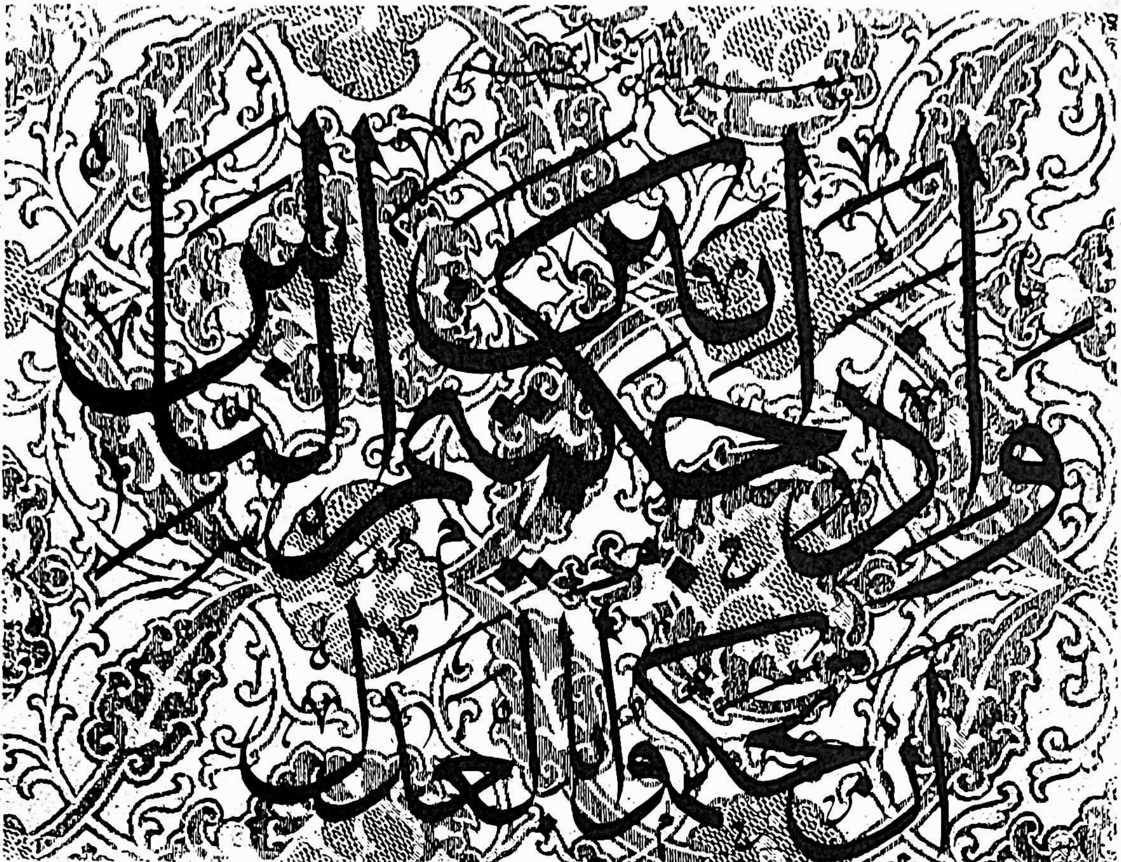
کتبہ، خورشید گوہر قلم خطاط لاہور ۱۹۹۷م ۱۴۱۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

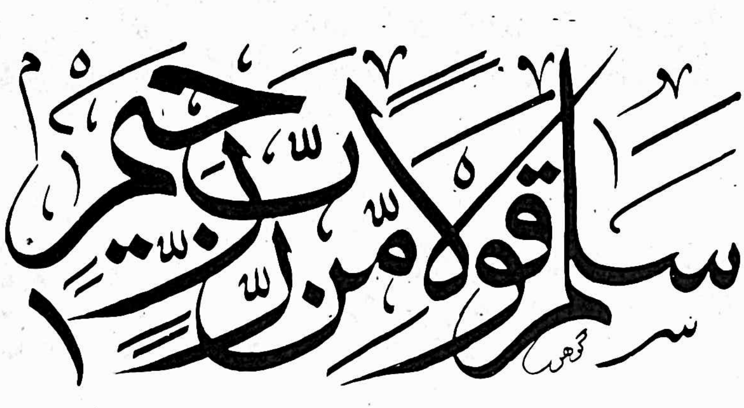
حسبی اللہ وحدہ

الذین آمنوا وتطمئن قلوبهم بذکر اللہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب صدق اللہ العظیم

یا رحیم العباد



بسم الله الرحمن الرحيم



بسم الله الرحمن الرحيم



خيركم من تعلم القرآن وعلمه

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وما تفعلوا من خیر فان اللہ بہ علیم

صدق اللہ العظیم

سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

کتبہ بتوفیق من اللہ تعالی خورشید گوہر قلم لاہور ۱۴۱۸ھ

وتعالی جدک وجل ثناؤک ولا الہ







بسم الله الرحمن الرحيم

يا أيها الناس

اذكروا نعمت الله عليكم هل من خالق غير الله يرزقكم

من السماء والأرض لا إله إلا هو فأنى تؤفكون صدق الله العظيم



بسم الله الرحمن الرحيم

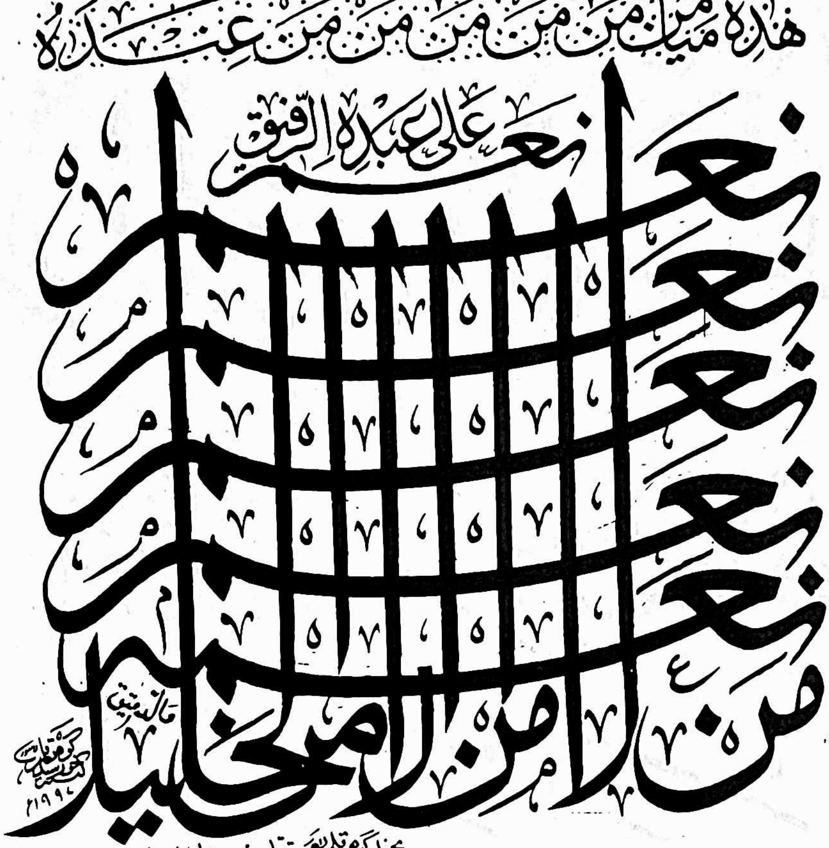
يسبح لله ما في السموات وما في الارض له الملك وله الحمد

والله يدعوا الى دار السلام ويهدي من يشاء الى صراط مستقيم صدق الله العظيم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

مر صبر ظفر



بخط گوهر قلم العمر بتقليد محمد صالح الموصلي

بسم الله الرحمن الرحيم

إن الذين آمنوا والذين هادوا والصابئون والنصارى من آمن بالله واليوم الآخر وعمل صالحا فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون

بسم الله الرحمن الرحيم

وهو على كل شيء قدير

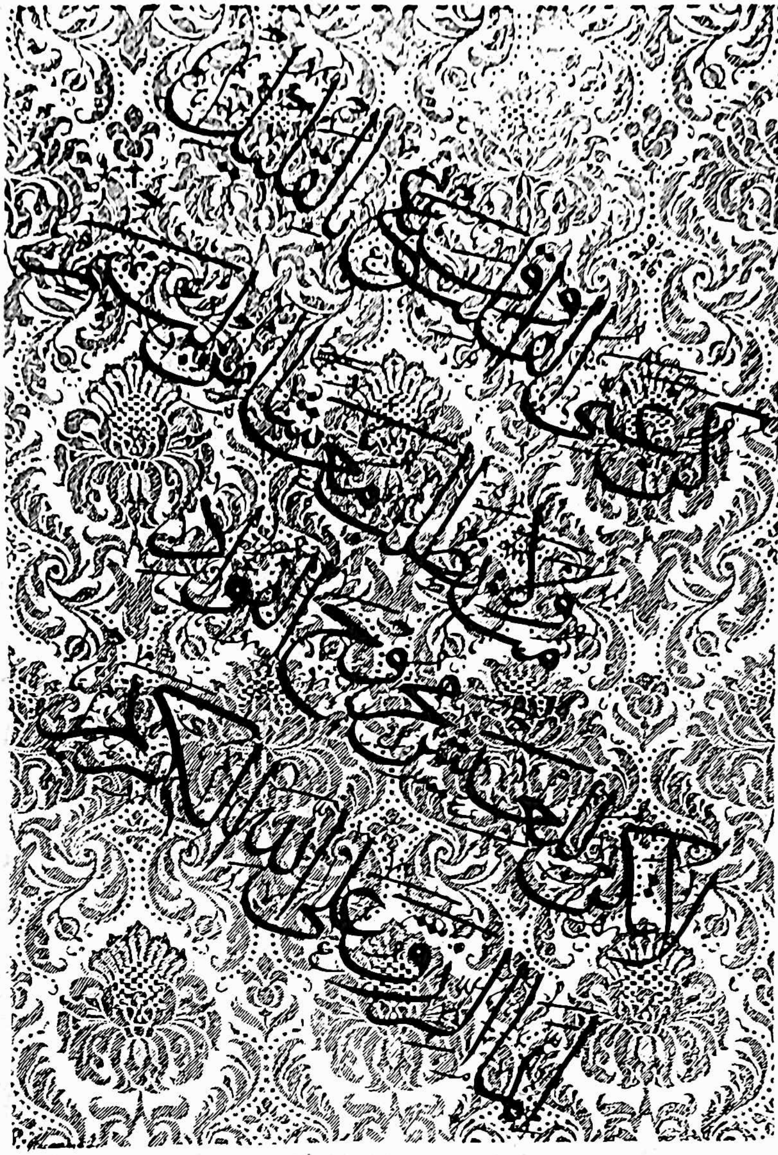
وهو على كل شيء قدير

بسم الله الرحمن الرحيم

فاصبر لحكم ربك ولا تطع منهم آثما أو كفورا


بسم الله الرحمن الرحيم
فسيكفيكهم الله وهو السميع العليم





ان الله عزّ وجلّ يقبل توبة العبد ما لم يغرغر

الحديث

بسم الله الرحمن الرحيم



بسم الله الرحمن الرحيم

لله ما فى السموت والارض ان الله هو الغنى الحميد

بسم الله الرحمن الرحيم

ولمن صبر وغفر إن ذلك لمن عزم الأمور

١٩٩٣

بسم الله الرحمن الرحيم

الله لا إله إلا هو وعلى الله فليتوكل المؤمنون

بسم الله الرحمن الرحيم



أليس الله بعزيز ذي انتقام

خط ثلث جلي

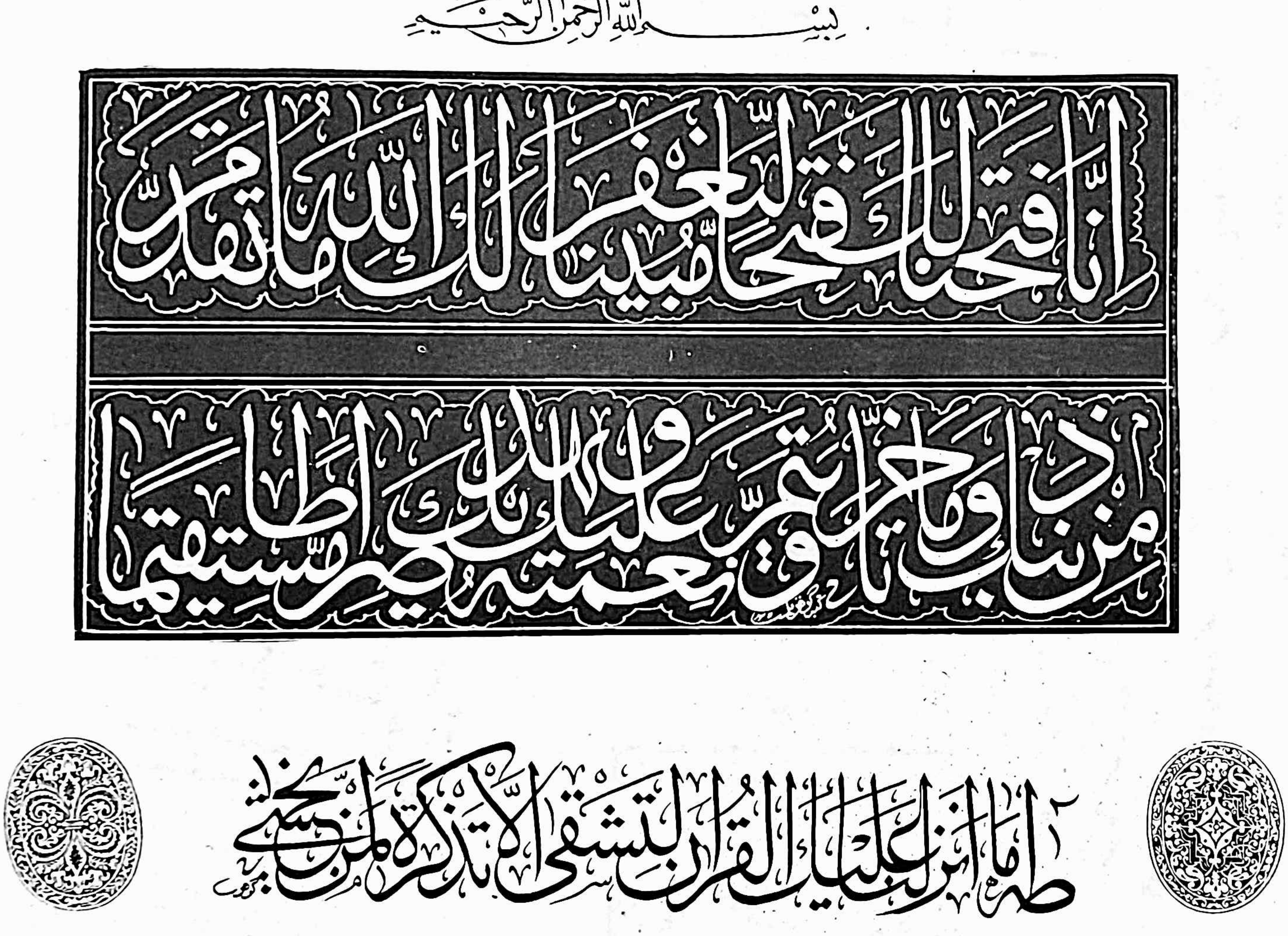


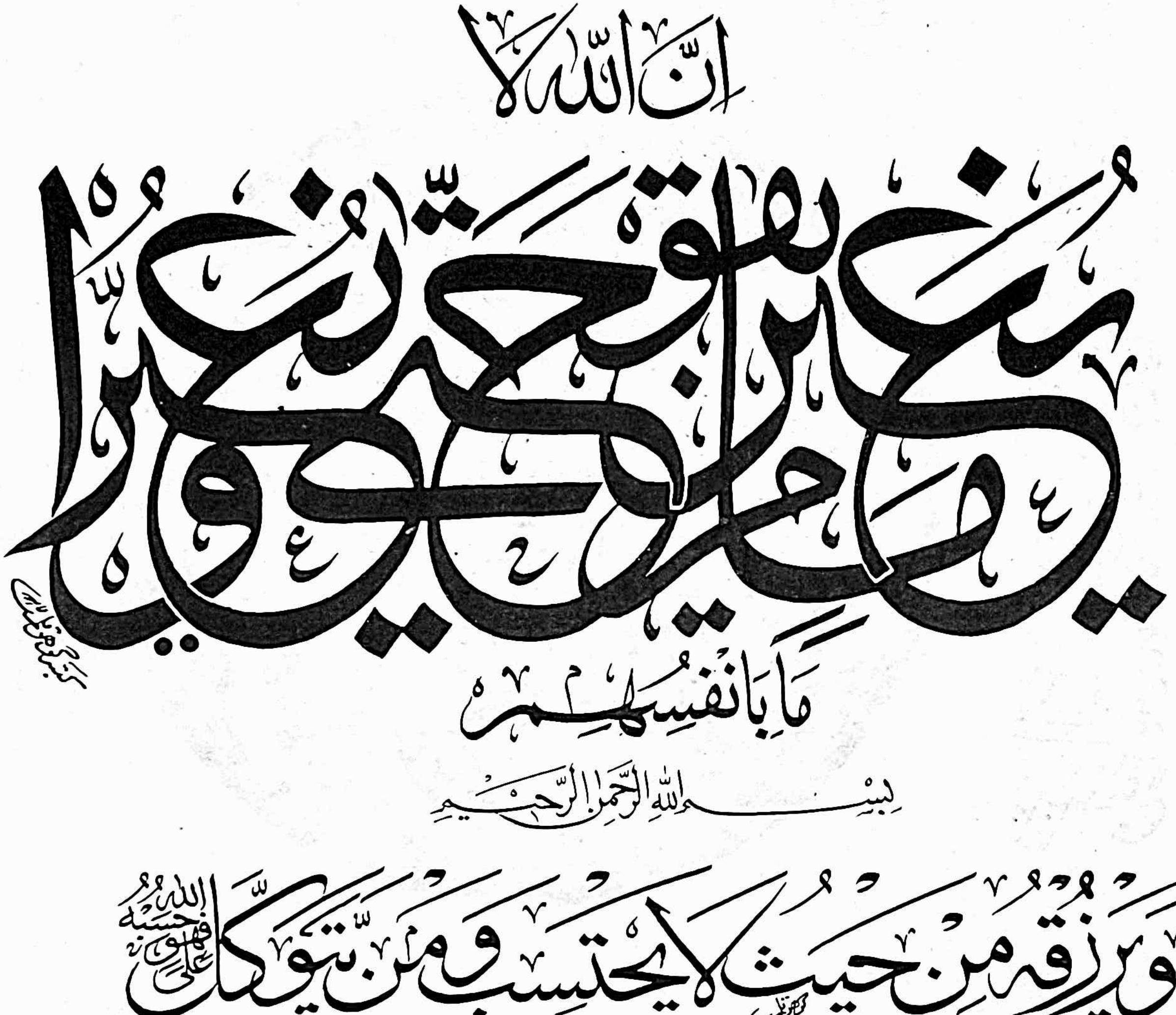
بسم الله الرحمن الرحيم



من عمل صالحا فلنفسه ومن أساء فعليها

خط ثلث جلي


بسم الله الرحمن الرحيم
انا فتحنا لك فتحا مبينا ليغفر لك الله ما تقدم
من ذنبك وما تأخر ويتم نعمته عليك ويهديك صراطا مستقيما
طه ما انزلنا عليك القرآن لتشقى الا تذكرة لمن يخشى

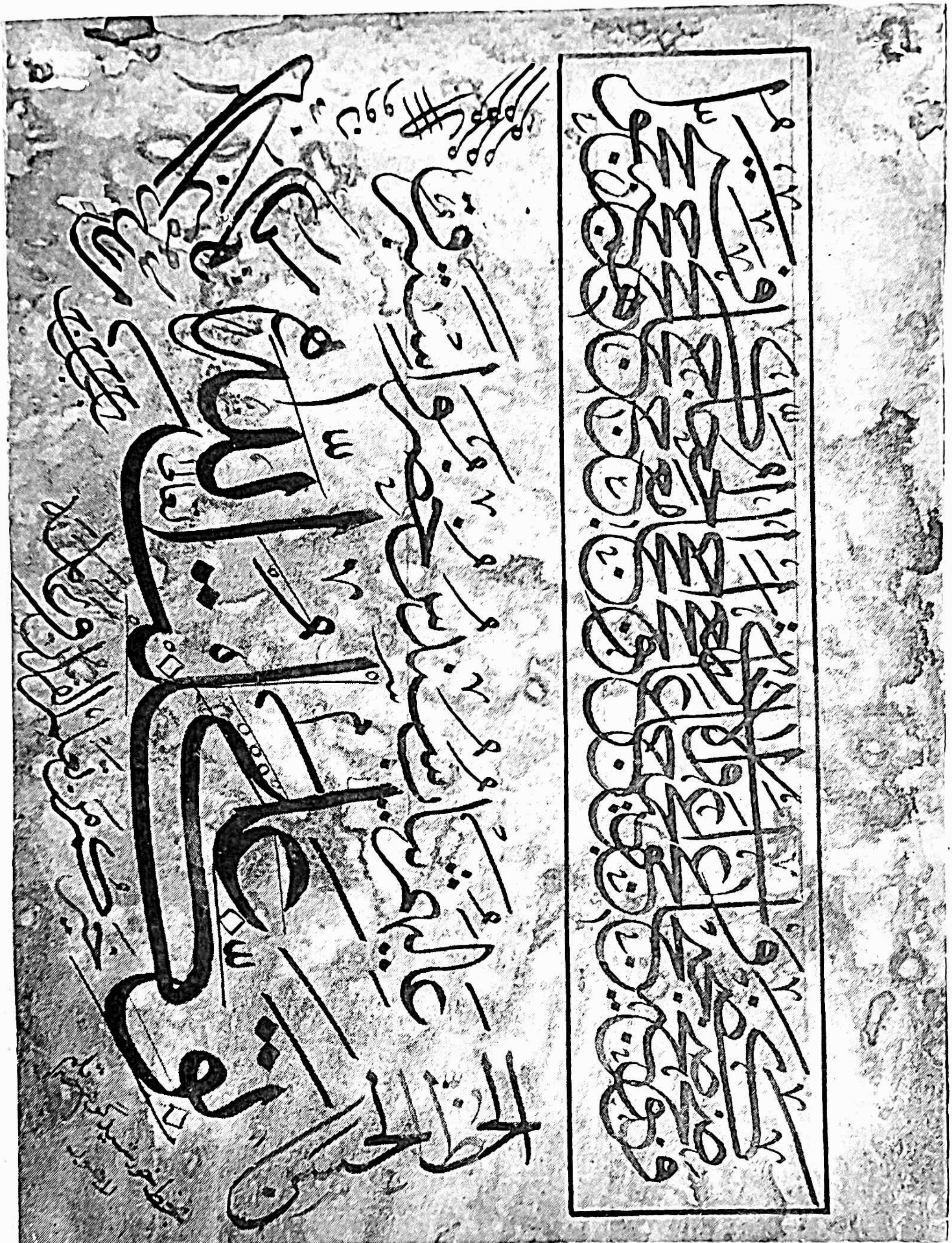

إن الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بأنفسهم
بسم الله الرحمن الرحيم
ويرزقه من حيث لا يحتسب ومن يتوكل على الله فهو حسبه

بسم الله الرحمن الرحيم

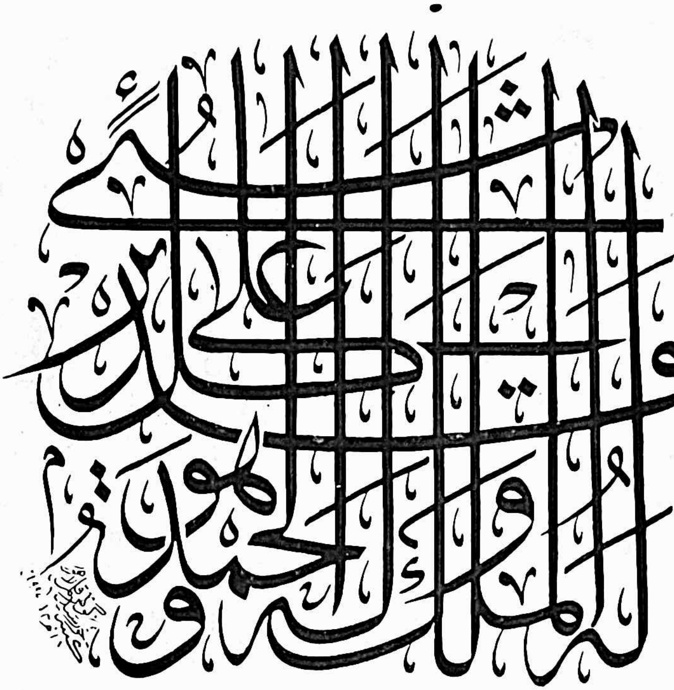


ونفس وما سواها فالهمها فجورها وتقواها قد افلح من زكاها وقد خاب من دساها صدق الله العظيم

مکتبہ خورشید گوہر قلم لاہور ۱۴۱۸ھ



بسم اللہ الرحمن الرحیم



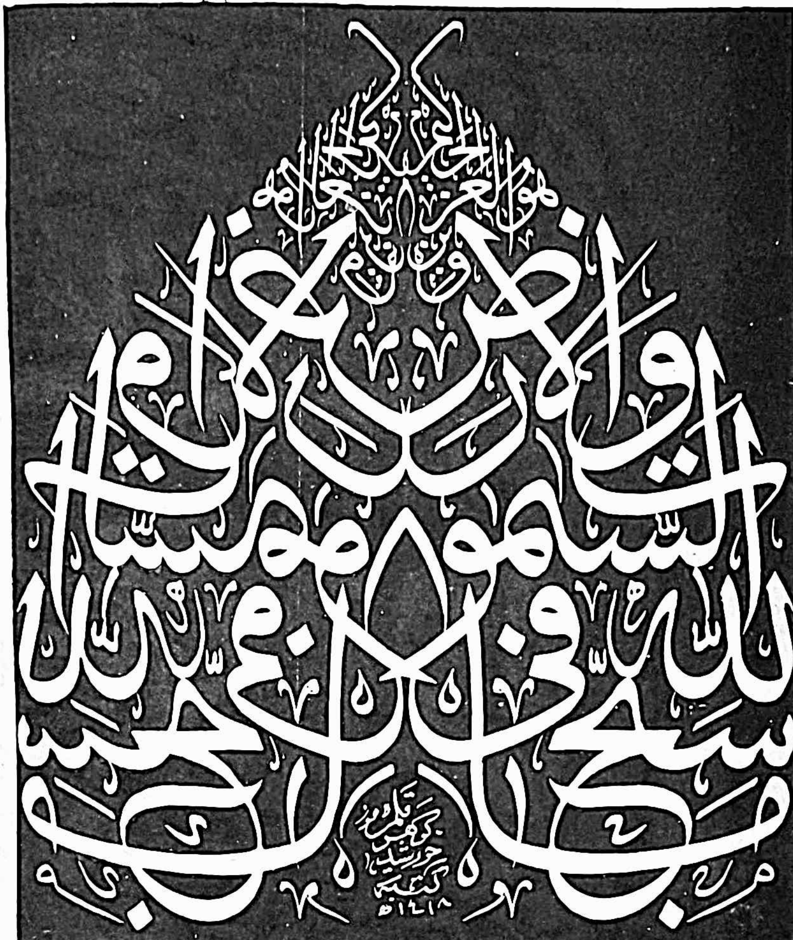
لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر — خط ثلث جلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان ھذا لھو الفوز العظیم — القرآن الکریم

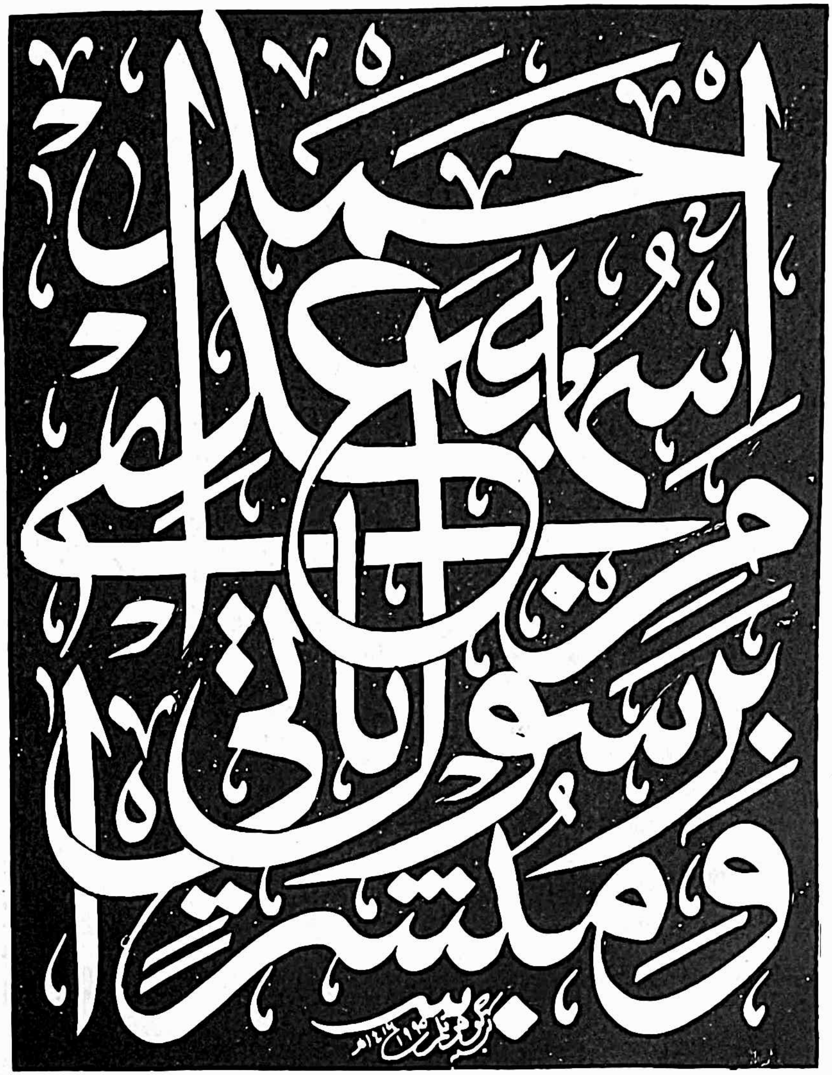
وھو علی ما یفعلون بالمؤمنین شہود — القرآن

بسم الله الرحمن الرحيم



خيركم من تعلم القرآن وعلمه

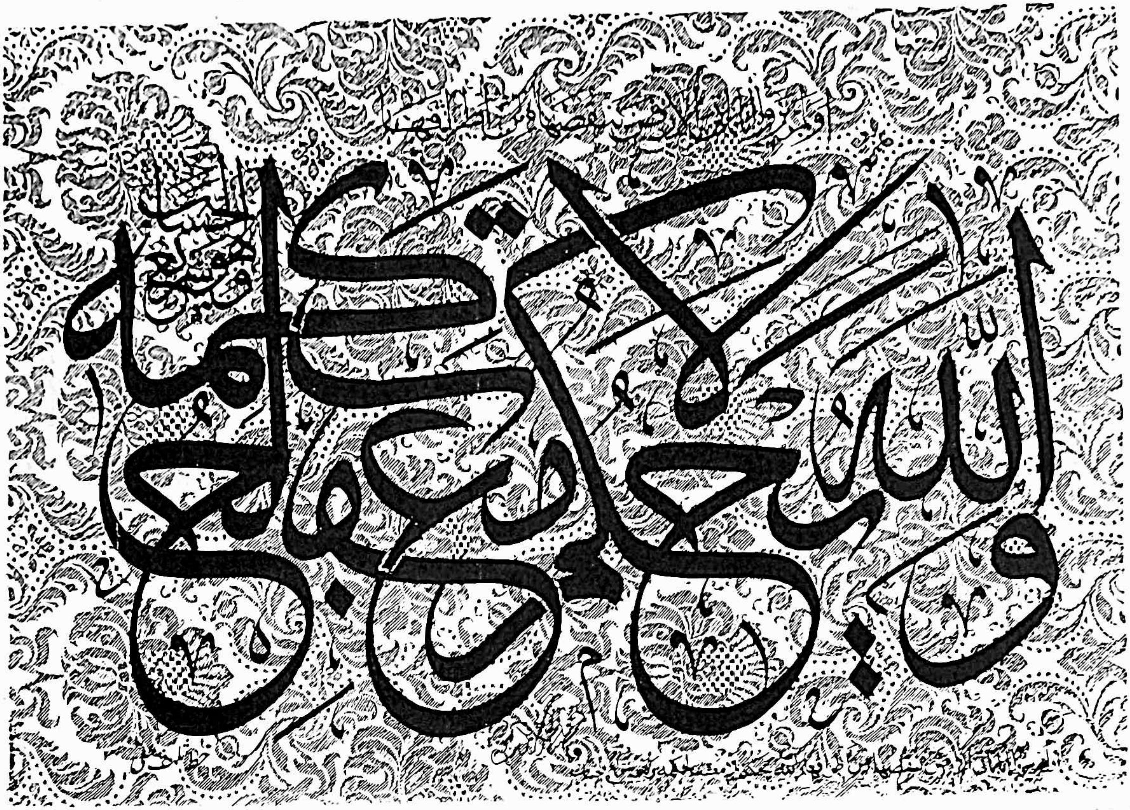
بسم الله الرحمن الرحيم



بسم الله الرحمن الرحيم

وكان فضل الله عليك عظيما

بسم الله الرحمن الرحيم



بسم الله الرحمن الرحيم

والعصر إن الإنسان لفي خسر إلا الذين آمنوا وعملوا الصالحات

بسم الله الرحمن الرحيم

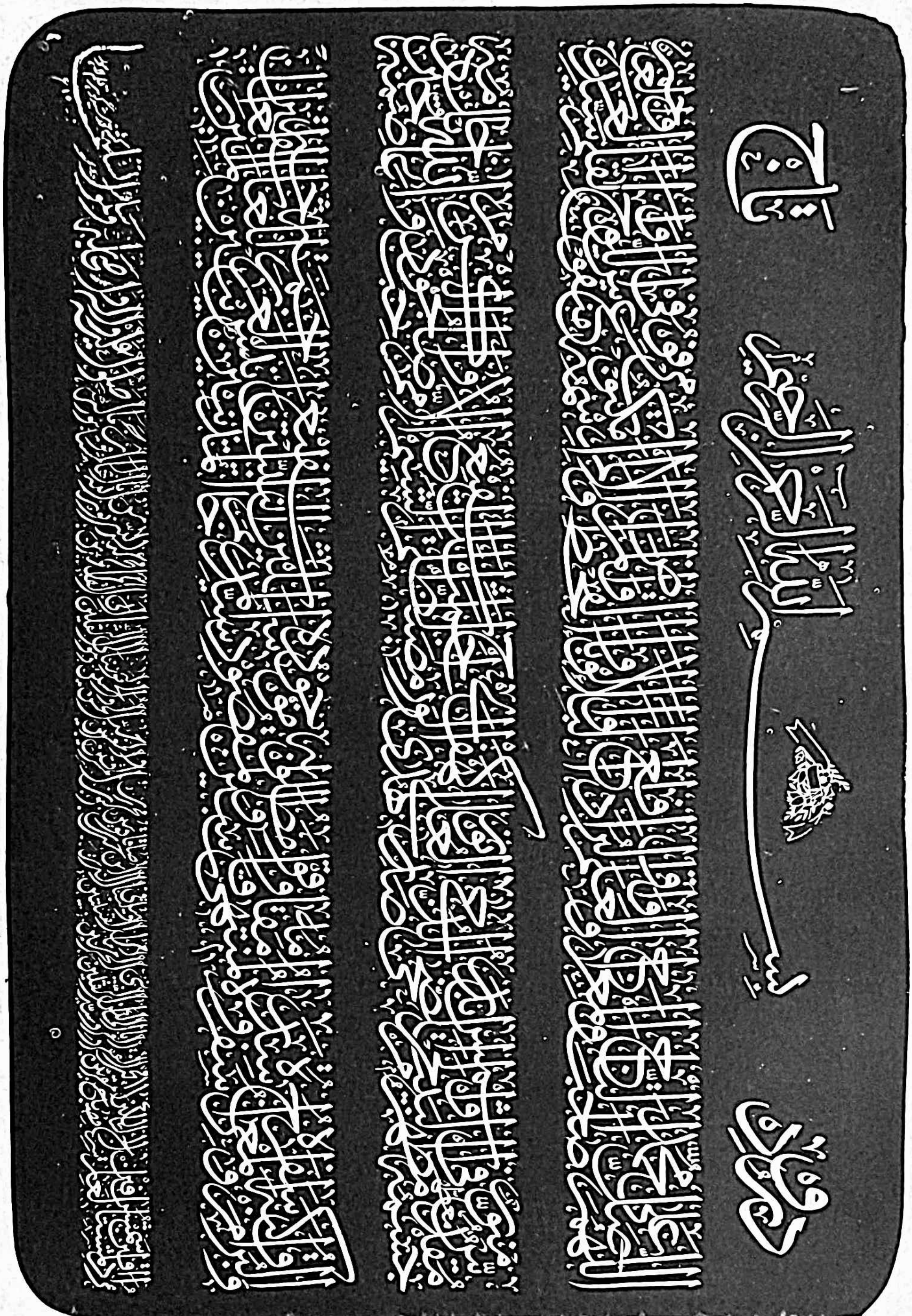
وجاهدوا في سبيل الله بأموالكم وأنفسكم

بسم الله الرحمن الرحيم



بسم الله الرحمن الرحيم











بسم الله الرحمن الرحيم

إن الله عزيز حكيم

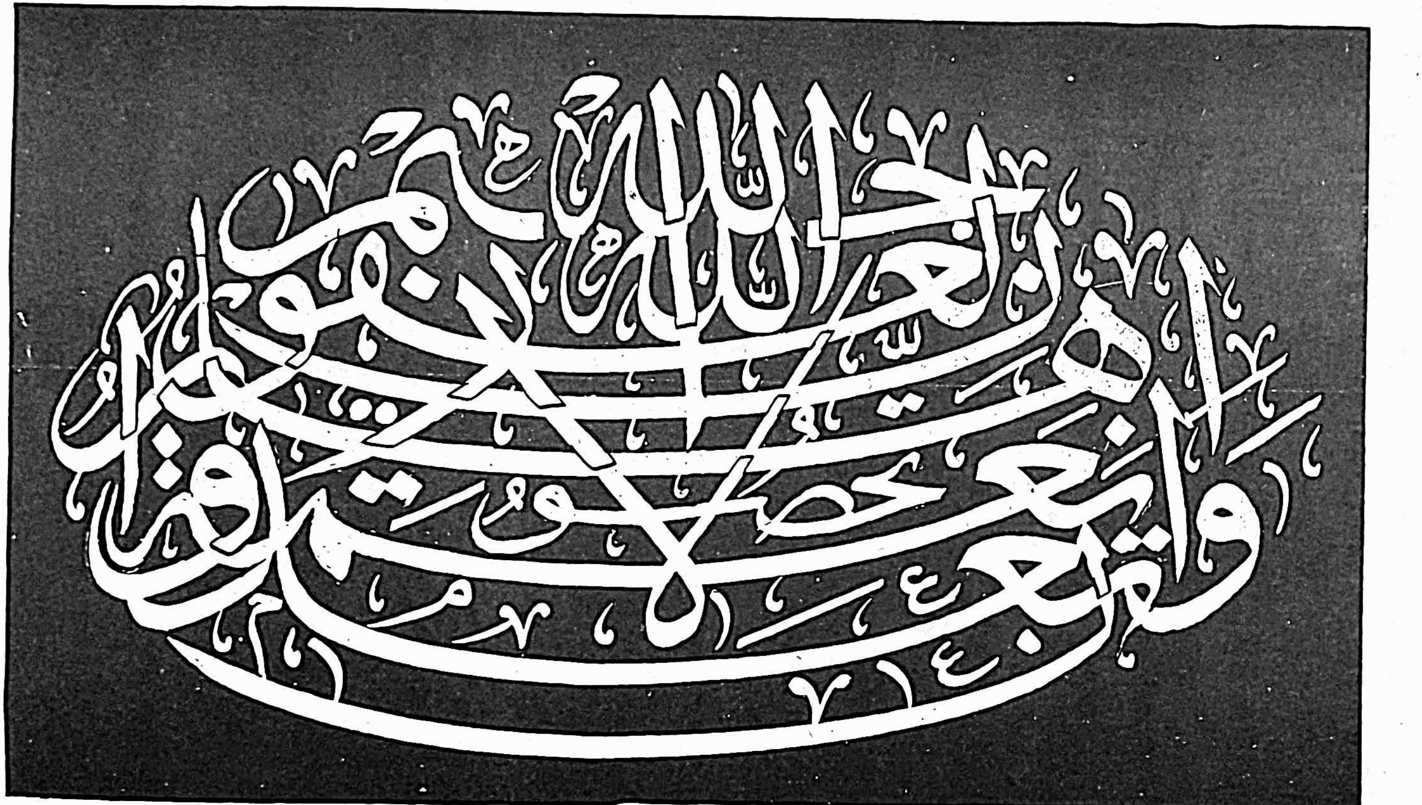
بسم الله الرحمن الرحيم

إن الله لا يغفر أن يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء

بسم الله الرحمن الرحيم

والله يعلم وأنتم لا تعلمون

بسم الله الرحمن الرحيم



بسم الله الرحمن الرحيم تبارك الذي بيده الملك وهو على كل شيء قدير

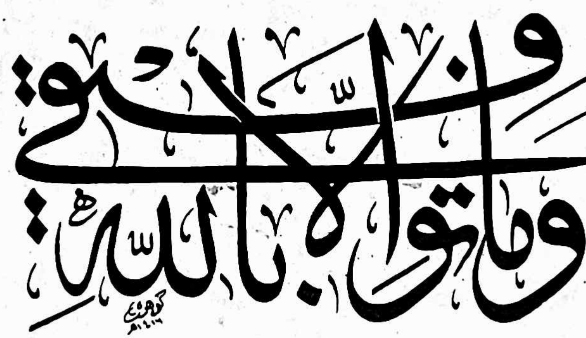




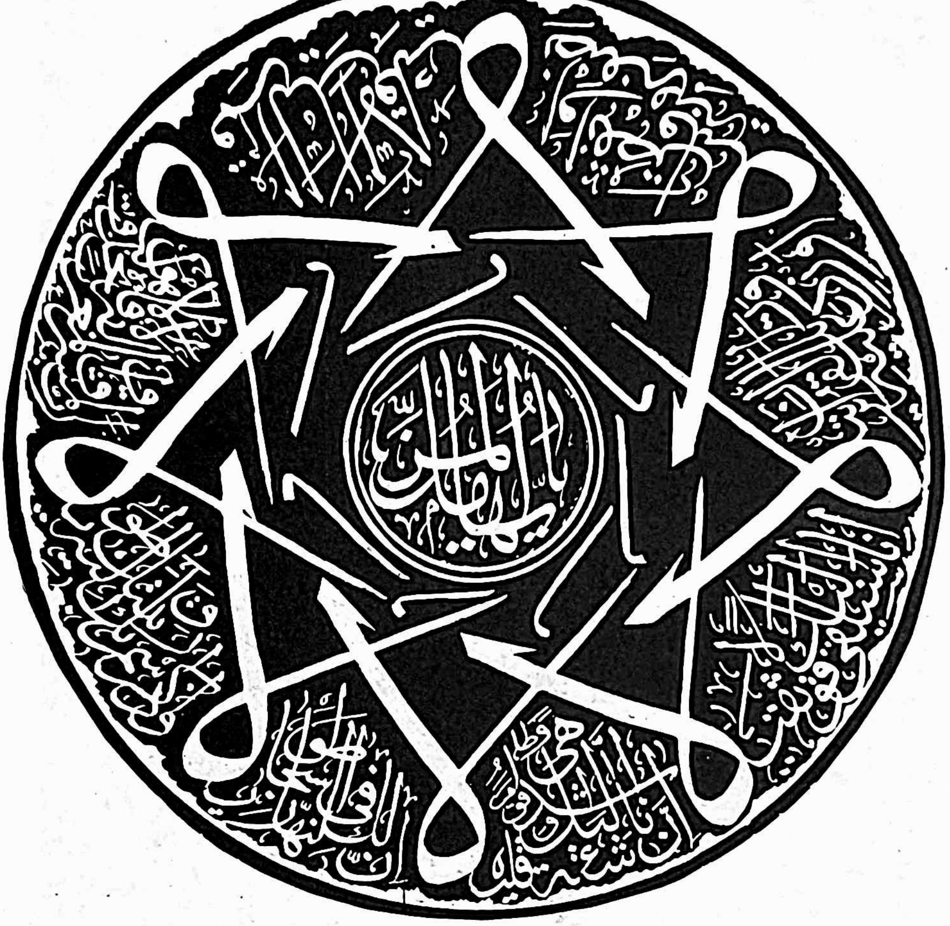
بسم اللہ مجرىٰها ومرسٰها ان ربی لغفور رحیم

بخط ثلث جلی


اعوذ بالله من الشيطان الرجيم
بسم الله الرحمن الرحيم
كل شيء قدير
سبح اسم ربك الاعلى الذي خلق فسوى والذي قدر فهدى والذي اخرج المرعى


وما توفيقي الا بالله

بسم الله الرحمن الرحيم



بسم الله الرحمن الرحيم

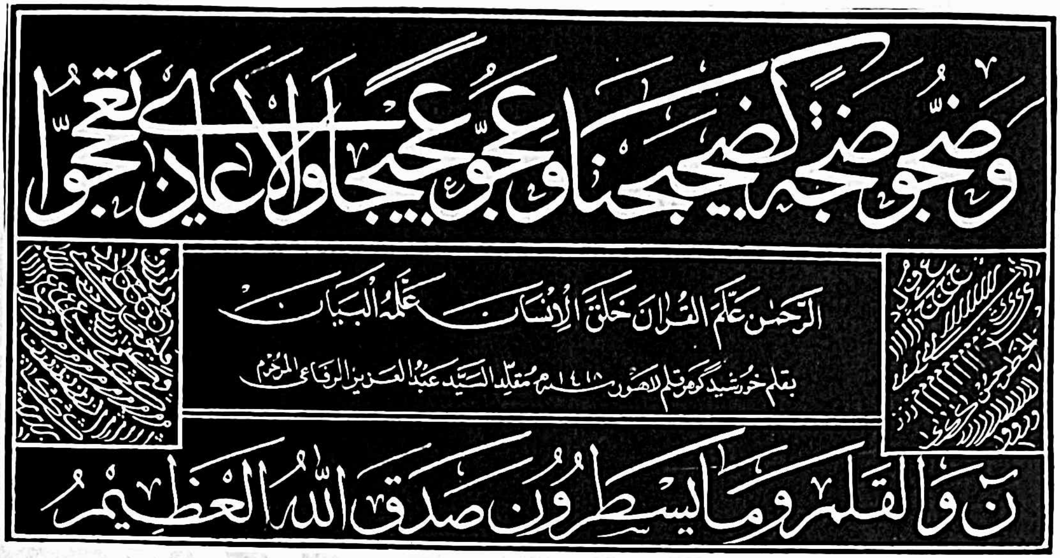
وإن يكاد الذين كفروا ليزلقونك بأبصارهم لما سمعوا الذكر ويقولون إنه لمجنون

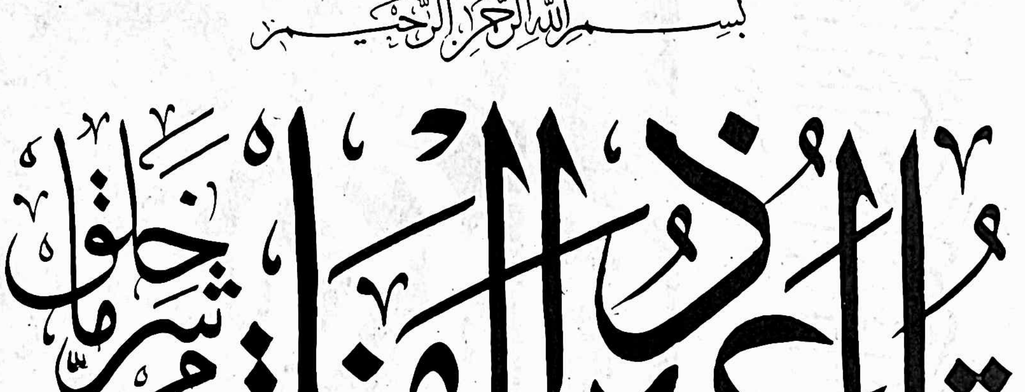
بسم الله الرحمن الرحيم



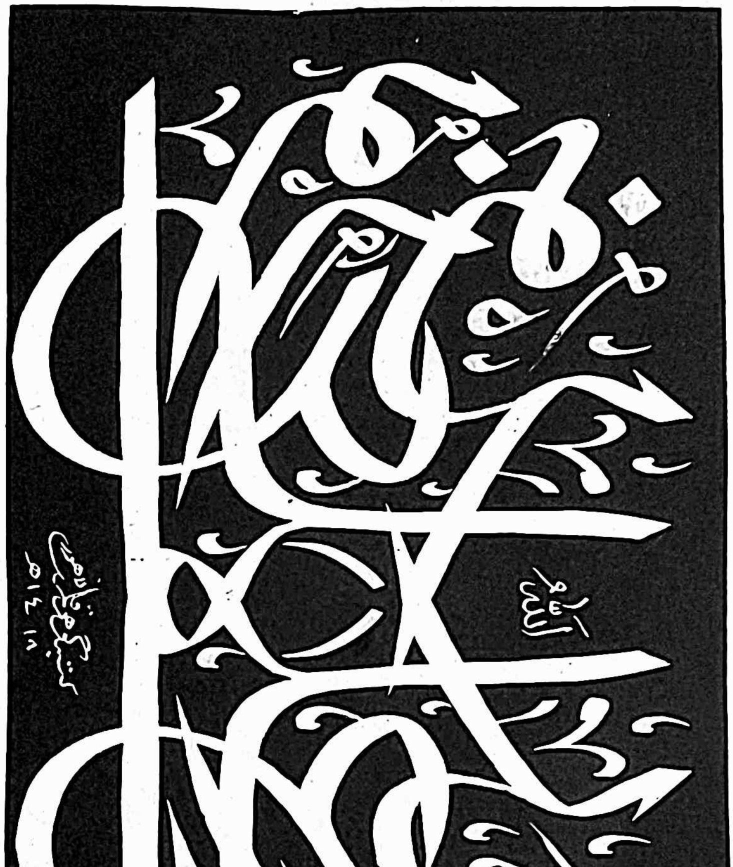
بسم الله الرحمن الرحيم




الرحمن علم القرآن خلق الإنسان علمه البيان
ن والقلم وما يسطرون صدق الله العظيم


بسم الله الرحمن الرحيم
قل أعوذ برب الفلق من شر ما خلق





بسم الله الرحمن الرحيم

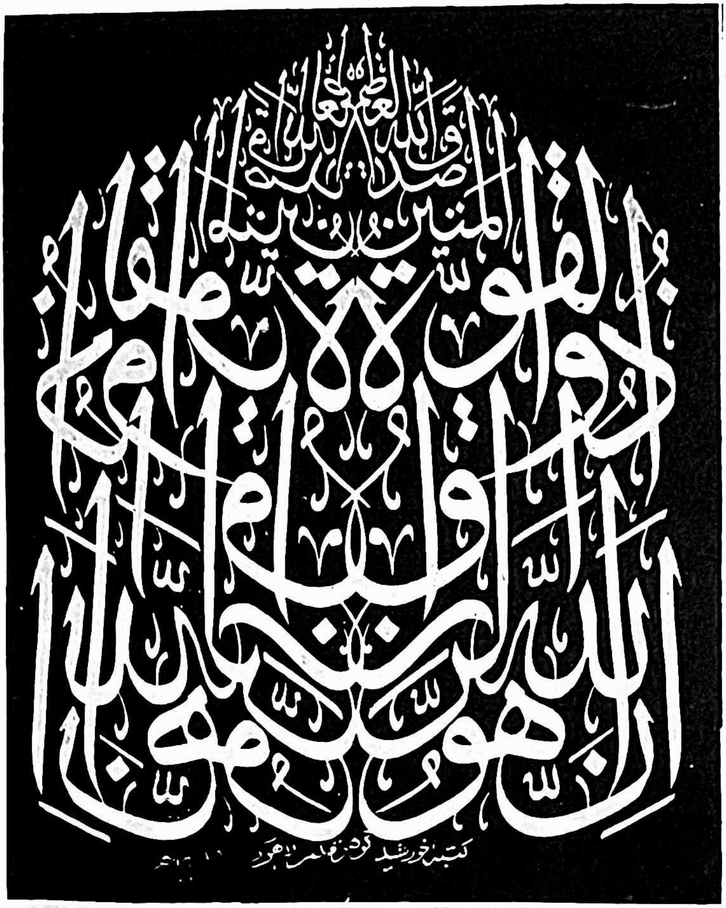


بسم الله الرحمن الرحيم

عالم الغيب والشهادة الكبير المتعال

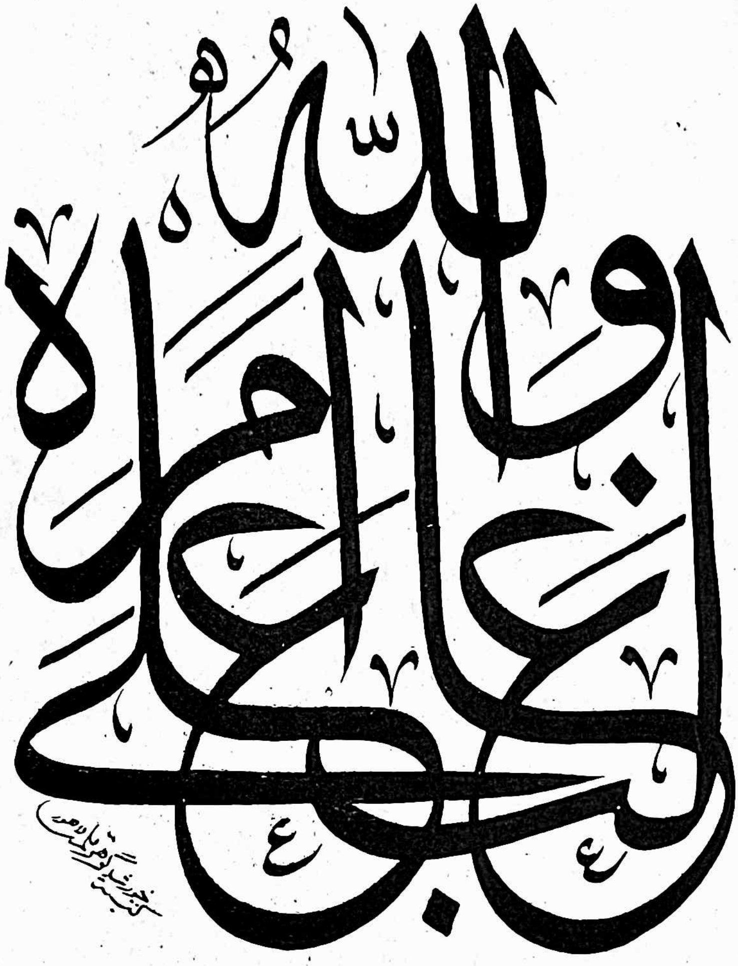
صدق الله العظيم

بسم الله الرحمن الرحيم

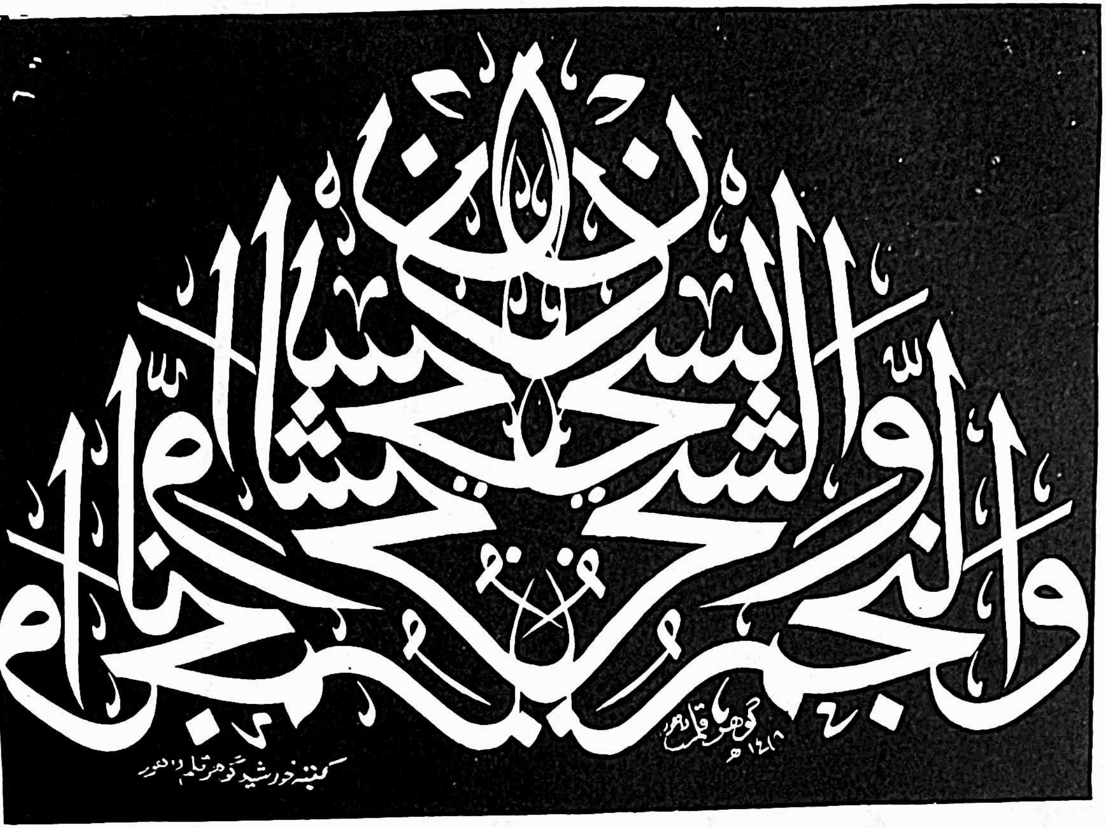


بسم الله الرحمن الرحيم

له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير


والله غالب على أمره


بسم الله الرحمن الرحيم
لا تدركه الأبصار وهو يدرك الأبصار وهو اللطيف الخبير



بسم الله الرحمن الرحيم

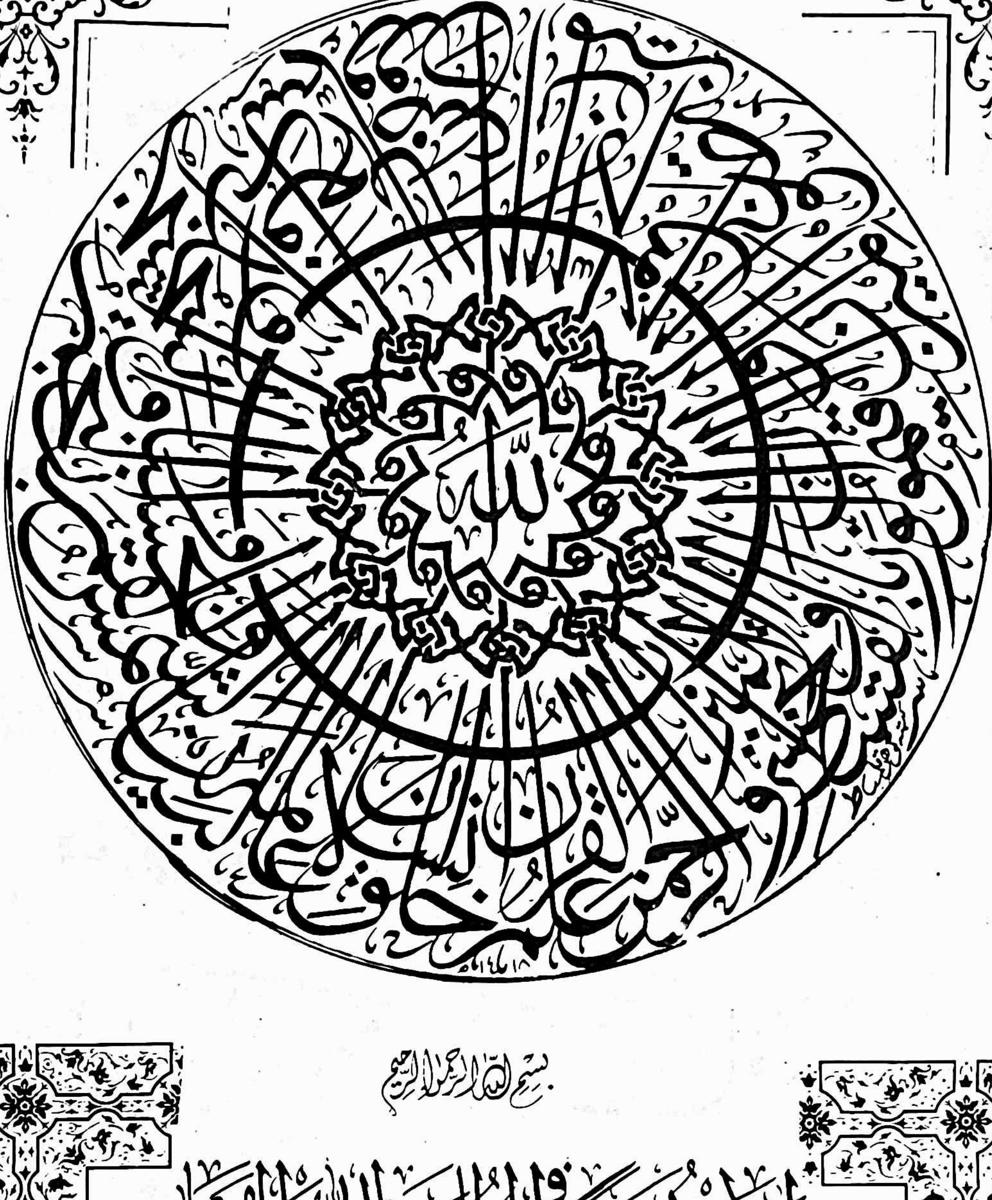
واخفض جناحك لمن اتبعك من المؤمنين

صدق الله العظيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بل هو قرآن مجيد في لوح محفوظ

بسم الله الرحمن الرحيم



بسم الله الرحمن الرحيم

لا يستر عبد عبداً في الدنيا إلا ستره الله يوم القيامة

الحديث



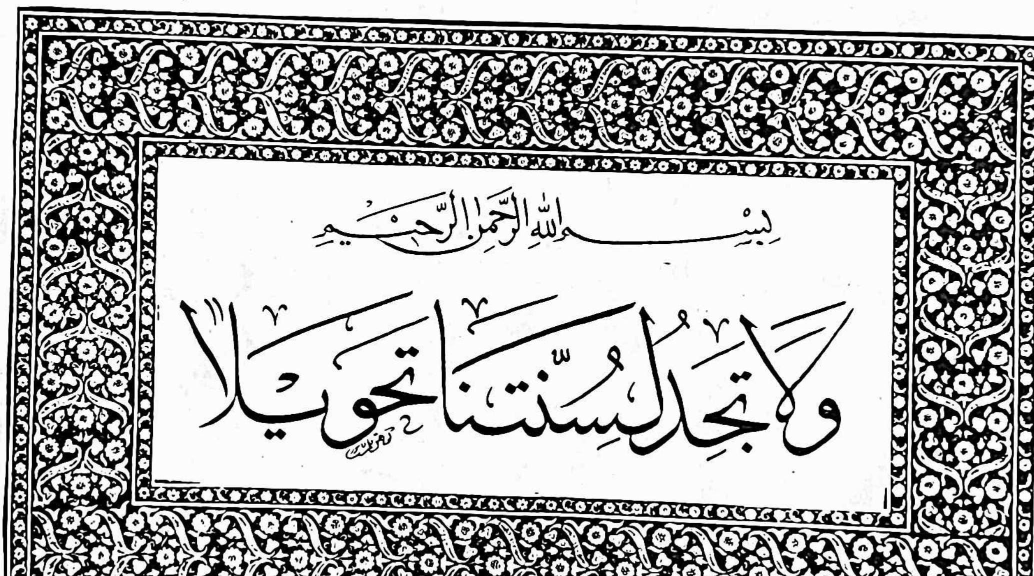
رأس الحكمة مخافة الله

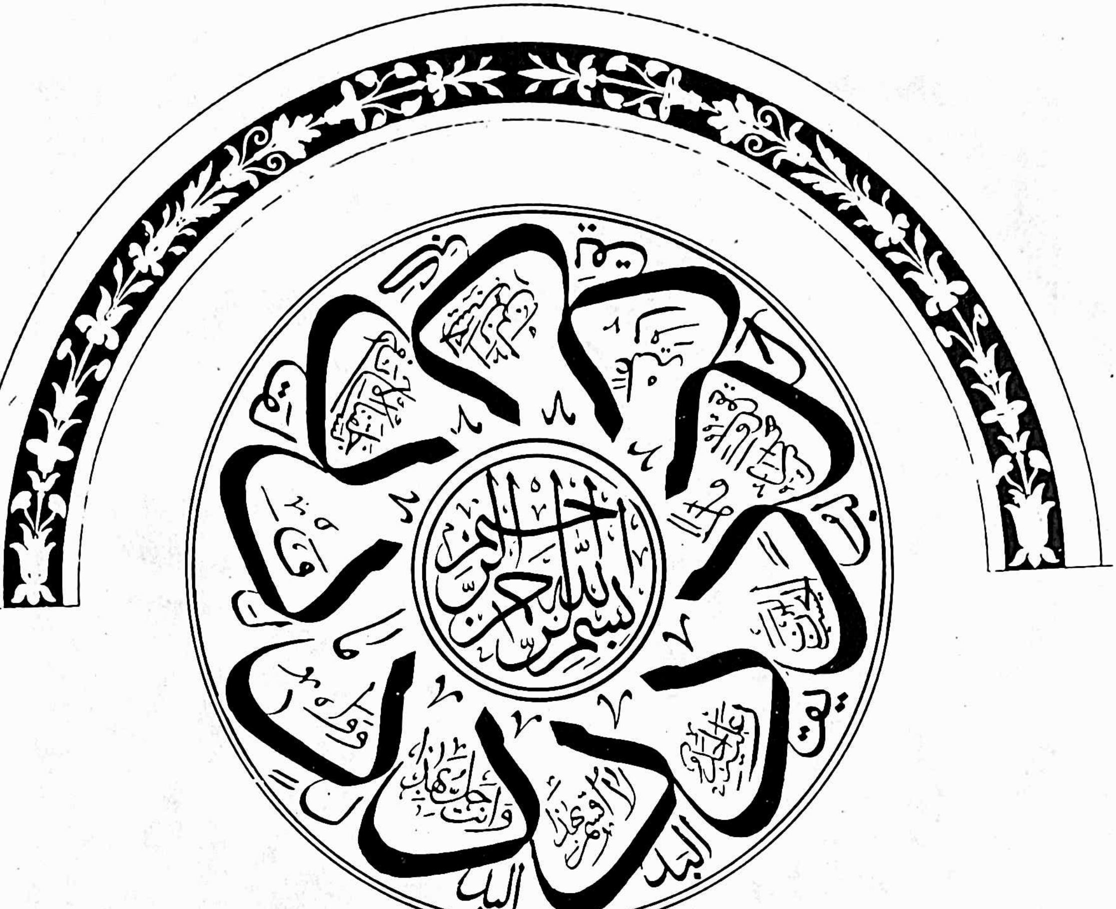
صدق رسول الله
صلى الله عليه وسلم


أعوذ بالله من الشيطان الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم







بسم الله الرحمن الرحيم

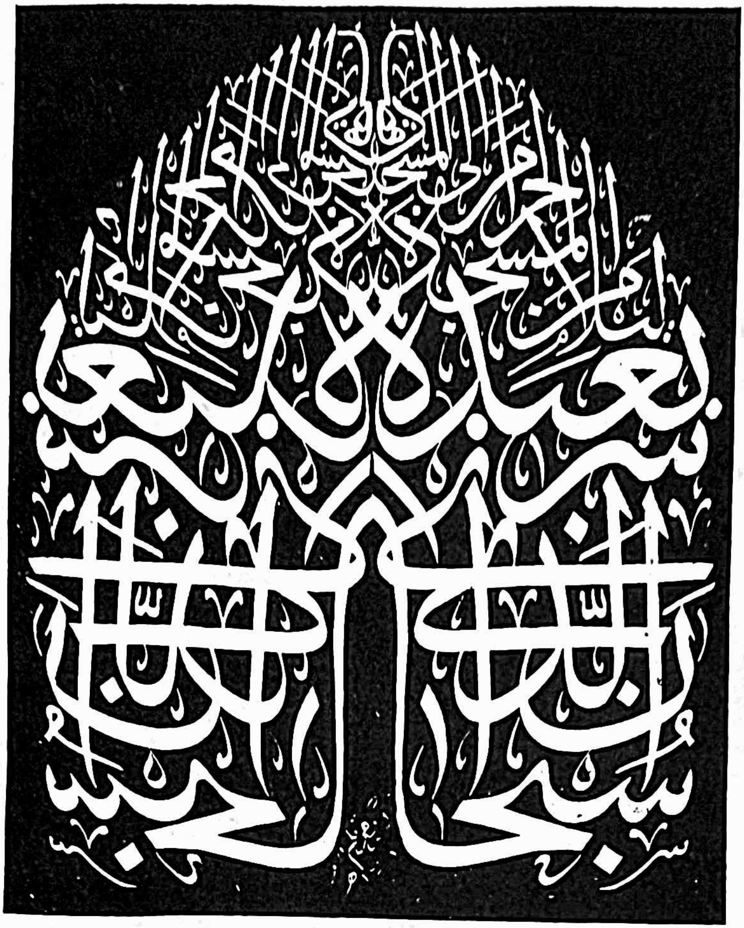
انا فتحنا لك فتحا مبينا



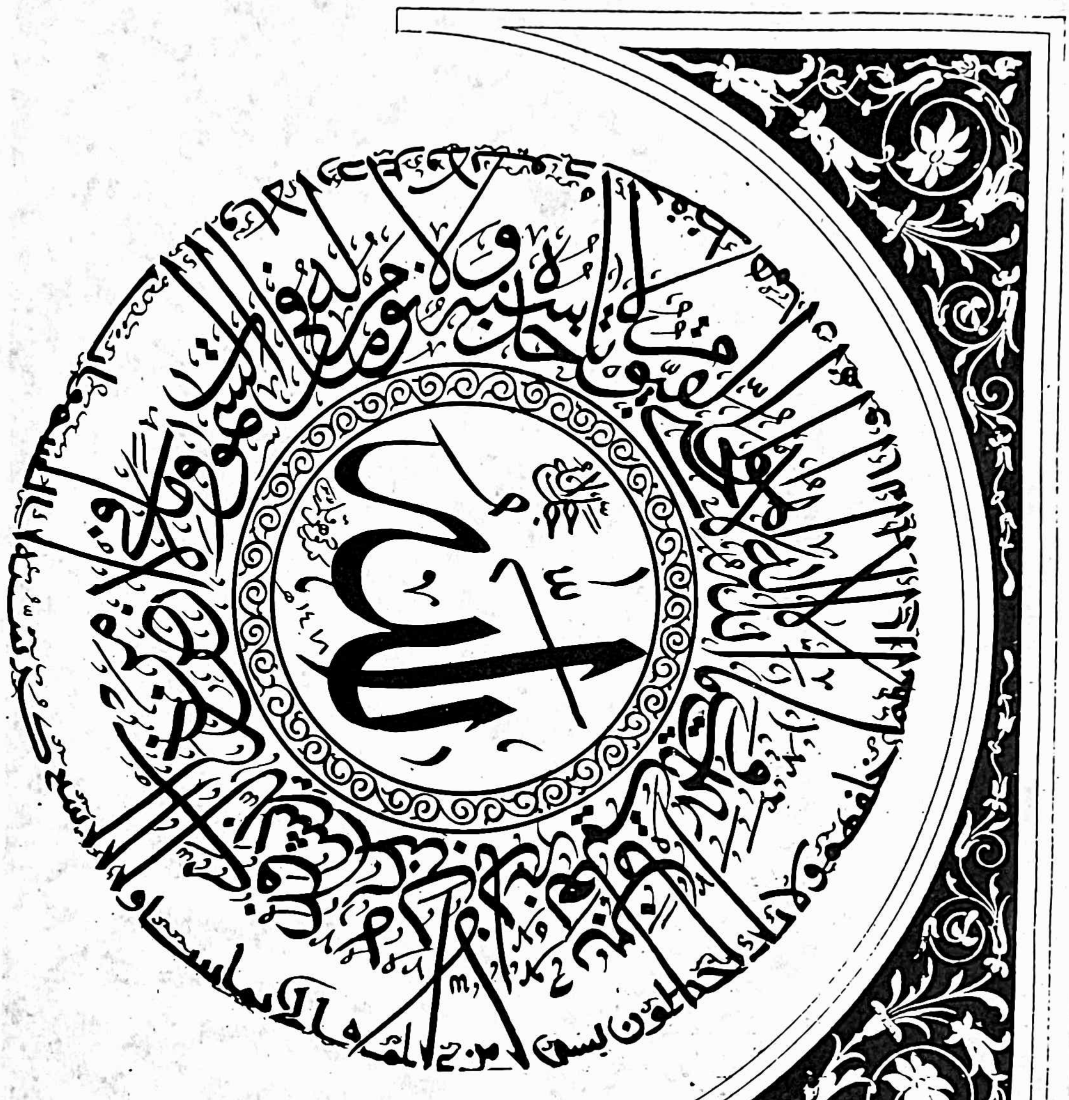

صلی اللہ علیہ وسلم

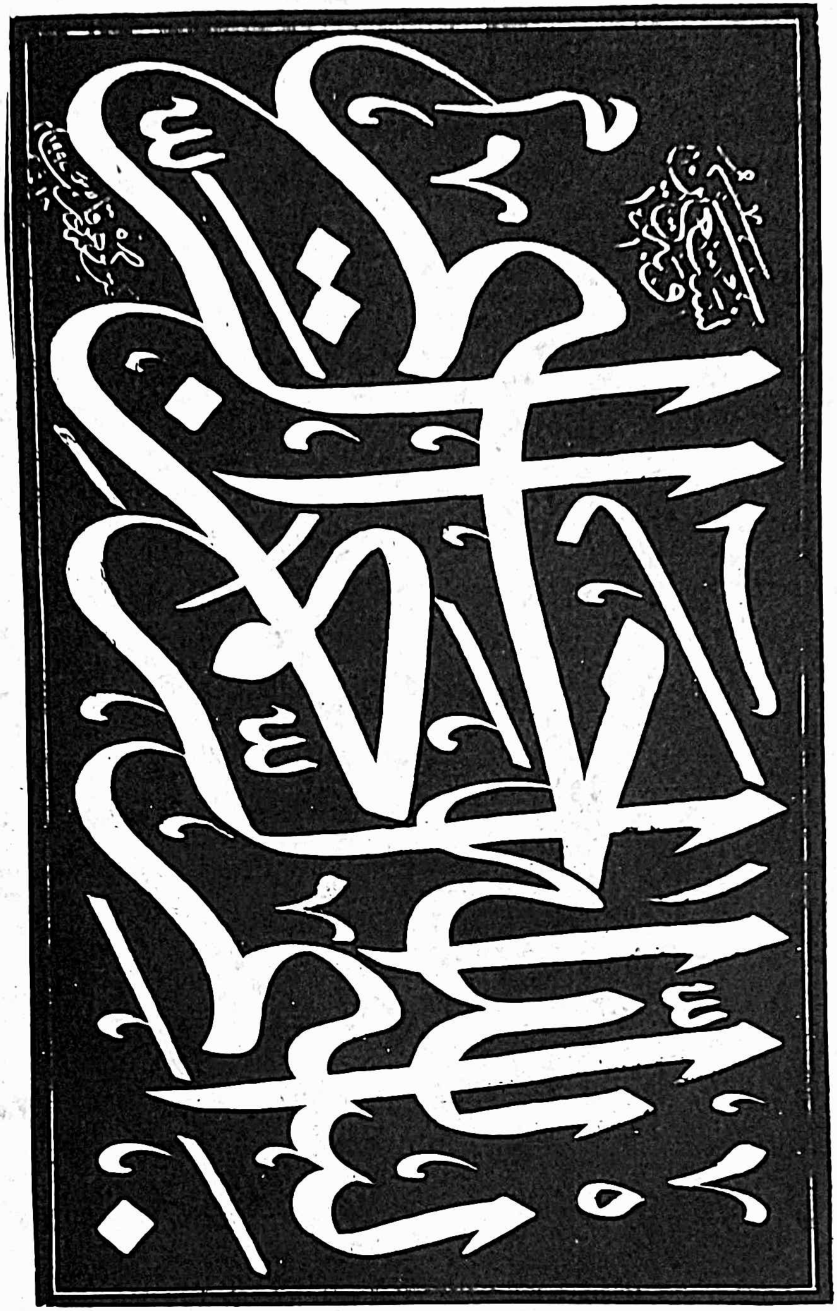

سید القوم خادمهم


إنما الأعمال بالنيات




ولسوف يعطيك ربك فترضى





بسم الله الرحمن الرحيم

وجاهدوا بأموالكم وأنفسكم في سبيل الله

صدق الله العظيم

وإذا رأيت ثم رأيت نعيما وملكا كبيرا

ويقولون متى هذا الوعد إن كنتم صادقين


محمد

انما اموالكم واولادكم فتنة والله عنده اجر عظيم

توبوا الى الله توبة نصوحا

ومن يعظم حرمات الله فهو خير له عند ربه

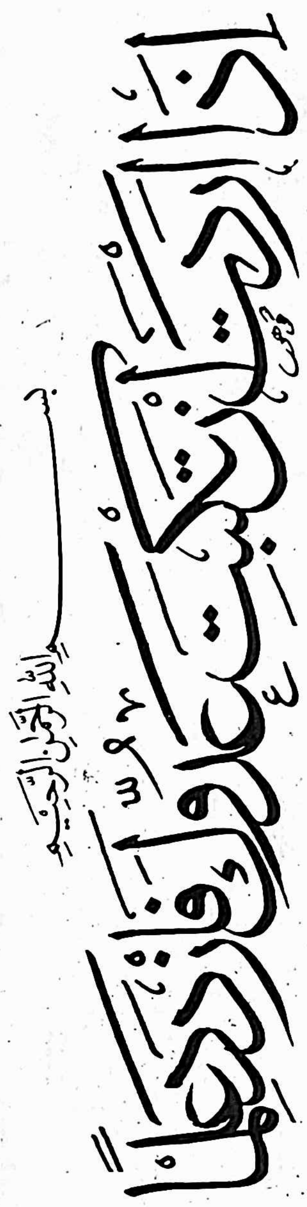
سبح اسم ربك الاعلى الذي خلق فسوى والذي قدر فهدى

رب اشرح لی صدری ویسر لی امری

خیرکم من تعلم القرآن وعلمه

لیس الغنی عن کثرة العرض ان الغنی غنی النفس

وافعلوا الخیر لعلکم تفلحون





بسم الله الرحمن الرحيم

ولينصرك الله نصرا عزيزا

آمنا بالله صدق الله العظيم

وينصرك الله نصرا عزيزا صدق الله

إن تنصروا الله ينصركم ويثبت أقدامكم

قل نعم وأنتم داخرون القرآن الكريم

بل جاء بالحق وصدق المرسلين . القرآن

وأفوض أمري إلى الله إن الله بصير بالعباد

بسم الله الرحمن الرحيم

حسبي الله ونعم الوكيل

بسم الله الرحمن الرحيم

إنا زينا السماء الدنيا بزينة الكواكب

القرآن الحكيم





وهو الحكيم الخبير

إنا فتحنا لك فتحا مبينا

واذكر اسم ربك بكرة وأصيلا

وينصرك الله نصرا عزيزا




بسم الله الرحمن الرحيم
ربنا هب لنا من أزواجنا وذرياتنا قرة أعين واجعلنا للمتقين إماما
رب أوزعني أن أشكر نعمتك التي أنعمت علي وعلى والدي وأن أعمل صالحا ترضاه وأدخلني برحمتك في عبادك الصالحين



أفلم يسيروا في الأرض فينظروا

مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا

وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

سُبْحَانَ اللهِ

مَا شَاءَ اللهُ

وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ


وصلى الله على محمد وآله وصحبه
قال الله تعالى في قرآن كريم إنا أرسلناك
شاهدا ومبشرا ونذيرا وداعيا إلى الله بإذنه وسراجا منيرا
أجمعين الطيبين الطاهرين
يا أرحم الراحمين


رتبة العلم أعلى الرتب

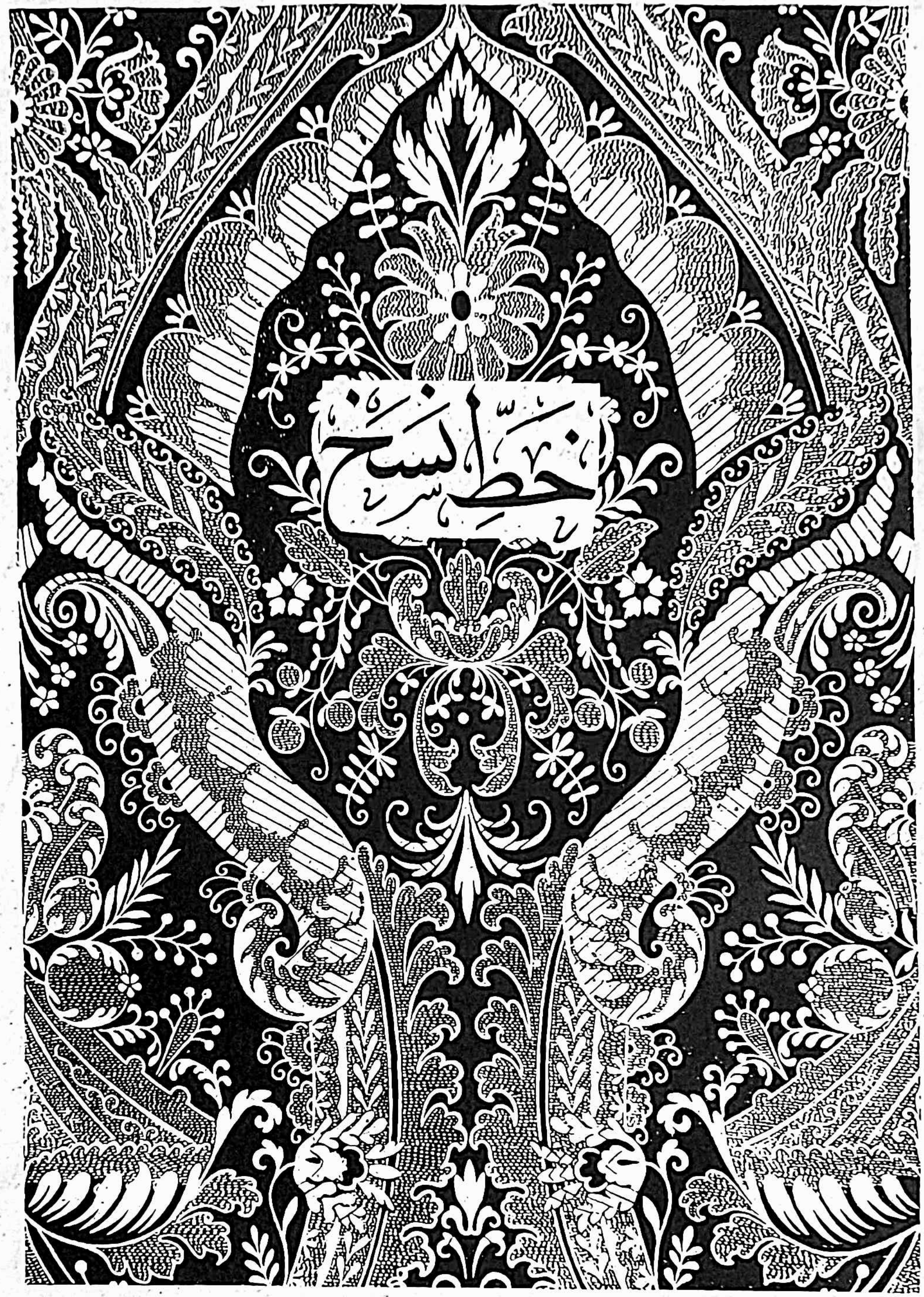
اللهم صل وسلم على جميع الانبياء والمرسلين والحمد لله رب العالمين

خيركم من تعلم القرآن وعلمه

وصفة منه ذو العرش يسترها ويعد فيها معان

ان تنصروا الله ينصركم ويثبت اقدامكم

وان ربك لذو مغفرة للناس على ظلمهم



NASKH,

عربی خط نسخ کے اصول و ضوابط

1- اس کے الفاظ ثلث سے حجم میں کم ہوتے ہیں۔
2- اس کا مسطر پانچ قطوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ پہلے تین قطوں کے بعد لائن کھینچی جاتی ہے۔ اور پھر دو قطوں کے بعد تیسری اور آخری لائن کھینچی جاتی ہے۔
3- اس کے لئے بھی قلم کا قط ٹیڑھا رکھا جاتا ہے۔
4- ب چار قط' ج کا اوپر کا سرا چار قط' س' ص' کا نصف دائرہ تین قط رکھا جاتا ہے۔
5- اس کے اعراب بھی ثلث کی نسبت کم طوالت والے ہوتے ہیں۔
6- نسخ میں بھی قلم کی نوک پلک کو خصوصی اہمیت دی جاتی ہے۔
7- س' کا شوشے میں پہلا شوشہ ایک قط اور دوسرا ڈیڑھ قط ہوتا ہے۔
8- یہ خط مطالعہ کے لئے لکھا جاتا ہے۔ اس خط میں قرآنی مصاحف اور دوسری دستاویزات تحریر کی جاتی ہیں۔

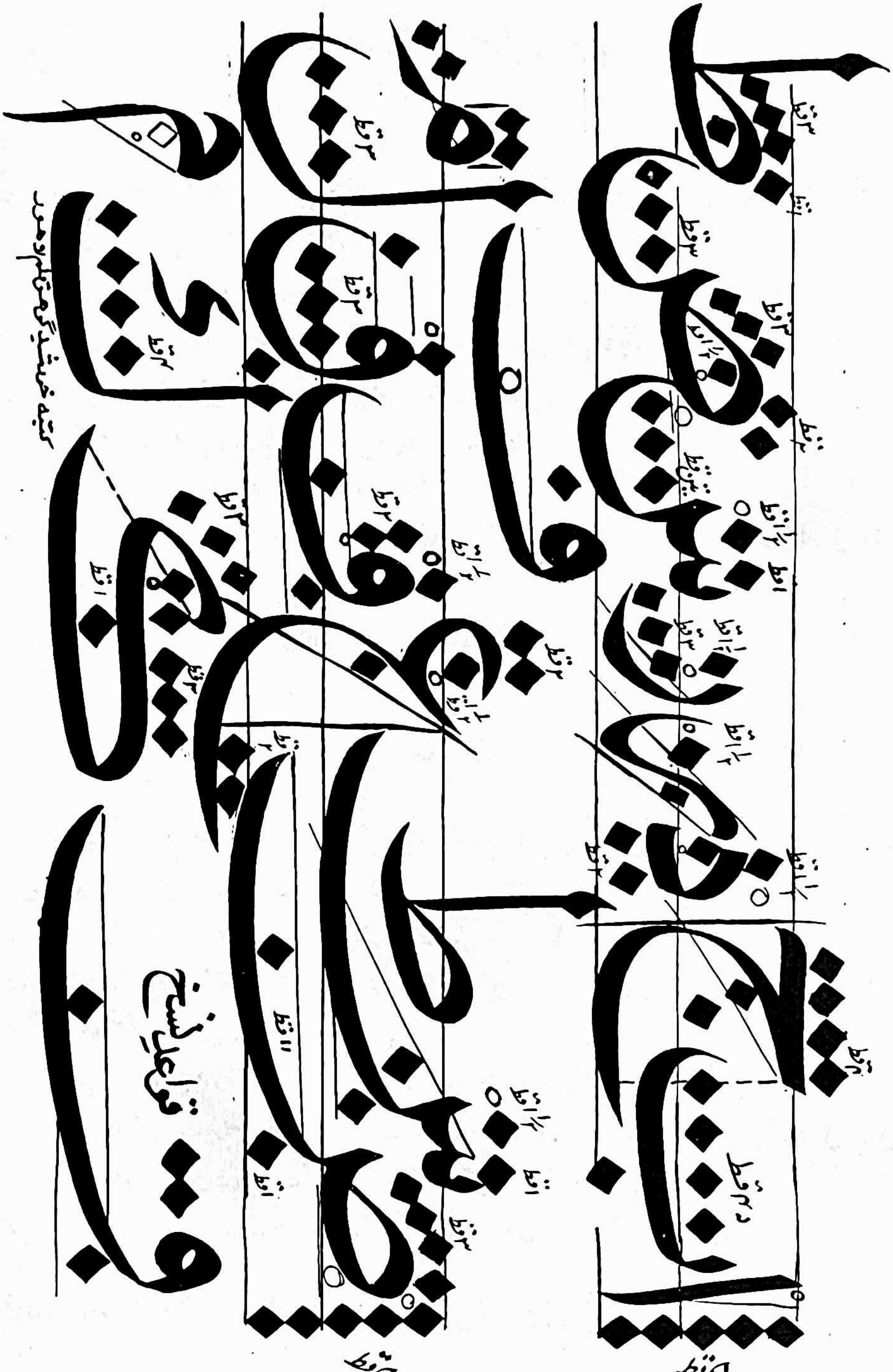
نوٹ: باقی ماندہ ہدایات آپ تختیوں میں ملاحظہ کر سکیں گے۔

نسخ ہندی

یہ ایک ایسا رسم الخط ہے جو قرآن حکیم کی خطاطی کے کام آتا ہے یہ نسخ عربی نسخ سے قدرے مختلف ہوتا ہے۔ اس کی "د" "ر" بالکل مختلف نوعیت کی ہوتی ہے۔

1- یہ رسم الخط ہر باریکی تک جلی پن برقرار رکھتا ہے۔
2- اس کے اعراب مختصر اور نستعلیق سے قریب تر ہوتے ہیں۔
3- خط نستعلیق کی اس میں جھلک پائی جاتی ہے۔
4- یہ خط خصوصی طور پر صرف برصغیر پاک و ہند میں استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے اسے ہندی نسخ کہتے ہیں۔
5- یہ خط بھی بہت خوبصورت۔۔ قرآنی کتابت' مجموعہ وظائف' اور عام مطالعہ کے لئے قرآنی آیات کی خطاطی میں اس لئے اہمیت رکھتا ہے کہ عربی نہ جاننے والا بھی اس کو آسانی سے پڑھ لیتا ہے۔
6- پاک ہند میں اس خط کے بڑے بڑے ماہر پیدا ہوئے۔ جنہوں نے کمال فن کا اظہار کیا۔

نوٹ: اس خط کے اصول و ضوابط بھی آئندہ تختیوں میں شامل کر دیئے گئے ہیں۔



آ لآ ث ؤ ۃ ھ ئ ے

ابجد ھوز حطی کلمن

سعفص قرشت ضظغ لا

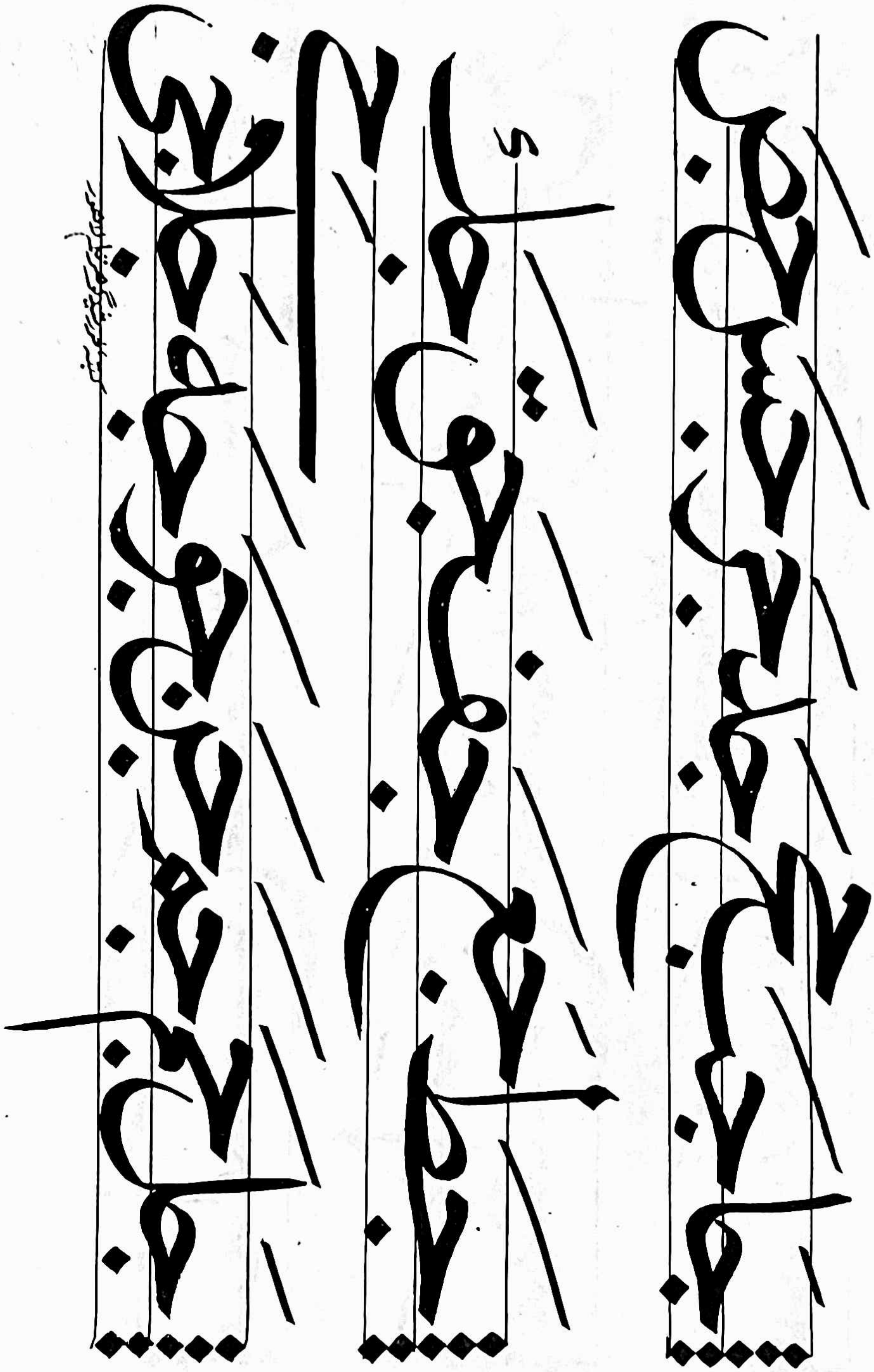
کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور

با بح بد بر بس بص بط بع

بو بل بک بم کم بن بو به به بلا بی

بح بد بک بکم بتتع بف بی بی

کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور

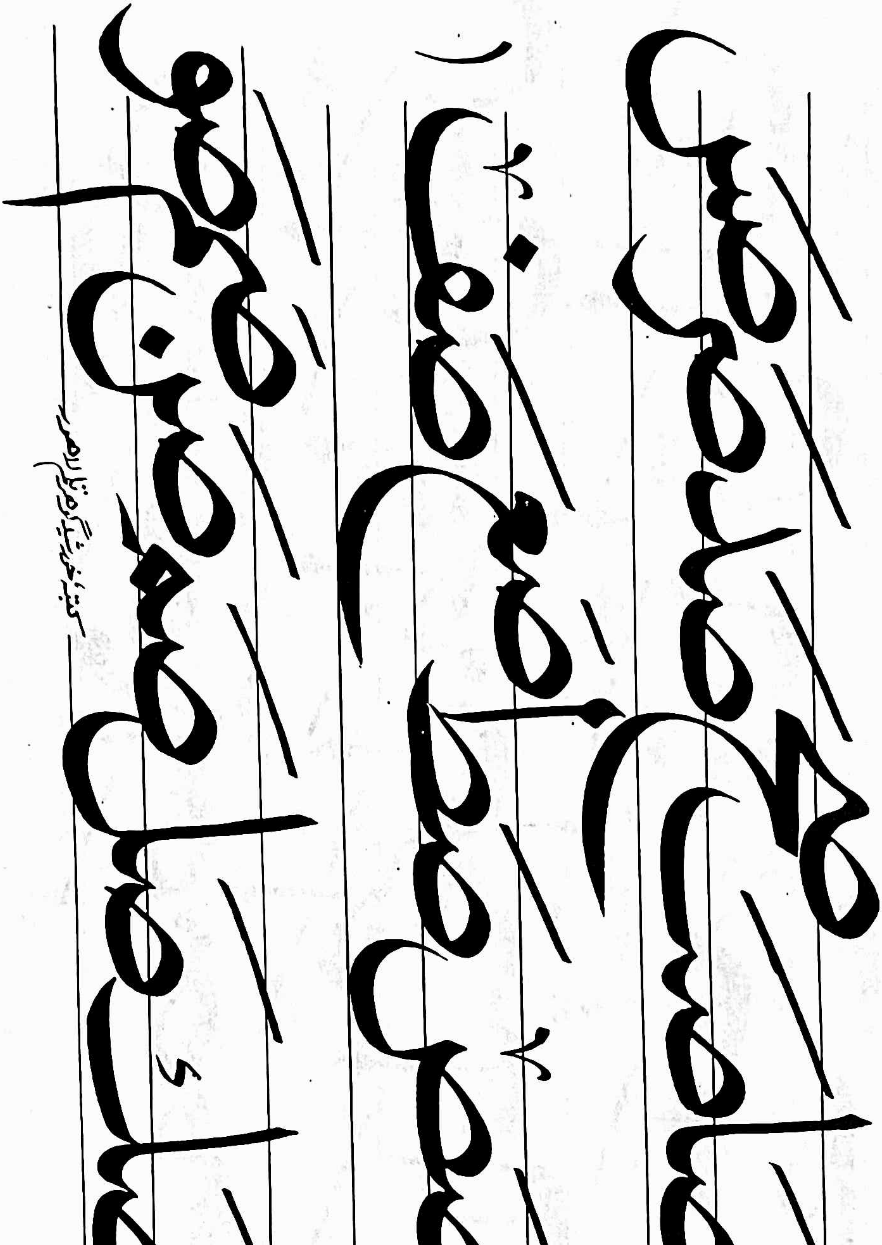


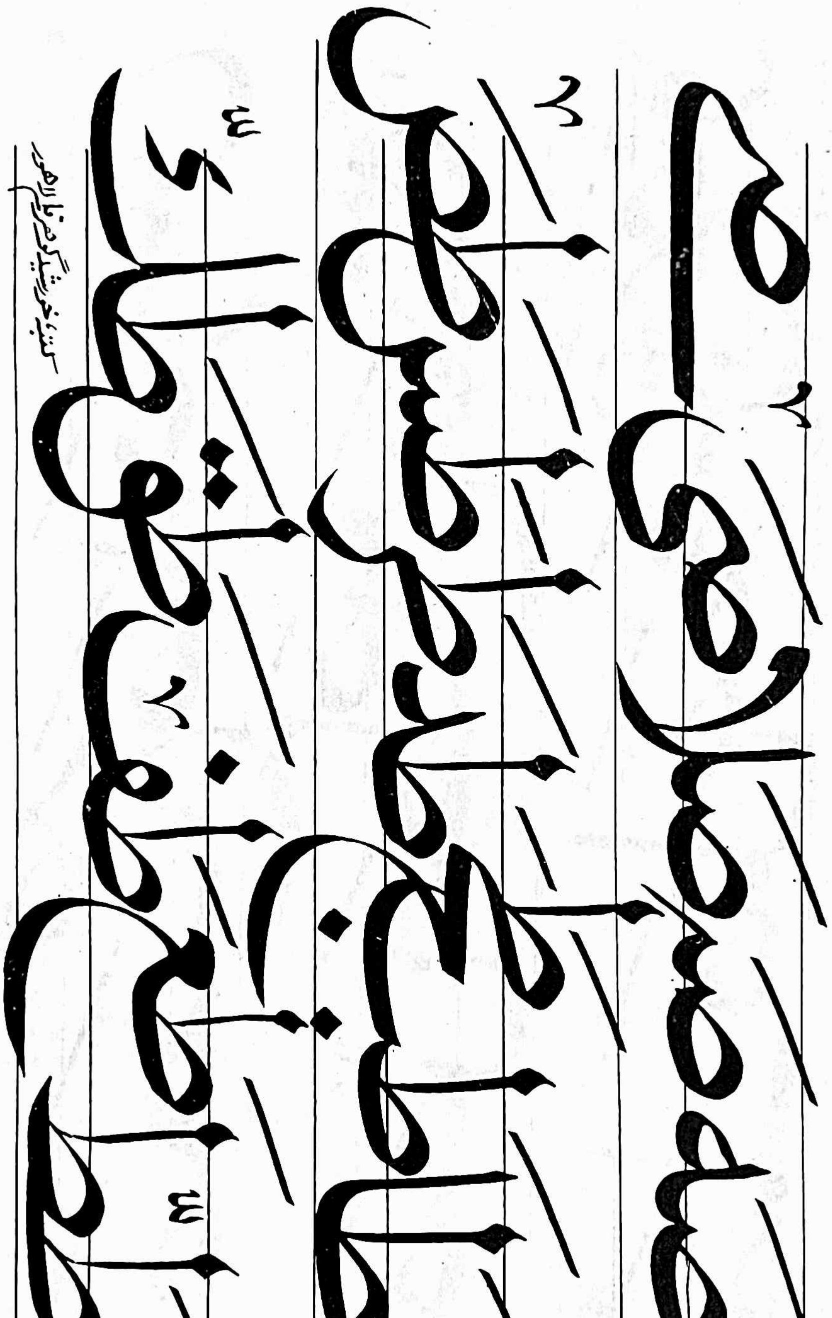
سا سٮ سح سد سر سس سص

سط سع سف سل سم سن سو

سه سہ سلا سی سے یس عس سر

کتبہٗ خورشید گوہر قلم لاہور





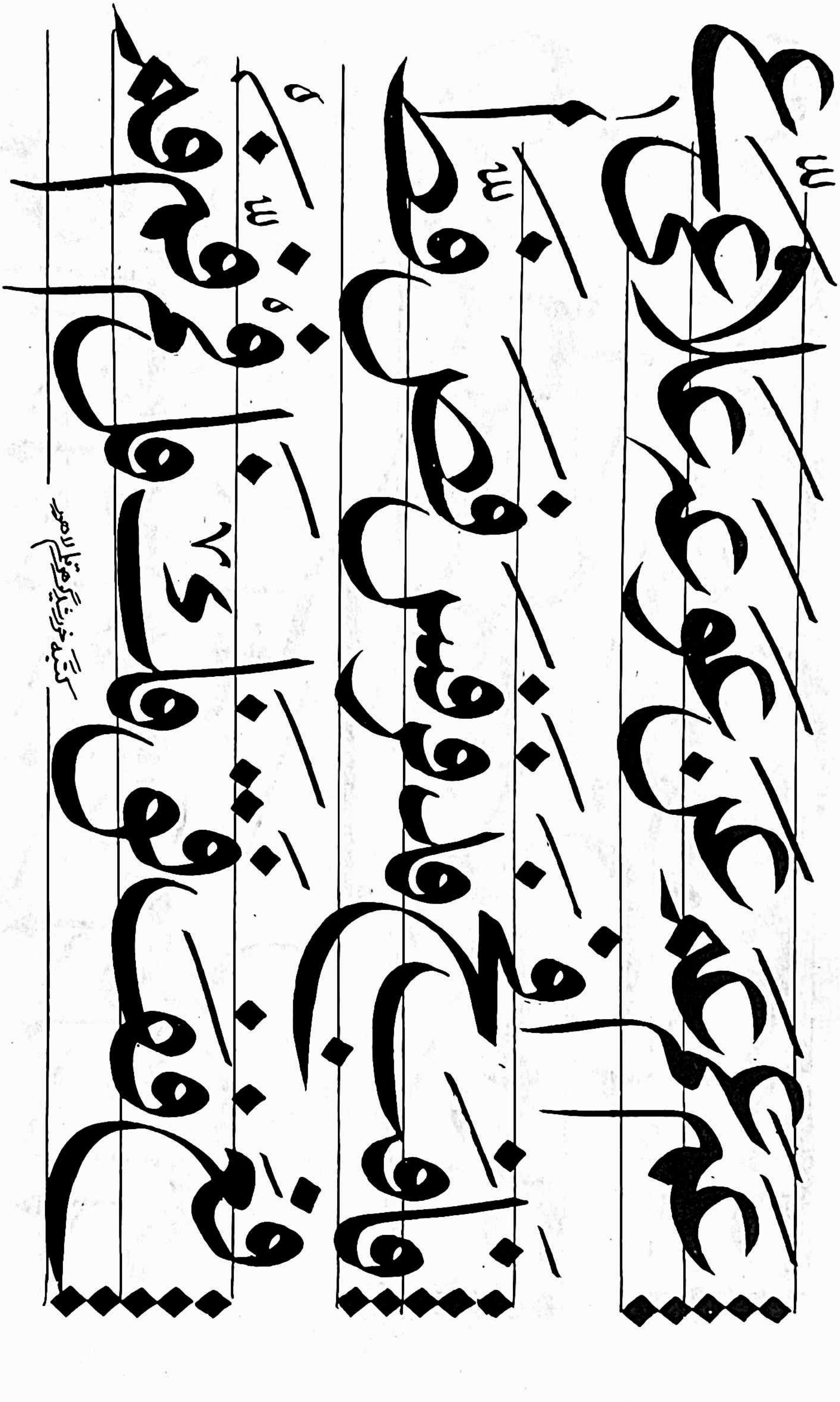
طل طم طن طو طا طی

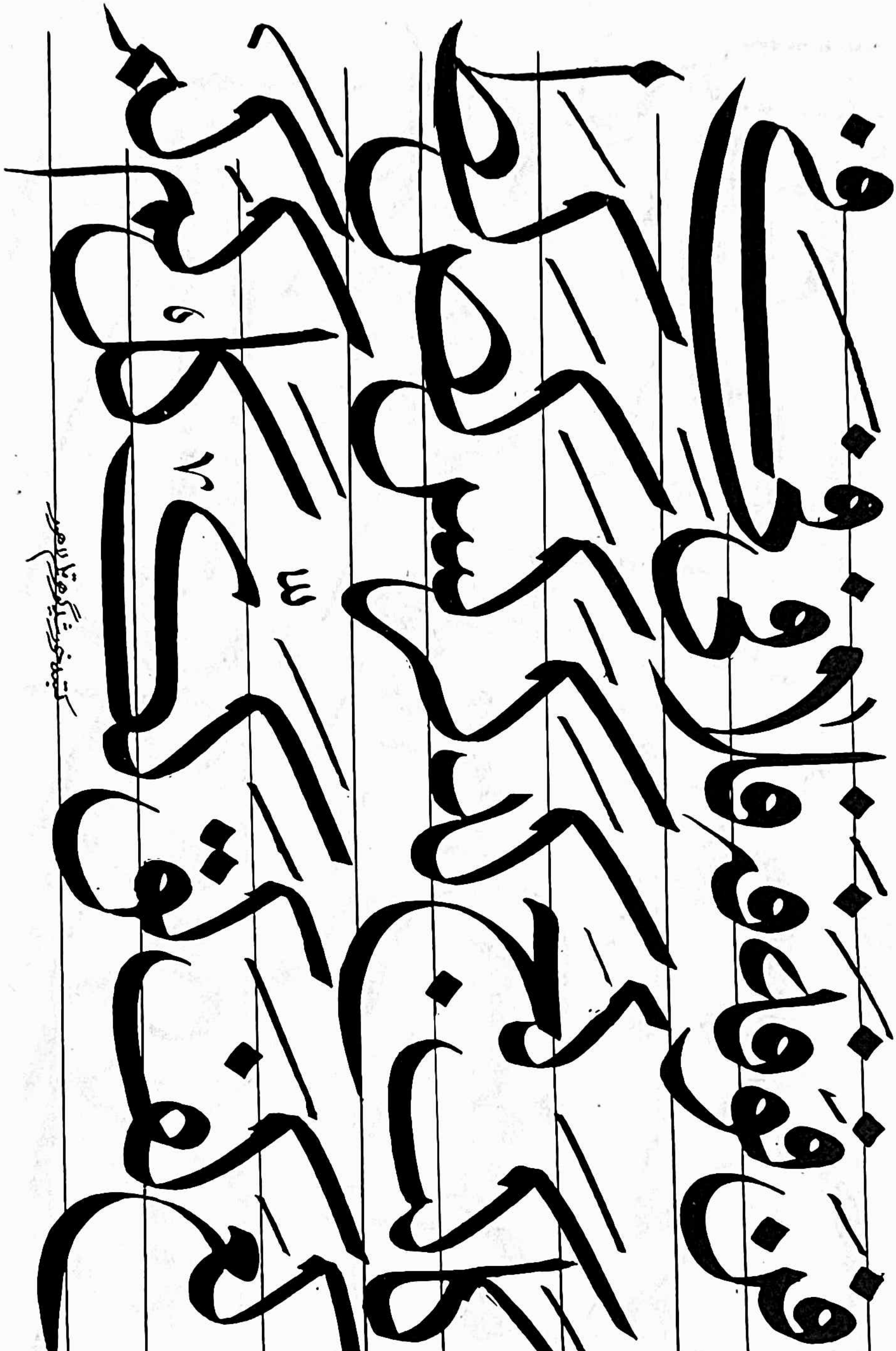
طے

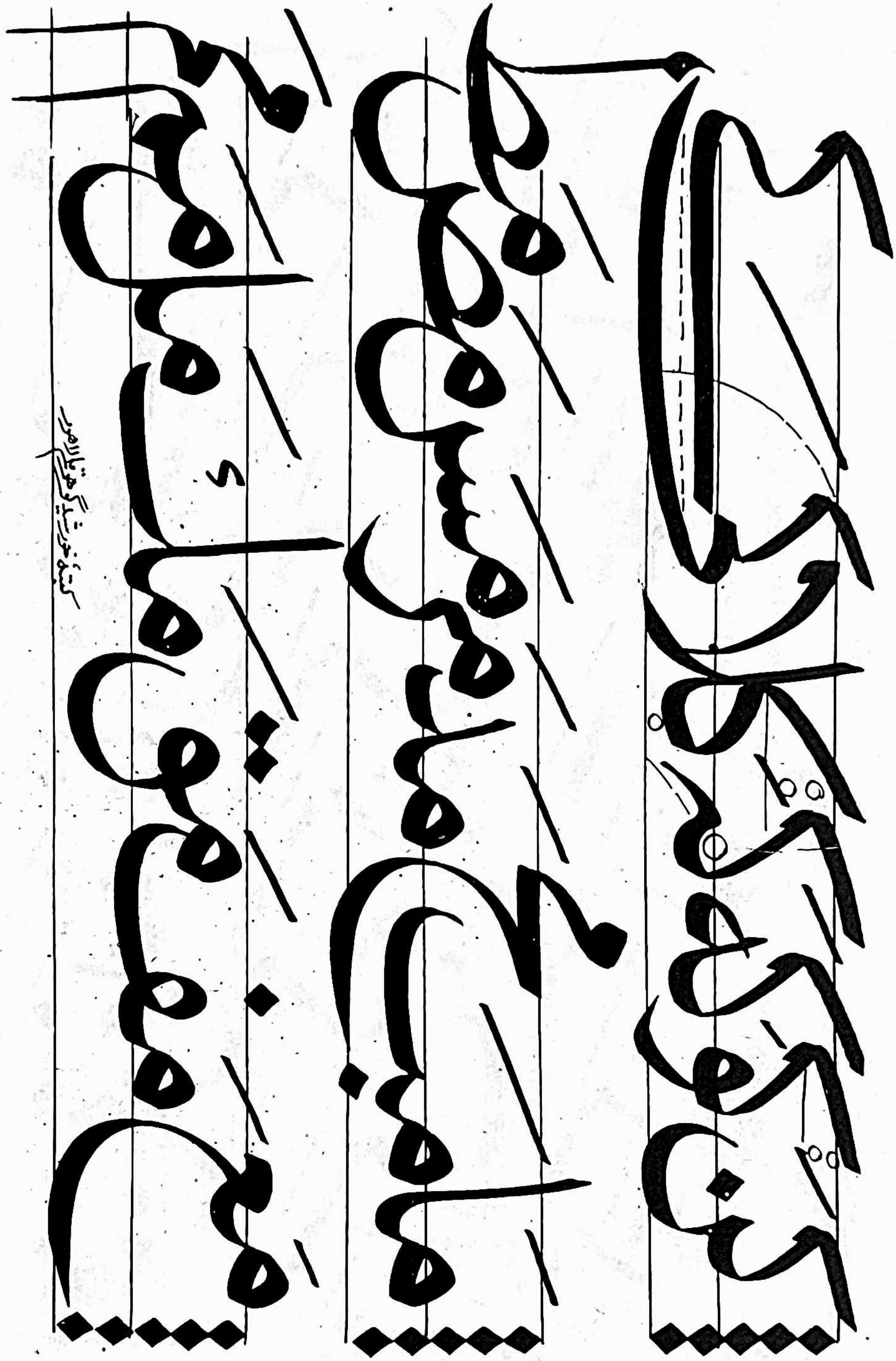
عا عم عج عد عر عس عص

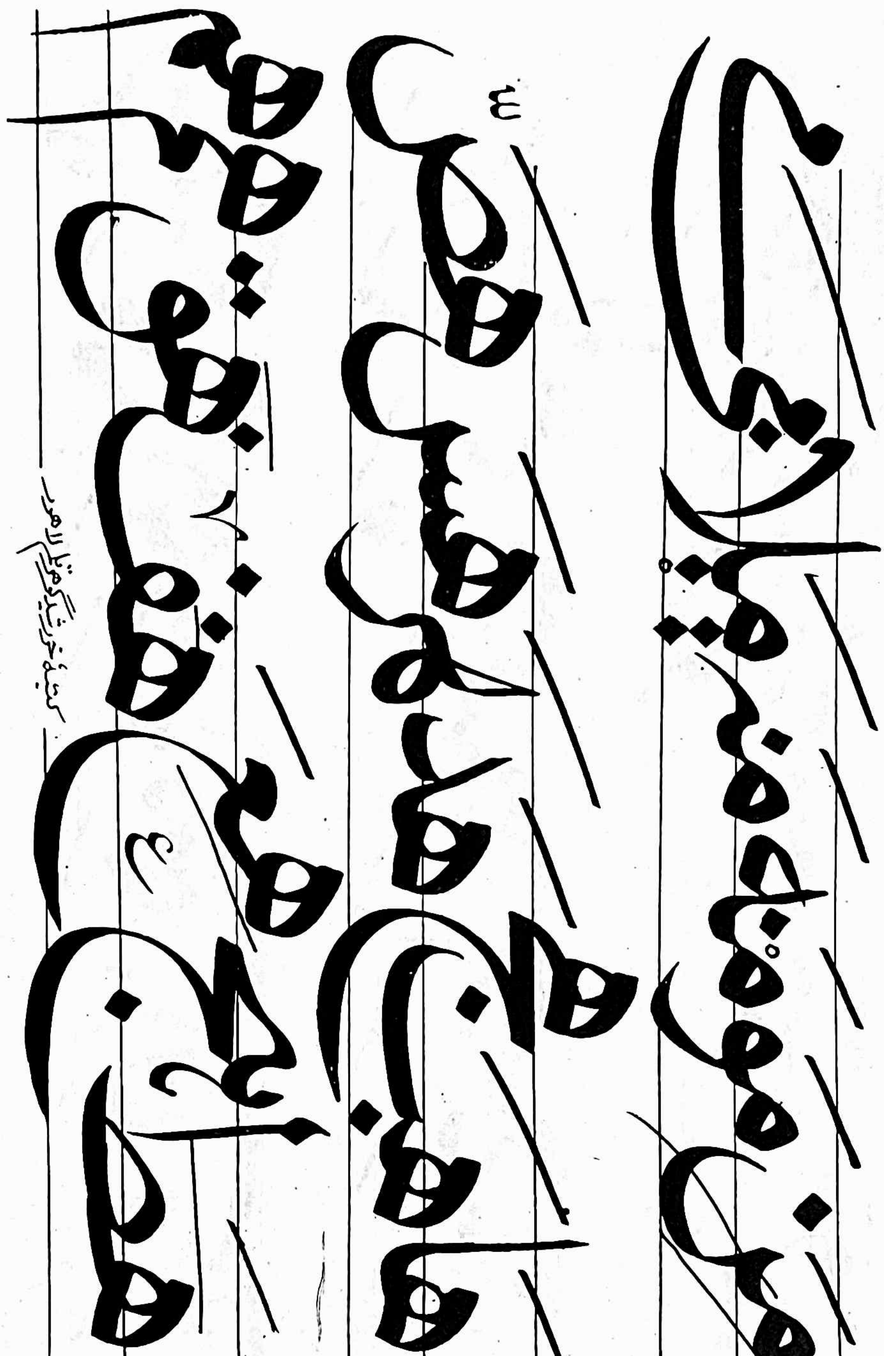
عط عف عع عق عک عل

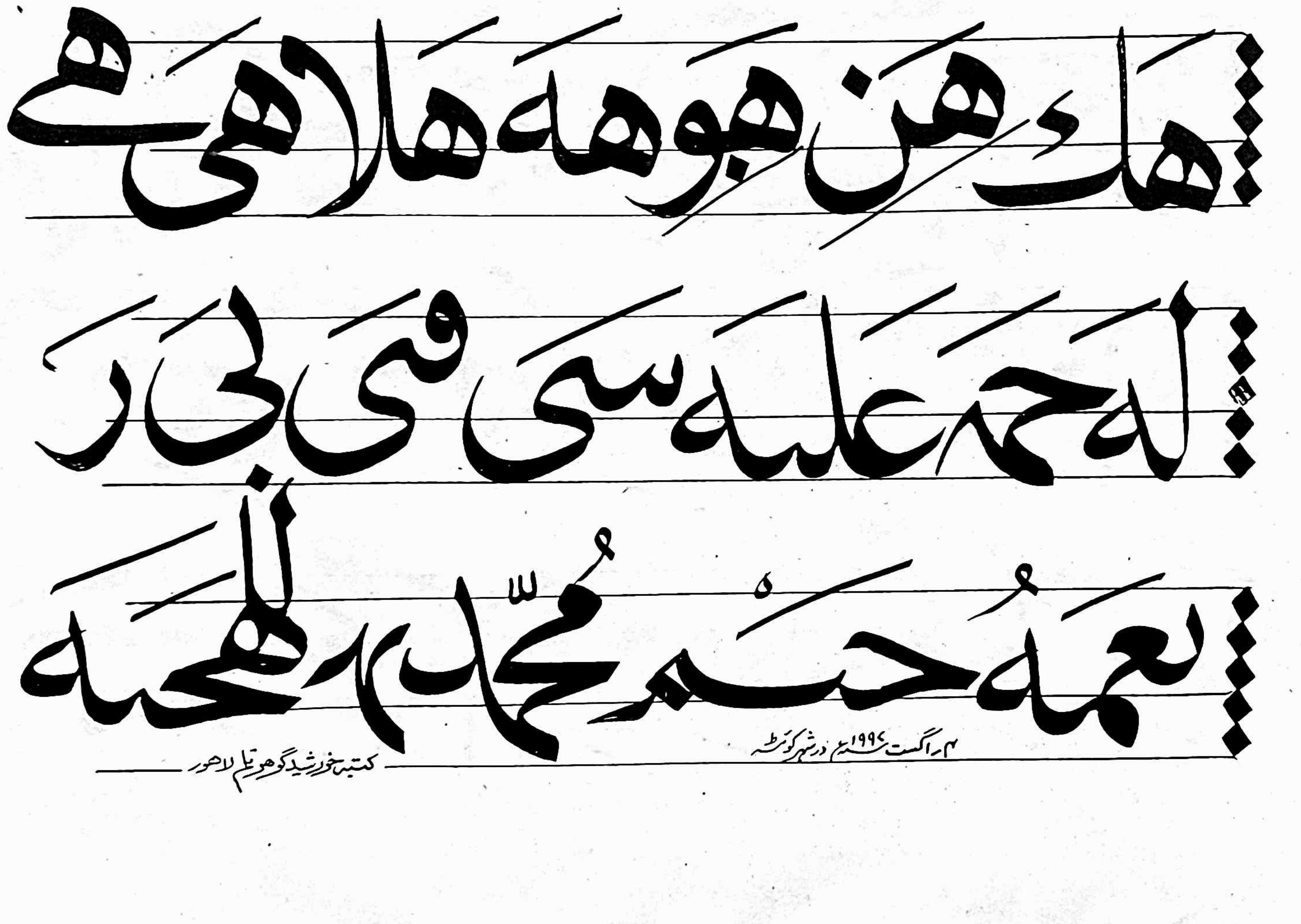
کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور










۴ر اگست ۱۹۹۶ء در شہر کوئٹہ
کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور

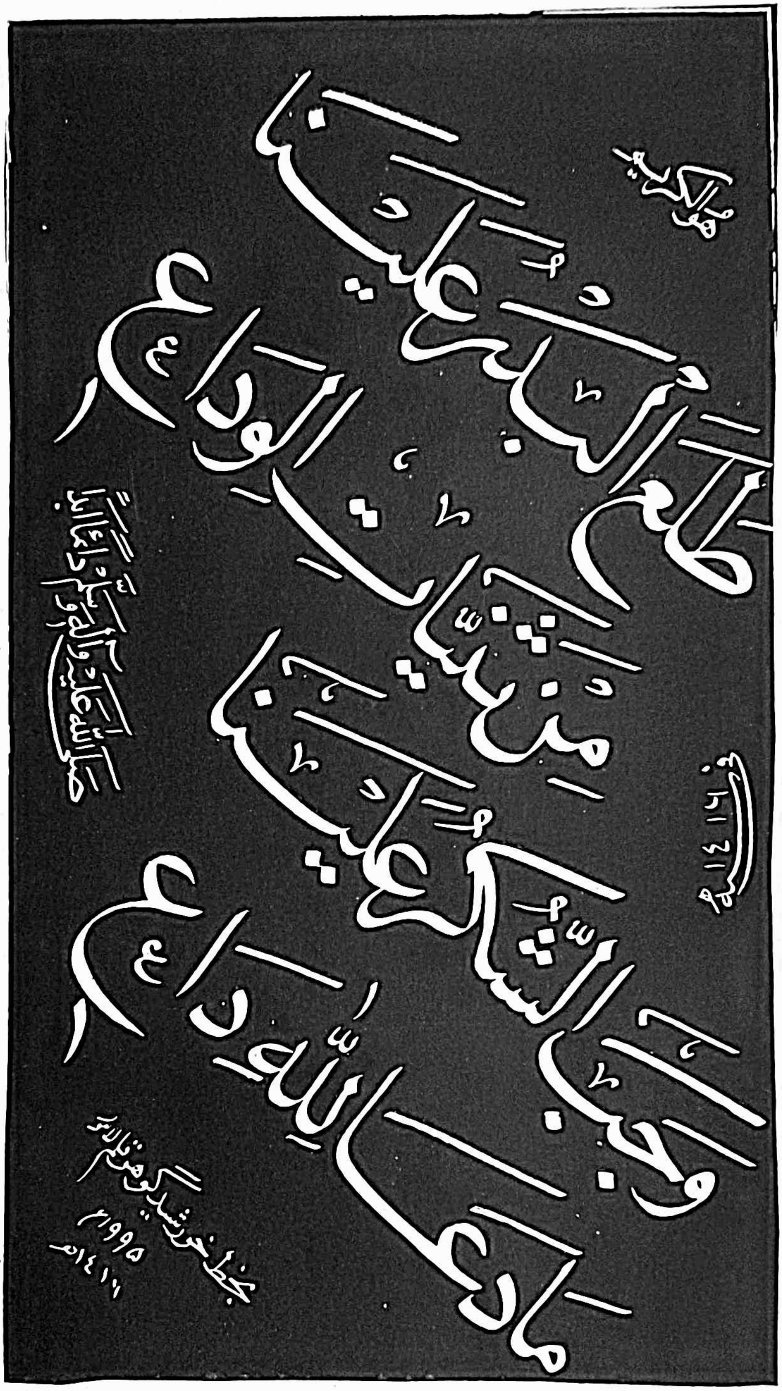
بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم افتح لى ابواب رحمتك

بسم الله الرحمن الرحيم

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ

كتبه خورشيد گوہر قلم لاهور


طلع البدر علينا
من ثنيات الوداع
وجب الشكر علينا
ما دعا لله داع

رسولَ اللّٰہ یا خیرَ البرایا

نوالکَ ابتغی یومَ القضاء

اذا ما حلّ خطبٌ مدلھمٌّ

فانت الحصنُ من کلّ البلاء

الیکَ توجّھی وبکَ استنادی

وفیکَ مطامعی وبکَ ارتجائی!

صلی اللّٰہ علیہِ وسلّمَ دائماً ابداً

خطّاطی ! نیازمند
خورشید عالم گوہر قلم لاہور
۱۹۹۵ء

کلام
شاہ ولی اللہ رح قصیدہ ہمزیہ

قد أضاع العمر فی
ریعانه خط وشعر
کلما سطرت سطرا
ضاع من عمری سطر

لانتم القوم ان خطوا یجد قلم
وان یقولوا یصب فصل الخطاب فم

بخط خورشید گوهر قلم لاهور

بسم الله الرحمن الرحيم

إنا أعطيناك الكوثر

فصل لربك وانحر إن شانئك هو الأبتر

صدق الله العظيم

كتبه خورشيد گوهر قلم لاهور
١٩٩٧ء

هب لی شفاعتك التی ارجو بها

صفحا جمیلا عن قبیح ذنوبی

اِن النّجاۃ واِن اتیحت لامرِئ

فبضل جاهك لیس بالتشبیب

اِنّی دعوتك واثقا باجابتی

یاخیر مدعو وخیر مجیب

صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم دائما ابدا

مناجات
عبدالرحمن معروف بہ ابن خلدون

خطاطی: سگ درِ سرکار
خورشید عالم گوہر قلم محمدی مدنی
١٩٩٥ء

بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ

وَاِنْ كَادُوا

لَيَفتِنُونَكَ عَنِ الَّذِىٓ اَوحَينَآ اِلَيكَ لِتَفتَرِىَ

عَلَينَا غَيرَهٗ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوكَ خَلِيلًا

كتبہ خورشيد گوہر قلم لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا وَ
قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا

اَللّٰهُمَّ اٰمِيْن

کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا

أَرَاَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ١ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ٢ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ

الْمِسْكِيْنِ ٣ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ٤ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ٥ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَاءُوْنَ ٦

وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ٧ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ

كتبه: خورشيد عالم گوهر قلم لاهور ١٩٩٧م ١٤١٨هـ

الْأَمْثَالُ مَصَابِيْحُ الْأَقْوَالِ

وَعَنْهُ اِخْوَانُ هٰذَا الزَّمَانِ الشِّعْرُ

بسم الله الرحمن الرحيم

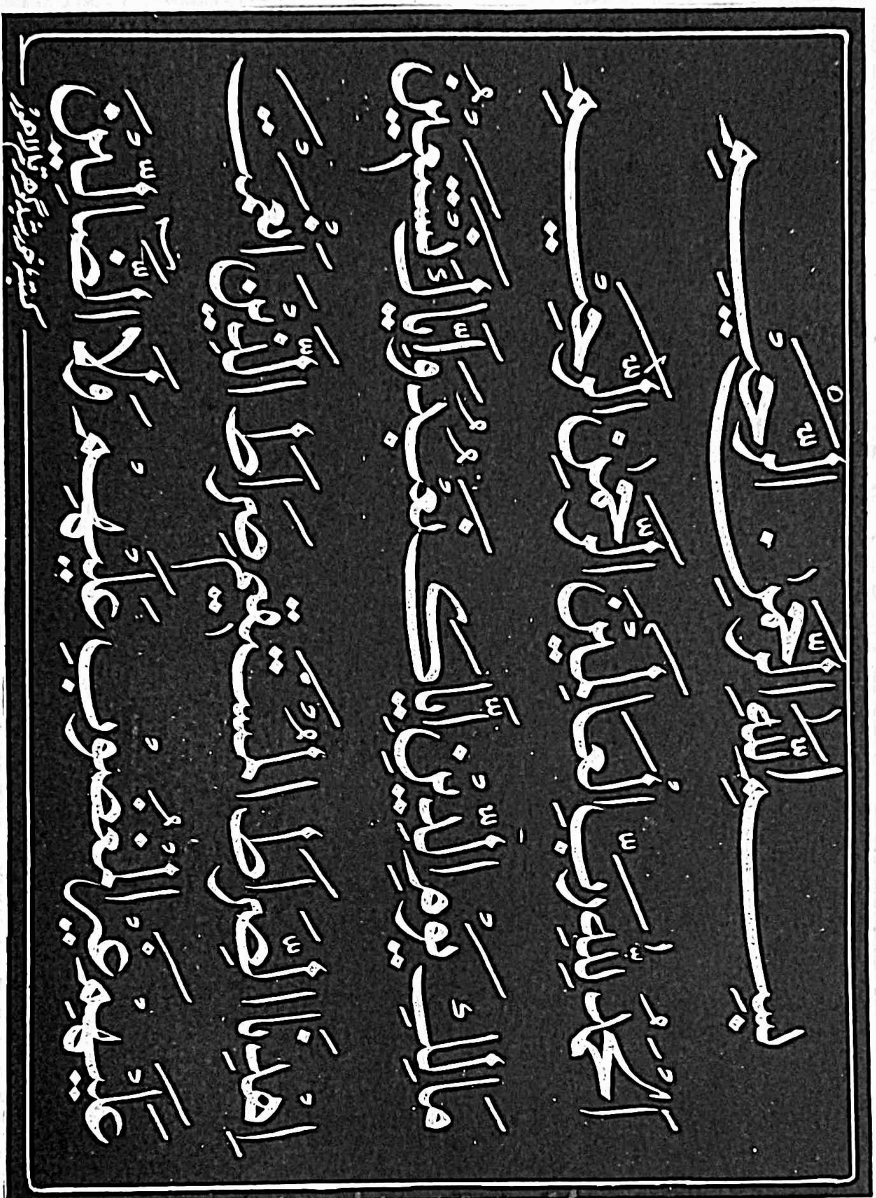
الم نشرح لك صدرك ووضعنا عنك

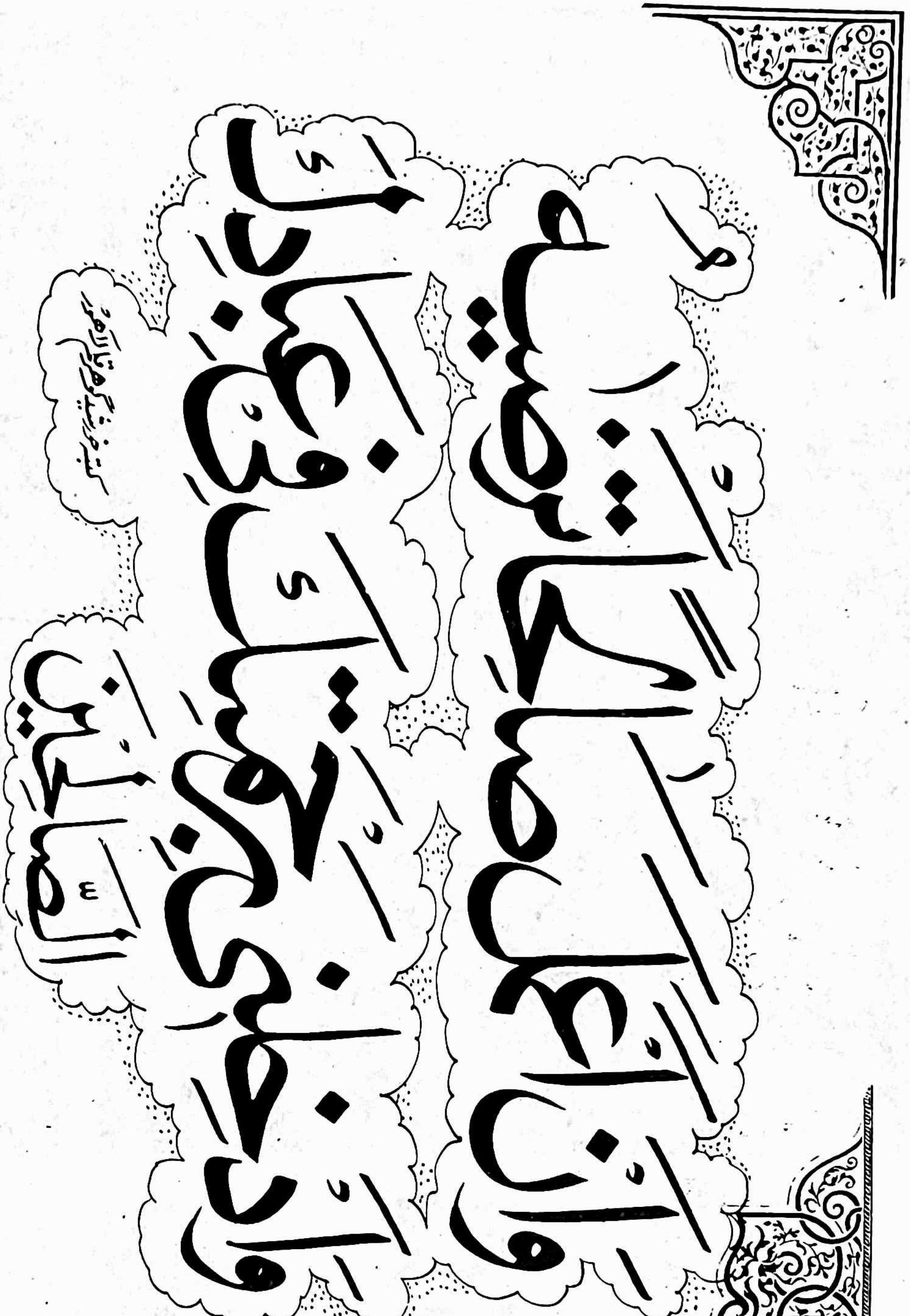
وزرك الذى انقض ظهرك ورفعنا لك

ذكرك فان مع العسر يسرا ان مع العسر يسرا فاذا

فرغت فانصب والى ربك فارغب

كتبه خورشيد گوهر قلم الاعور


بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم
مالك يوم الدين إياك نعبد وإياك نستعين
اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين أنعمت
عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين


وان اعمل صالحا ترضیه
وادخلنی برحمتک فی عبادک
الصالحین
کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور

علم وفن

فاطلبوا العلم لذات العلم لا

لشوقي

لشهادات وآراب أخر

كلفت نفسي بالفن وكم للفن سحر

بسم الله الرحمن الرحيم

واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا

واذكروا نعمت الله عليكم إذ كنتم أعداء فألف بين قلوبكم

فأصبحتم بنعمته إخوانا

كتبه
خورشيد گوهر قلم لاهور

يارب بالهادى البشر محمد ﷺ وبدينه العالى على الاديان

ثبت على الاسلام قلبى واهدنى للحق وانصرنى على الشيطان

كتبه گوہر قلم لاہور ۱۹۹۵ء — مناجات ! امام عمر بن الوردی رح

اللهم بحرمة نبيك الامى انقذنى وسلمنى (جامع الكرامات)

نبی اللہ یا خیر البرایا   بجاهك تقى فصل القضاء

صلى الله عليه وسلم

وارجو یا کریم العفو عما   جنته یدای یارب الحباء

صلى الله عليه وسلم

فقل یا احمد بن علی اذهب   الی دار النعیم بلا اشقاء

كتبه گوہر قلم لاہور

كلام شيخ شهاب الدين بن حجر عسقلانى رح

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ

الرَّاحِمُونَ يَرحَمُهُمُ الرَّحمٰنُ ارحَمُوا مَن فِي الأَرضِ

يَرحَمكُم مَن فِي السَّمَاءِ

صَدَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ

لَا يَدخُلُ الجَنَّةَ إِلَّا رَحِيمٌ

خَيرُ النَّاسِ أَنفَعُهُم لِلنَّاسِ

لَا يَرحَمُ النَّاسَ مَن لَا يَرحَمُهُ اللهُ

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِیْ

اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ فَاِنَّ

مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ فَاِذَا فَرَغْتَ

فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝ كتبه خورشيد گوهر قلم لاهور

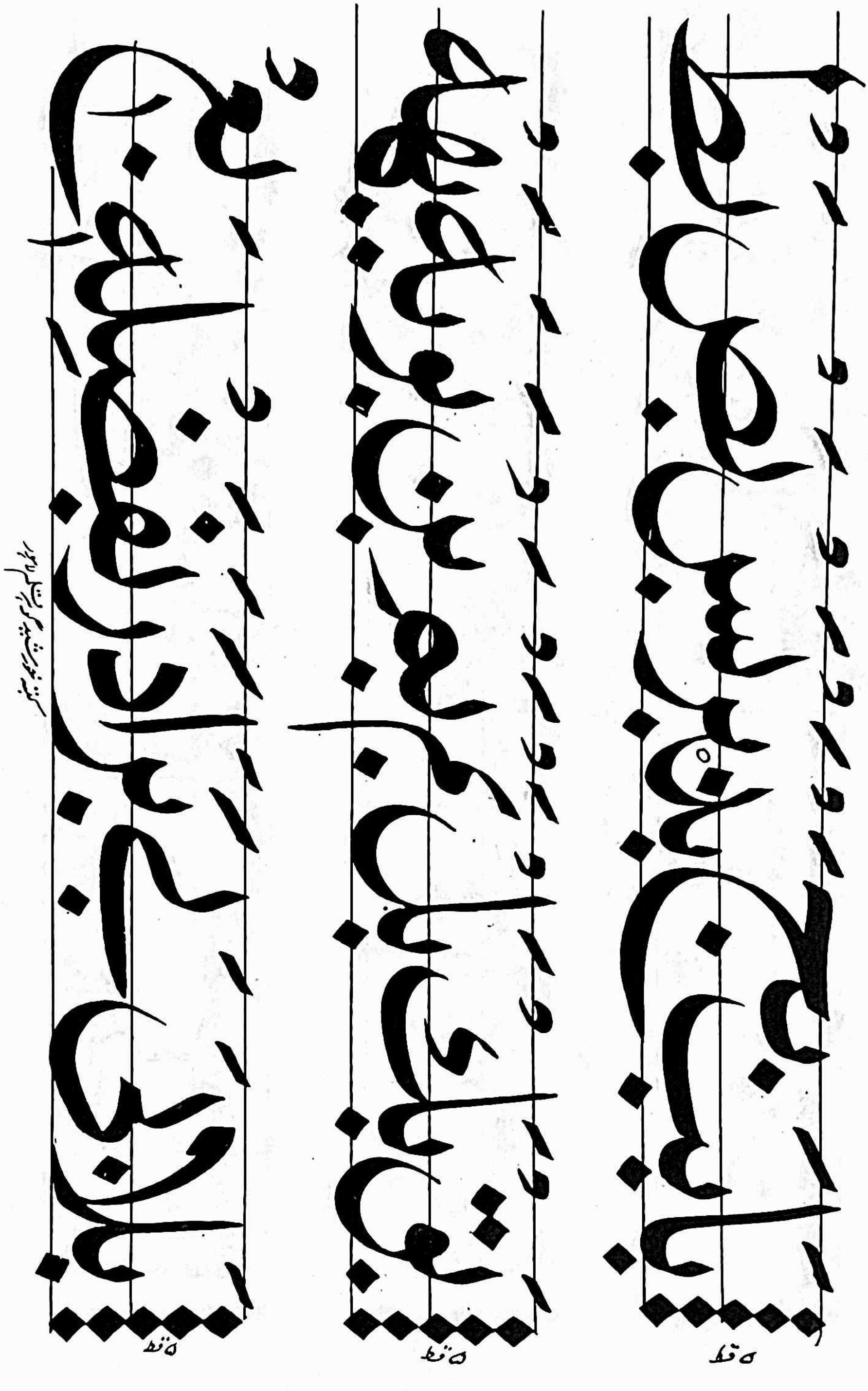
سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِیَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

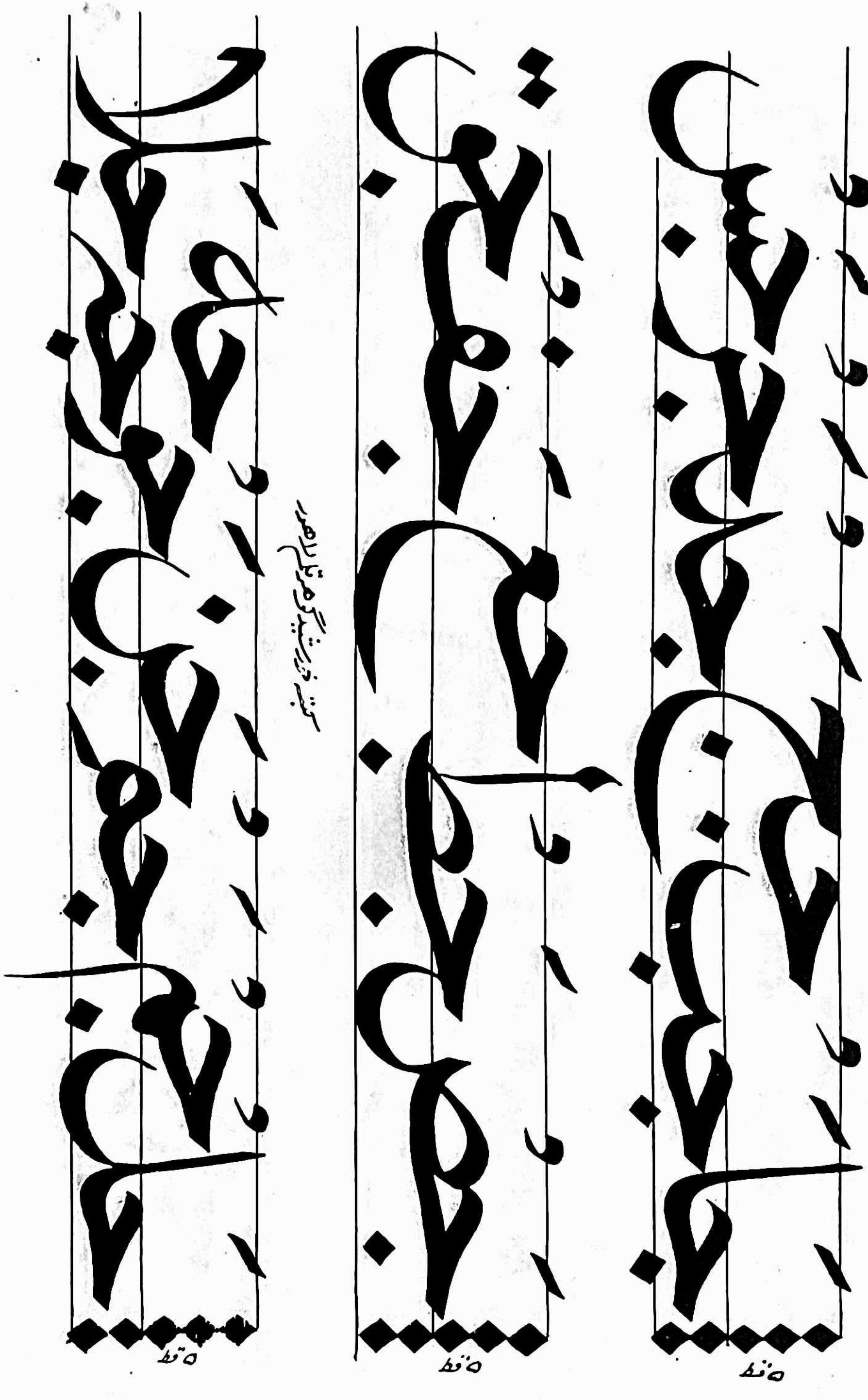
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ كتبه گوهر قلم لاهور

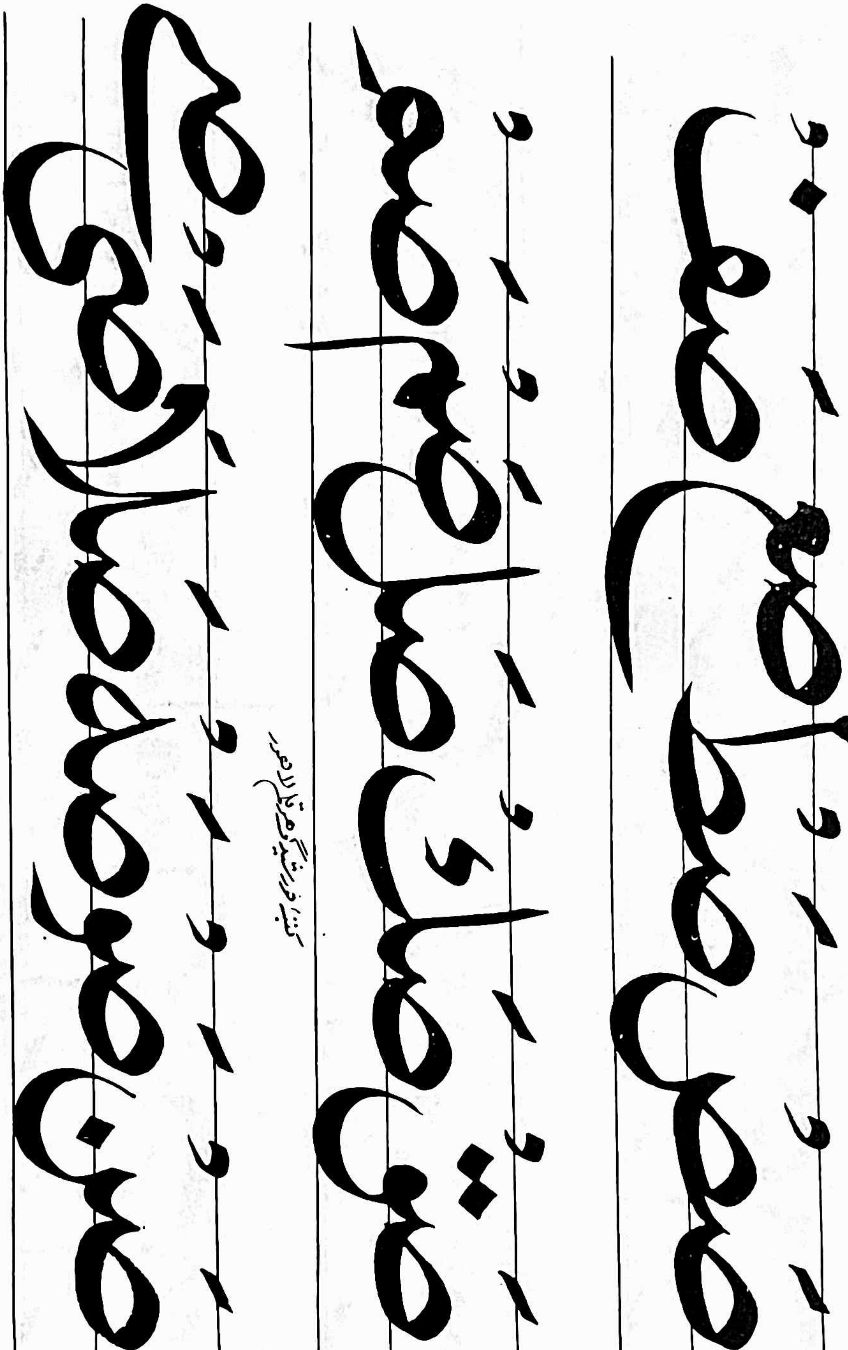

خط نسخ قرآنی
کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور




٥ نقط
٥ نقط
٥ نقط


٥ قط
٥ قط
٥ قط







۵ نقطه
۵ نقطه
۵ نقطه



۵ قط
عل عم عم عن عو عه علا

۵ قط
عی ع عشسو ر علیم عیعشا

کتبہٗ خورشید گوہر قلم لاہور

۵ قط
فا فب فج فد فر فس فص فط





۵ نقط

مط مع مف مق مك مل

۵ نقط

مو مم من مومه مهه ملا

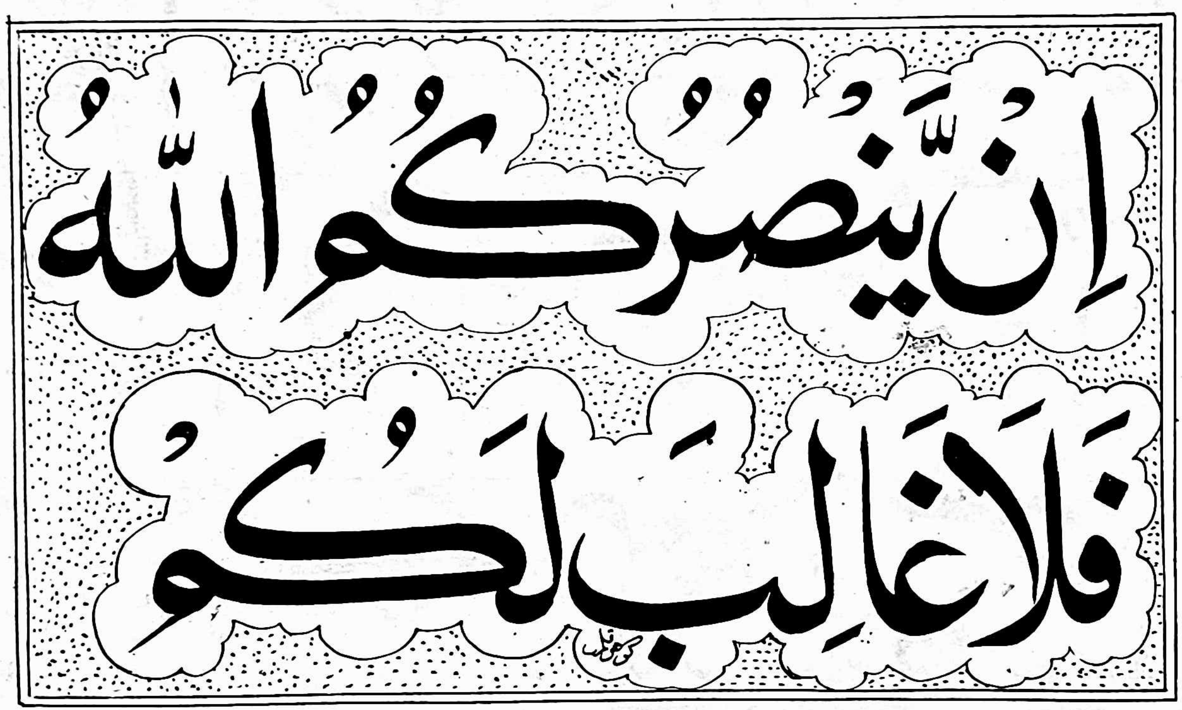
کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور

۵ نقط

مى مے مجيب مد مر محمد



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ

وَمَا فِى الْاَرْضِ الْمَلِكِ

الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ

كتبه
خورشيد گوهر قلم
١٤١٦

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ القرآن

وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

خط رقاع

RUQAH.

خط رقاع کے اصول و ضوابط

1- اس کا مسطر چار قطوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

2- یہ خط عمومی تحریروں کے کام آتا ہے۔

3- اس میں نقاط کا مخصوص انداز ہے۔

4- اس میں "ب" چار قط طویل ہوتی ہے۔

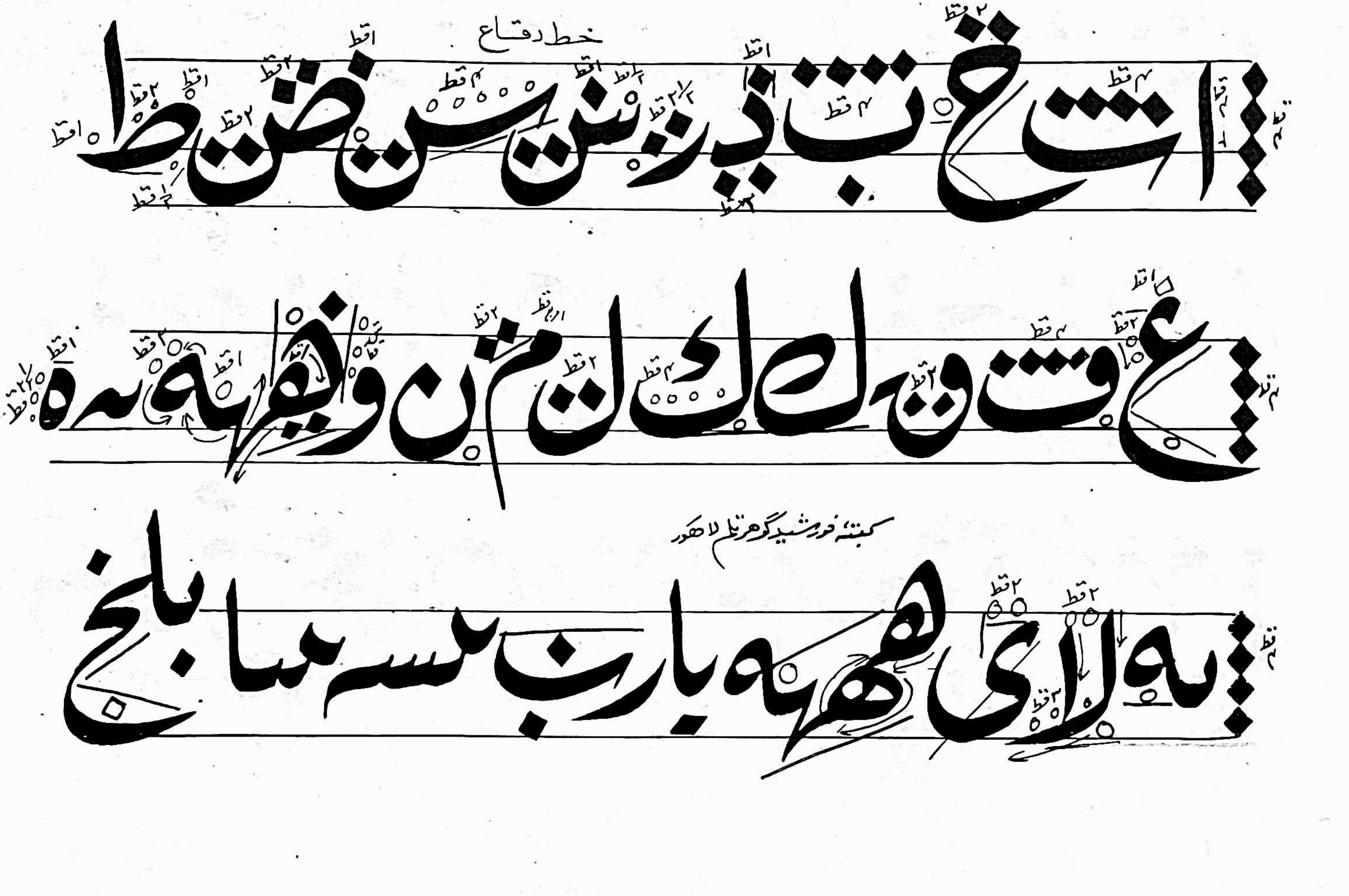
5- س' کے شوشے کا ابتدائی حصہ نصف قط اور دوسرا ایک قط ہوتا ہے۔

6- س' ص' ق' ل' ن کے نصف دائرہ کے طوالت 2 قط ہوتی ہے۔

7 اس میں لفظوں کو کرسی کے بالکل قریب رکھا جاتا ہے۔

8- عموماً" سائن بورڈ' کتابوں اور رسائل کی پیشانیوں یا پھر عرب ممالک میں عام تحریروں کے لئے عمومی طور پر استعمال ہوتا ہے۔

نوٹ ! اس کی جملہ ہدایات آپ تختیوں میں آسانی سے ملاحظہ کر سکیں گے۔


خط رقاع
کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور

با بب بج بد بر بس بص بط بع بف

بو بک بل بم بن بلا بہ

کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور

بلا بی بے جا جب جح جد جر جس جص

جط جع جف جک جو جل جم

جن جو جبہ جلا جی جے جہہ جر

کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور

سا سا سب سج سد سر سس سر

سلا سك سق سف اسع سط سص

سے

سى سه سها سلا سه سو سن سم سل

صح

صا صب صج صد صر صس صص

کتبہ خورشید گوهر قلم لاهور

صل صك صق صف صع صط

صلا صه صهه صهم صصصم صى صو صن صم صے

کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور

طا طص طس طر طد طح طب طا



عا عب عج عد عر عس عص عط ع

عف عو عک عل عم عن عو عہ

کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور

عھ عہ علا عی ع بعد صعم عد معراء

فا فب فج فد فر فس فص فط فع فف

فق فک فل فم فن فو فه فلا فی

کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور

جفر نفح وقف سفق بفام تفع قلم

کا کا کب کج کد کر کس کص کط کع کف

کو کلک کل کم کن کو کھ کہ کلا کی کے

کک بکر عکسہ بکمال فلکک جکر

کتبہ گوہر قلم لاہور

ما مب مج مد مر مس مص مط مع مف

مو مک مل مم من موم مہ مہ ملا می

کتبہ خورشید گوہر قلم لاھور

ھا ھب ھج ھد ھر ھس ھص ھط ھع

هف هو هل هك هم هن هو هه

ه هلا هي ﮯ تمت الحروف رقاع

ربنا هب لنا من ازواجنا وذريتنا قرة اعين وجعلنا للمتقين اماما

بخط خورشید گوہر قلم الخطاط لاہور فی ١٤١٨ سنة ھ درشہر کوئٹہ

بسم الله الرحمن الرحيم

انا اعطينك الكوثر
فصل لربك وانحر
ان شانئك هو الابتر

صدق الله العظيم

کتبہ گوہر قلم لاہور
۱۴۱۸ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين الرحمن

الرحيم مالك يوم الدين إياك نعبد و

إياك نستعين اهدنا

الصراط المستقيم صراط الذين

أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم

ولا الضالين

بسم الله الرحمن الرحيم

الله لا اله الا هو الحى القيوم لا تاخذه سنة و
لا نوم له ما فى السموت وما فى الارض من ذا الذى
يشفع عنده الا باذنه يعلم ما بين ايديهم وما خلفهم
ولا يحيطون بشى من علمه الا بما شاء وسع كرسيه
السموت والارض ولا يوده حفظهما وهو العلى العظيم

کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور ۱۴۱۸ھ

اللهم اجعلني من التوابين و

اجعلني من المتطهرين

اللهم إني أعوذ بك من الخبث والخبائث

الحمد لله رب العالمين صدق الله

بسم الله الرحمن الرحيم

يٰس والقران الحكيم انك لمن المرسلين

على صراط مستقيم تنزيل العزيز

الرّحيم لتنذر قوماً ما انذر اباؤهم

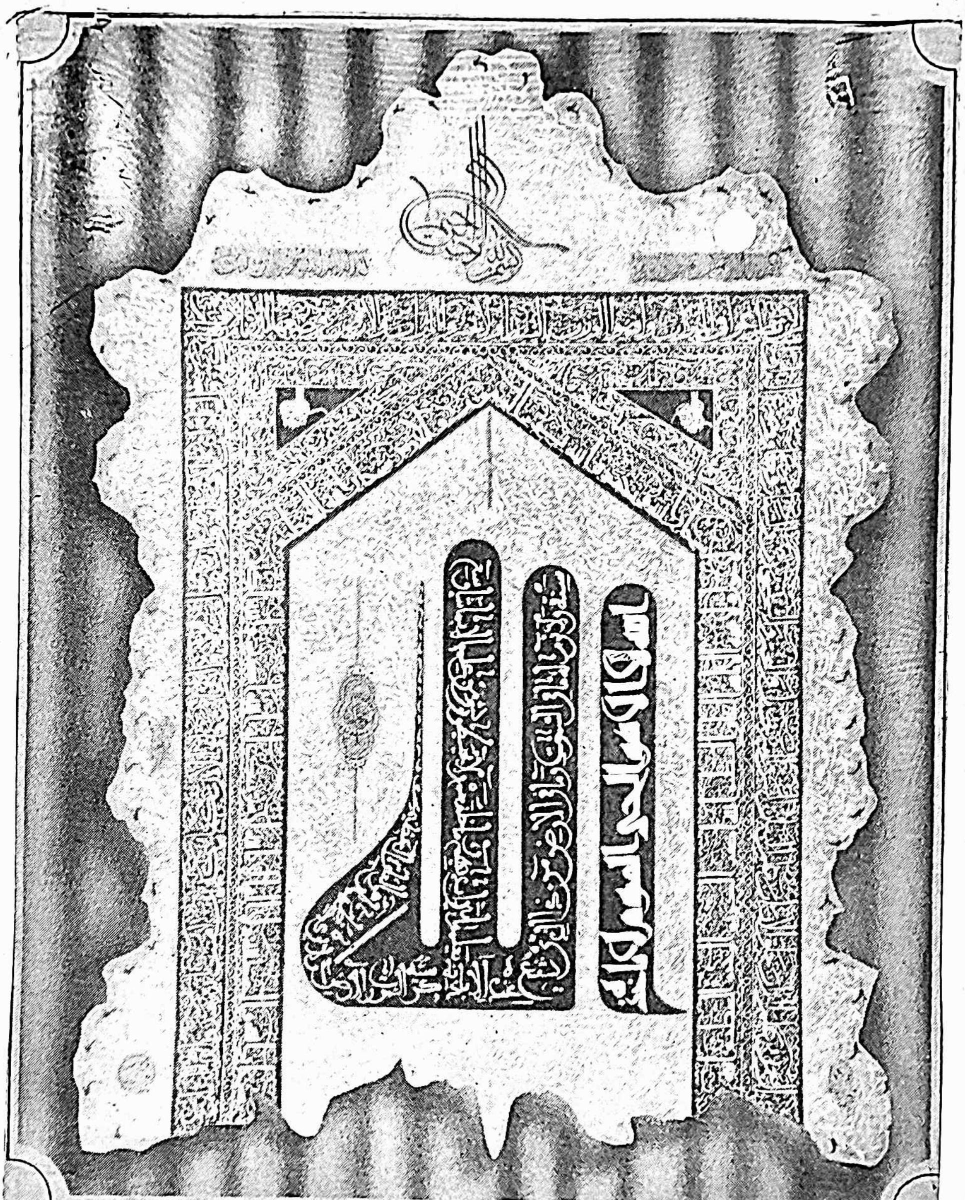
فهم غفلون

كتبه خورشيد گوهر قلم لاهور

بسم الله الرحمن الرحيم

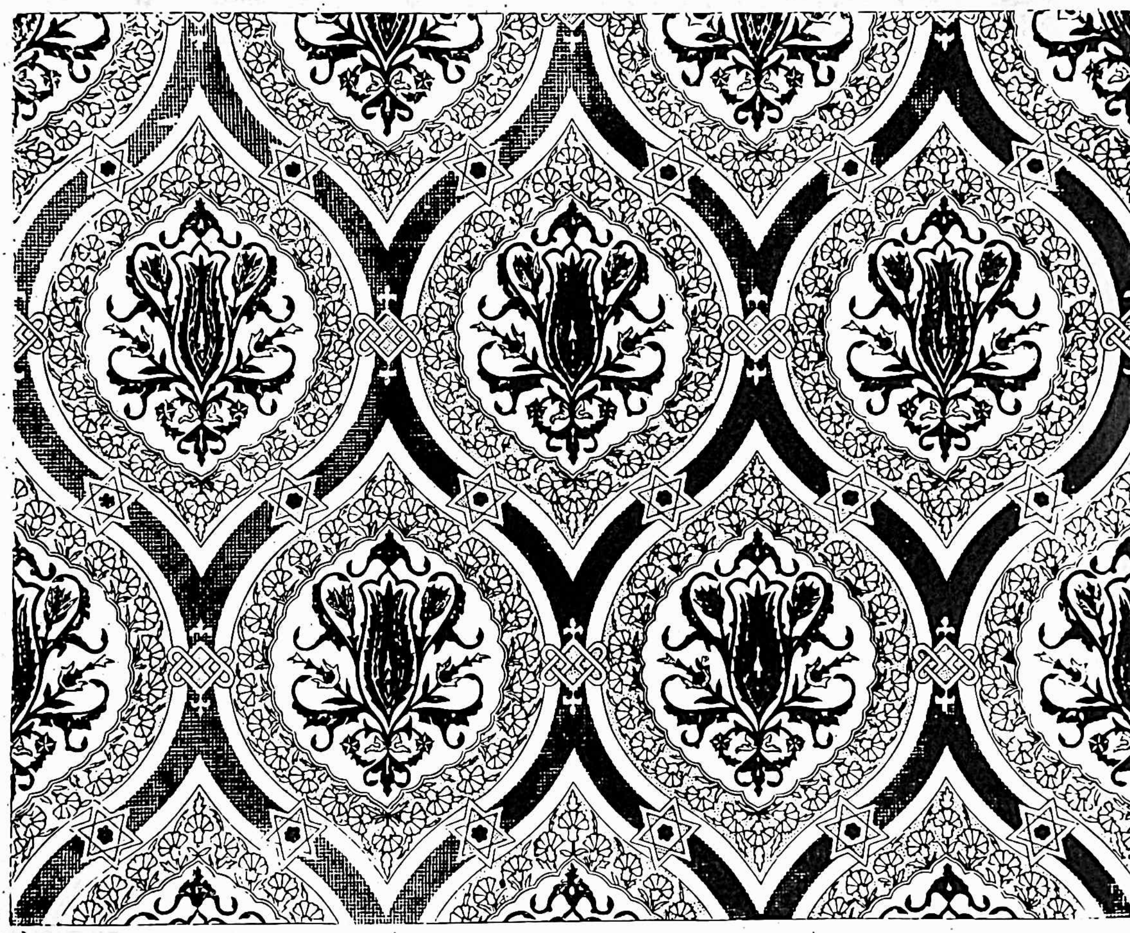
لا اله الا الله وحده لا شريك له
له الملك وله الحمد يحيي ويميت و
هو حي لا يموت بيده الخير وهو على
كل شئ قدير

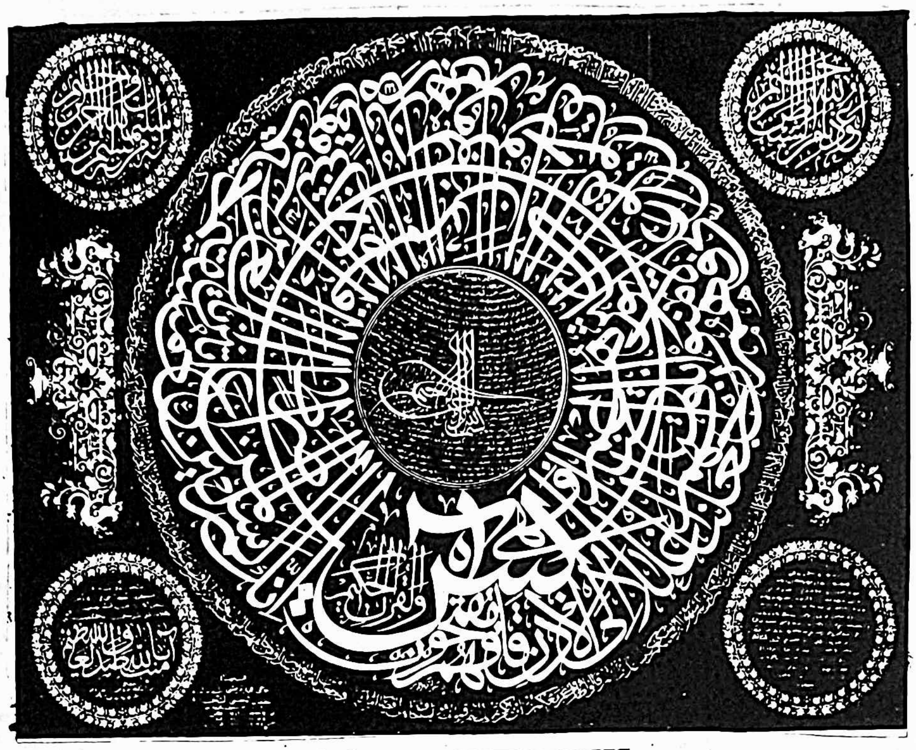
کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

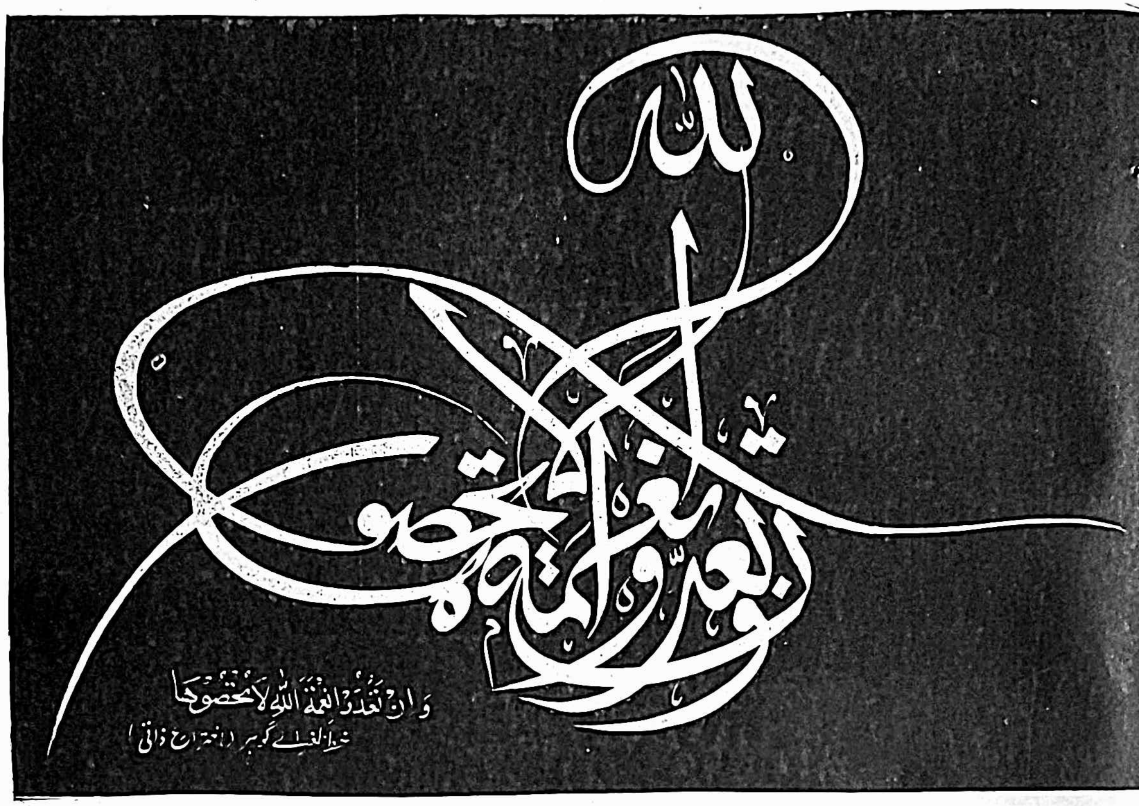
طغرا





طغراجات

یہ خوبصورت خطاطی کا ایک انداز ہے عموماً" پہلے وقتوں میں بادشاہ اپنے دستخطوں اور مہروں کے لئے استعمال کرتے تھے۔ اب بھی لوگ اپنے نام کے طغرے بنواتے ہیں۔ لیکن اکثر تعداد ان لوگوں کی ہے جو اس خط کے حسن پیش نظراس میں قرآنی آیات کی خطاطی کراتے ہیں۔ اس کے لئے کوئی مخصوص رسم الخط نہیں ہے۔ ثلث، نسخ اور سنبلی میں بھی طغرے تحریر کئے جاتے ہیں۔



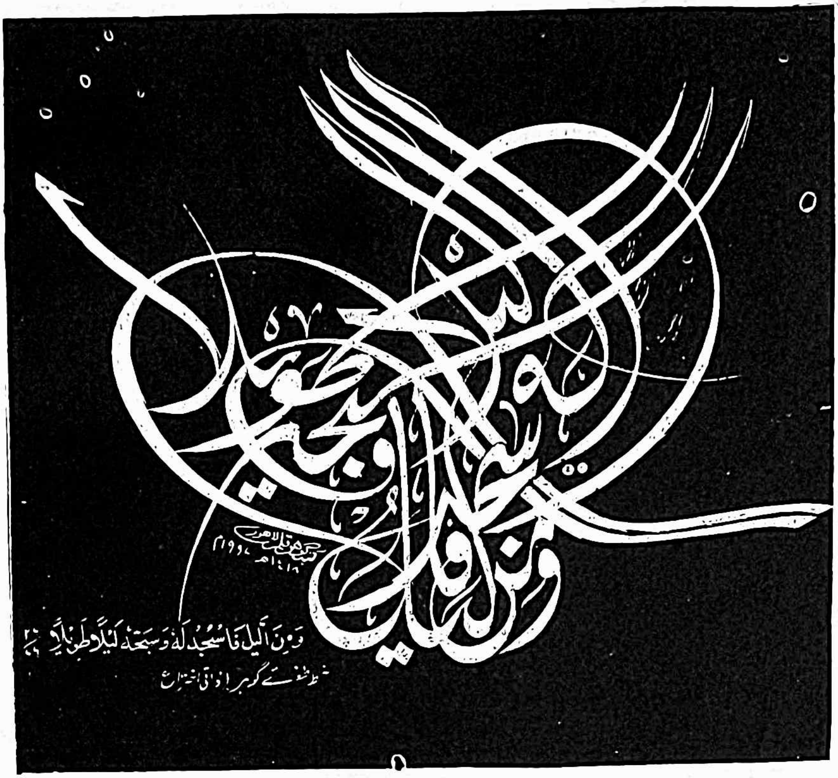
وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰہِ لَاتُحْصُوْهَا

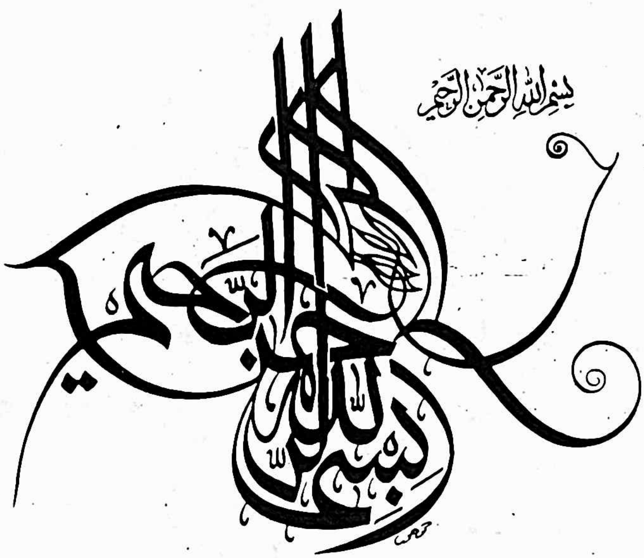
خطِ طغرائے گوہر (اختراعِ ذاتی)

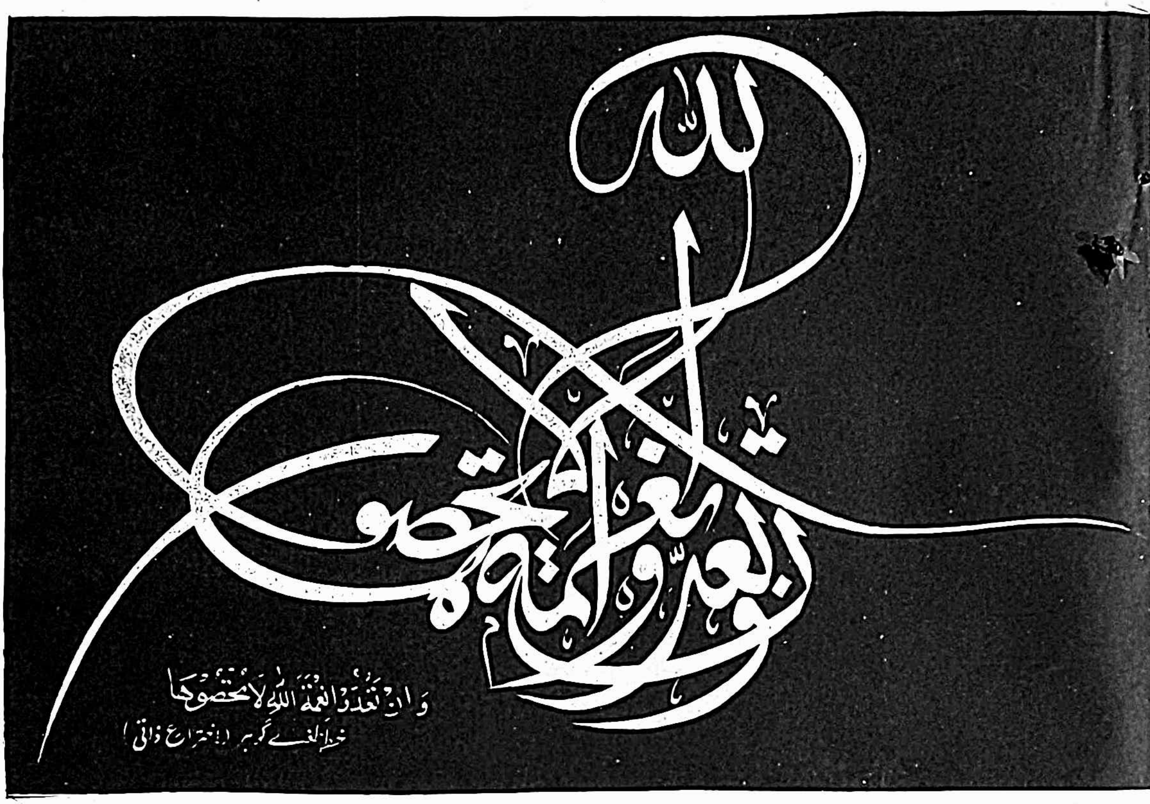


فَبِاَیِّ آلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ

خطِ طغرائے گوہر (اختراعِ ذاتی)


وَمِنَ الَّيلِ فَاسجُد لَهٗ وَسَبِّحهُ لَيلًا طَوِيلًا
خط طغرے گوہر اذاتی اختراع

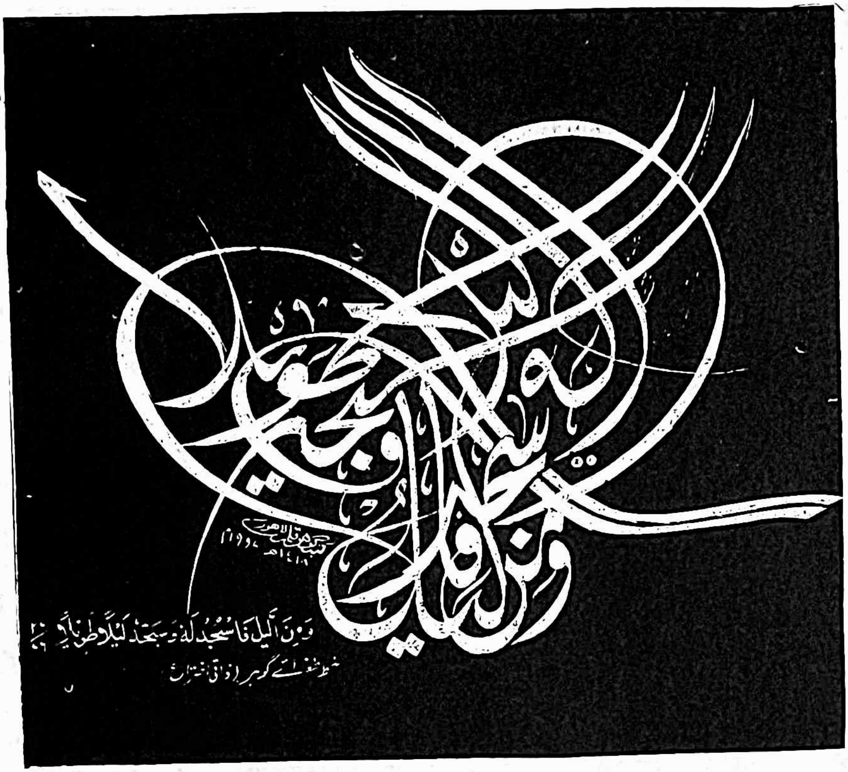

بسم اللہ الرحمن الرحیم



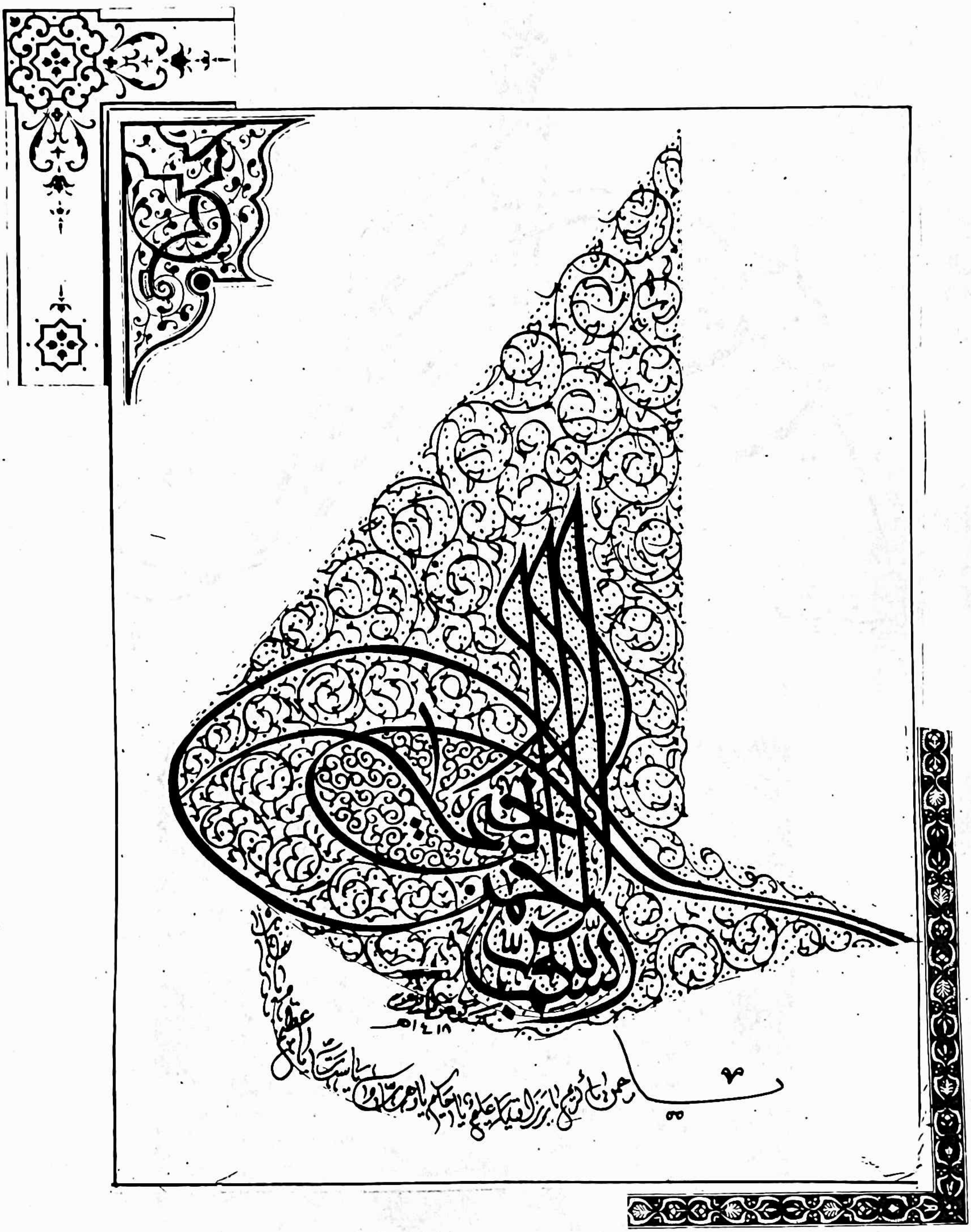
وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْهَا
خطِ طغرائے گوہر (اختراعِ ذاتی)

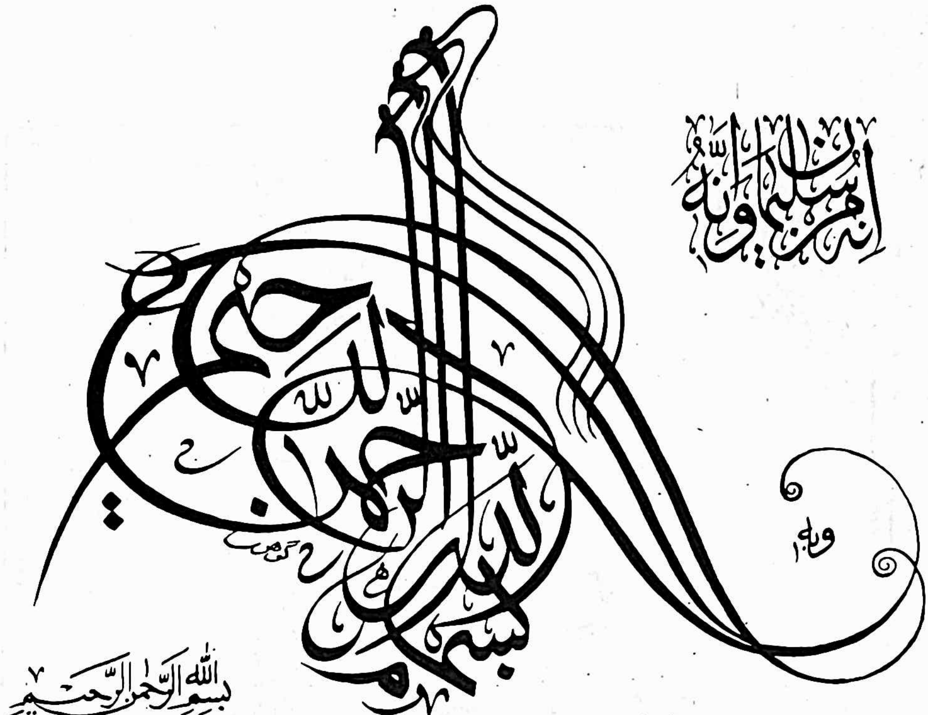


فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ
خطِ طغرائے گوہر (اختراعِ ذاتی)

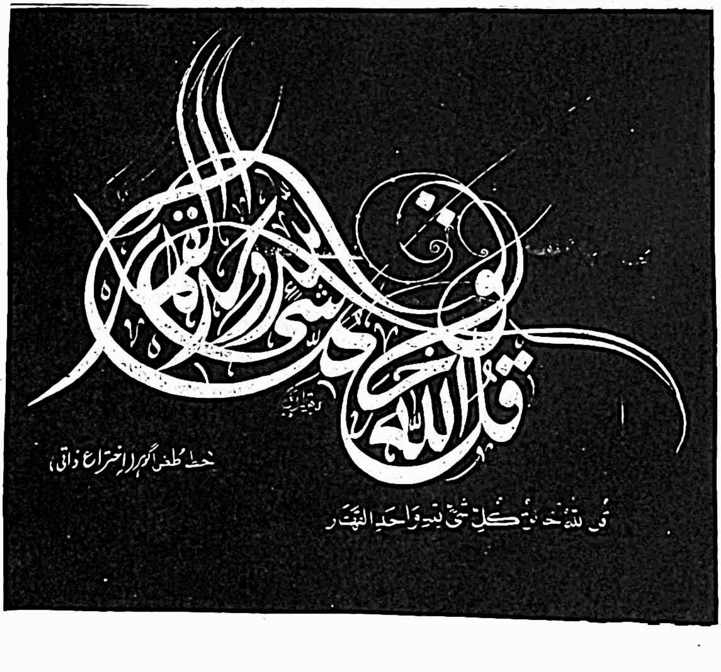

وَمِنَ الَّيلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلاً طَوِيلاً


بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

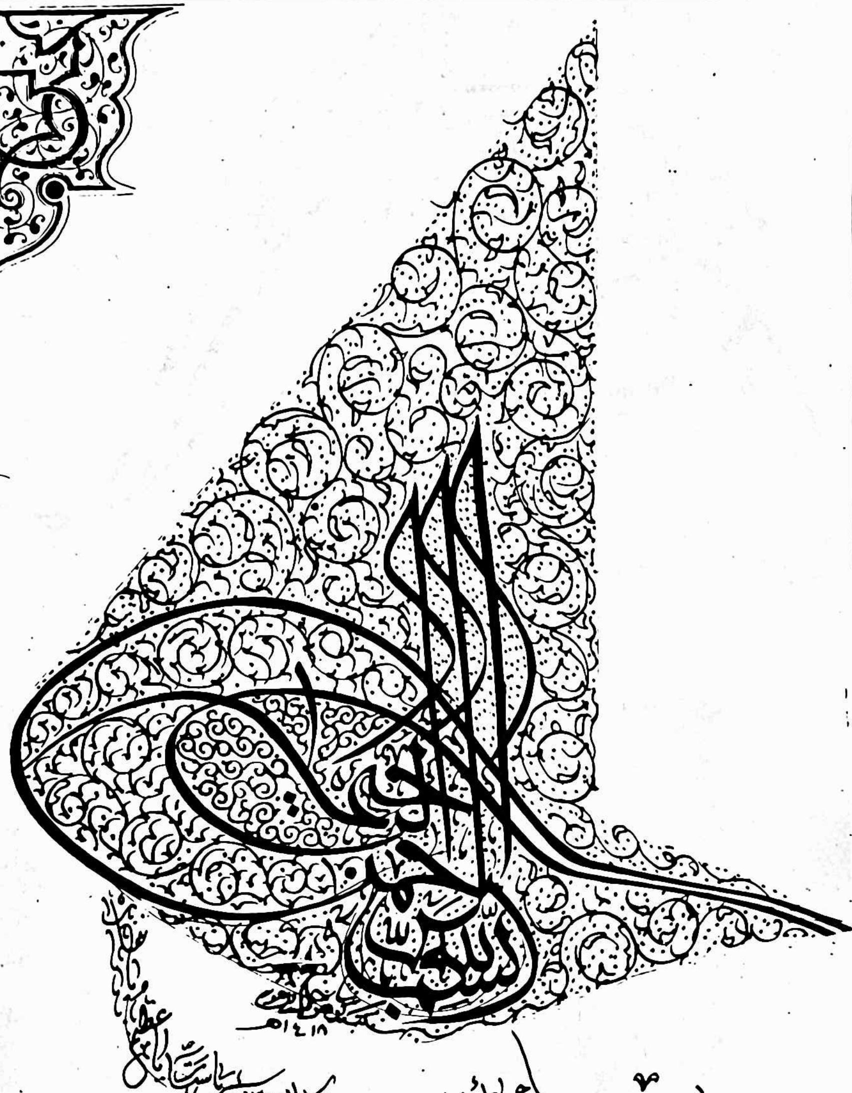




(طغرائے محرف باختراع خود)



خط طغرا گوہر (اختراع ذاتی)

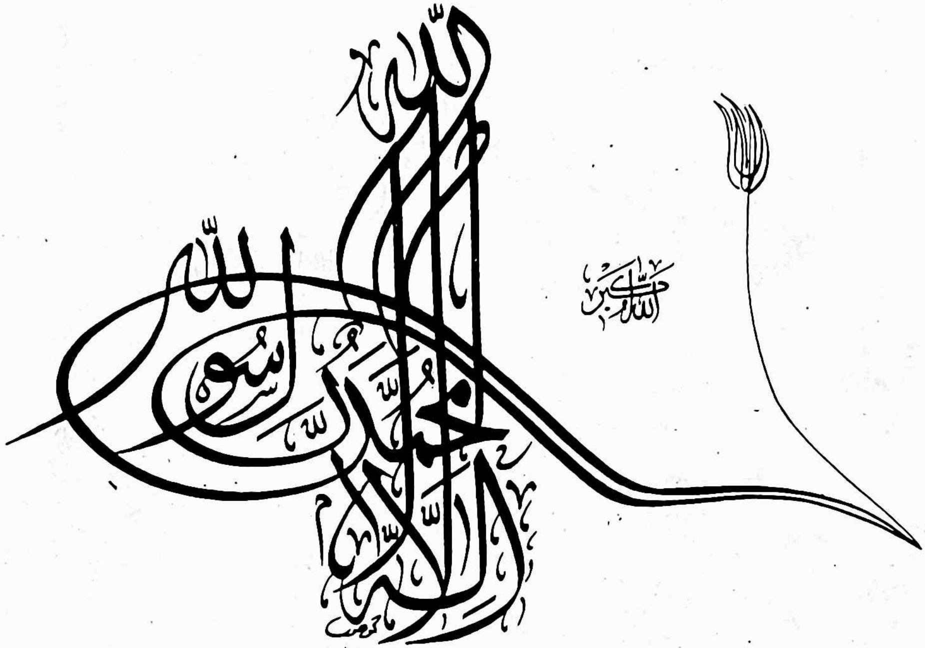




(طغرائے محرف باختراع خود)







لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ (خط طغرا)

کتبہ خورشید گوہر قلم



فبایِ الاءِ ربکما تکذبٰن

"طغرا زلفِ عروس"

بخط خورشید عالم گوہر قلم لاہوری

۱۴۱۰ھ —— ۱۹۹۶ء



وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا

اختراعِ ذاتی



وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا

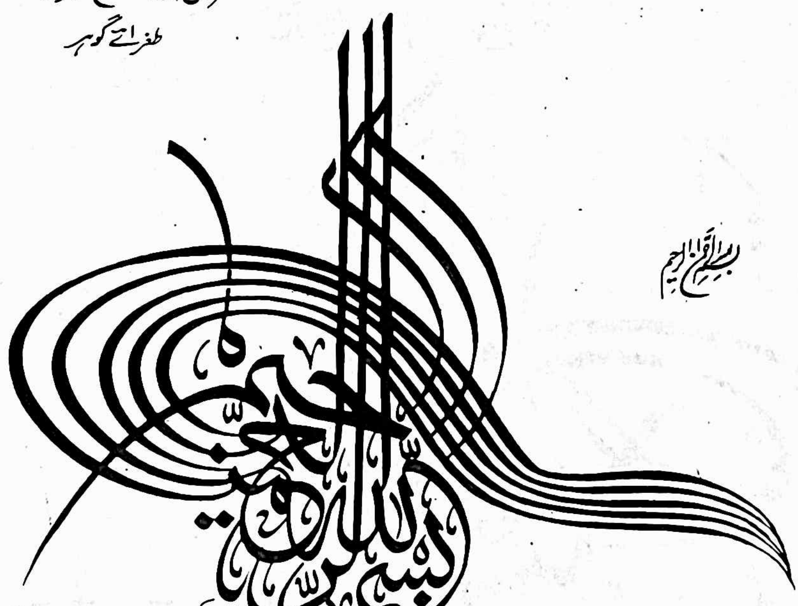
طغرائے گوہر (ذاتی اختراع)


ربنا آتنا من لدنك رحمة



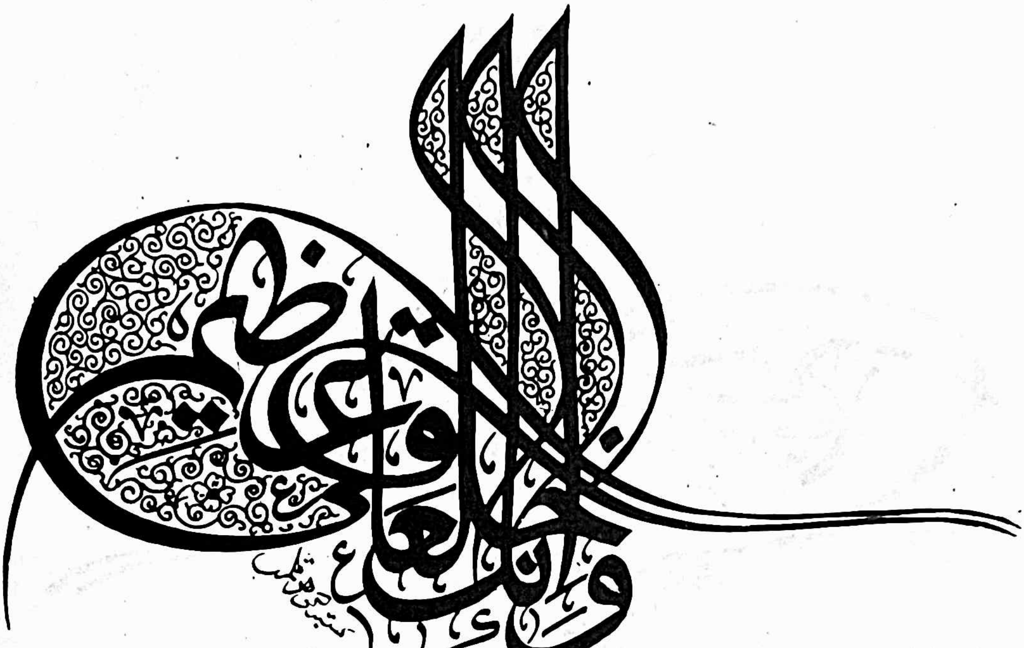
اِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ بَصِیۡرٌ

طغرائے گوہر



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ م الرَّحِیۡمِ طغرائے خمسین (اختراعِ خود)



وانك لعلى خلق عظيم



سبحان الله وبحمده

اطغرائے گوہر

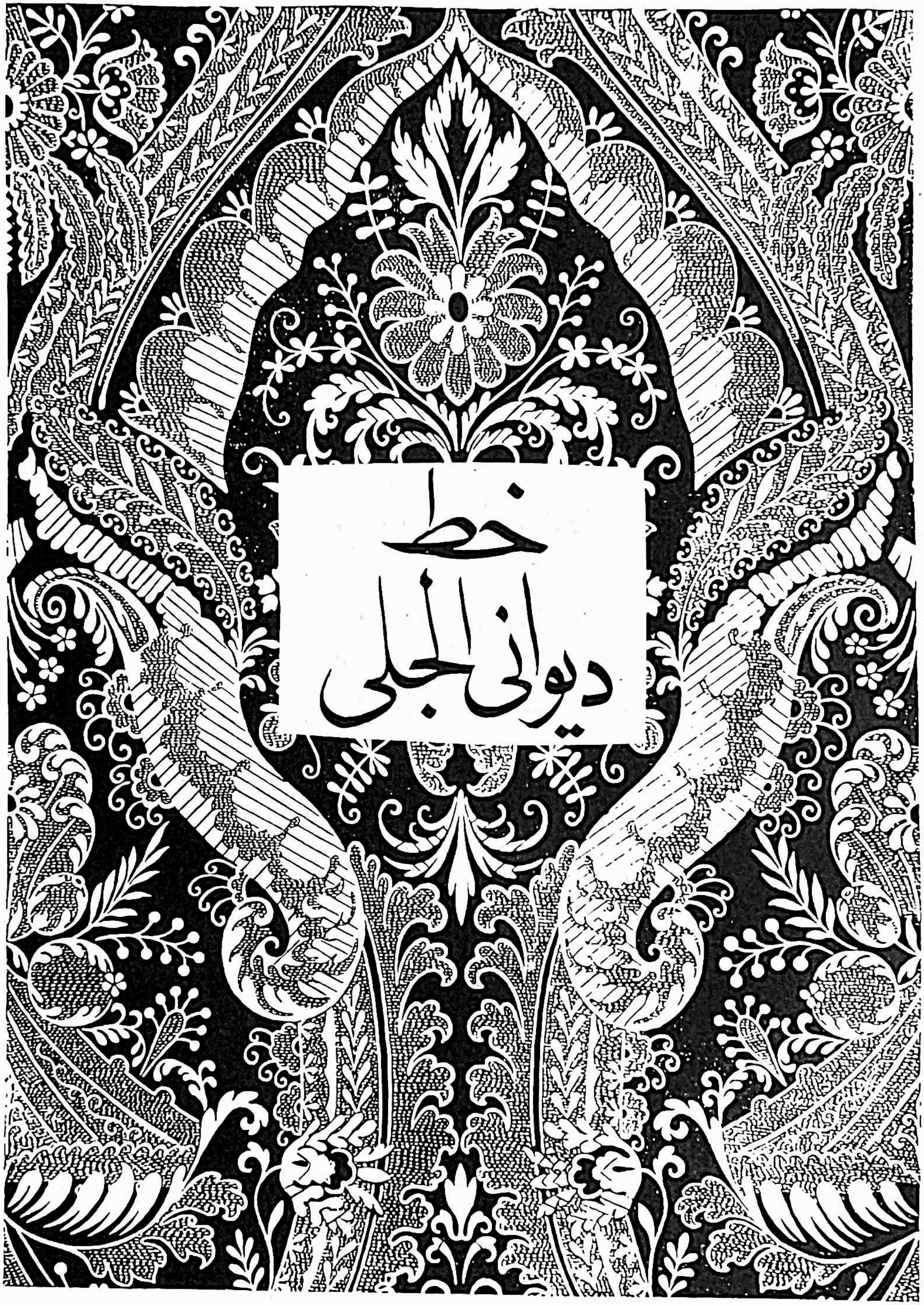






الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون





DIVANY.

خط دیوانی الجلی کے لئے ہدایات!

1- جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ خط عدالتی کاموں اور سرکاری دستاویزات کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ جیسے بعد میں خوبصورت اختراعات کر کے قائم رکھا گیا۔ اب یہ زیبائش کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

2- اس کا مسطر چھ قطوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ پہلے چار قطوں کے بعد لائن اور پھر تیسری اور آخری لائن دو قطوں کے بعد ہوتی ہے۔

3- اس خط کے الفاظ لچک دار ہوتے ہیں۔ جو نقاشی کے قریب قریب ہوتے ہیں۔ اس میں ثلث کی آمیزش پائی جاتی ہے۔

4- ج کا پورا دائرہ چار قط ہوتا ہے۔

5- س، ش، ص، ق، ن کا نصف دائرہ دو قطوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

6- الفاظ کے آخری حصوں کو قلم کی نوک سے خم دیا جاتا ہے۔

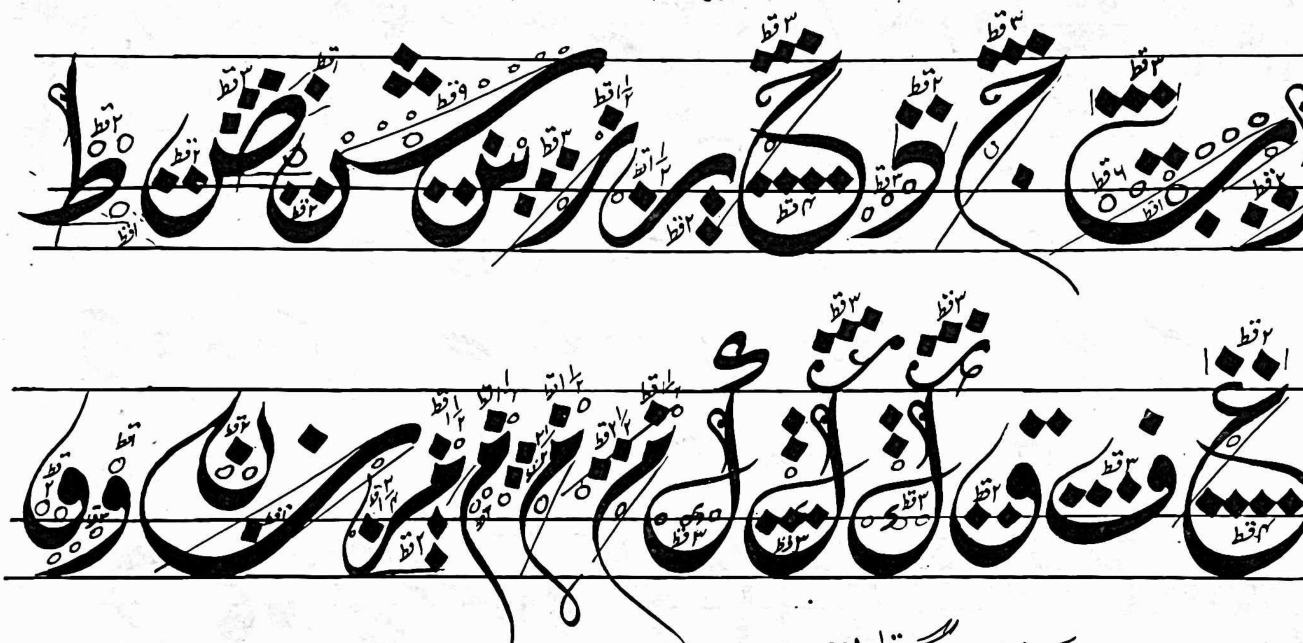
7- اس میں اعراب بھی علیحدہ صورت کے حامل ہوتے ہیں۔

8- خصوصی مستطیل قائم رکھنے کے لئے باریک نقطے لگا کر عبارت کو خوبصورت کر لیا جاتا ہے۔

خط دیوانی

یہ بھی اسی خط کی خفیف قسم ہے۔ جس میں آرائشی اصطلاحات استعمال نہیں کی جاتیں۔ بلکہ لفظوں کو سادہ رکھا جاتا ہے۔

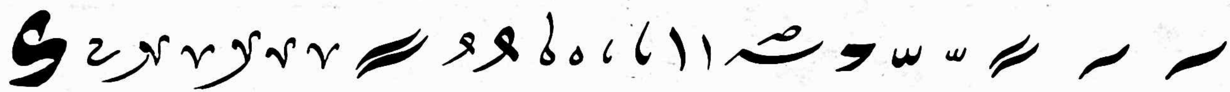
خط الجلی دیوانی



کتبہ خورشید گوھر قلم لاھور



اعراب و دیگر علامات خط جلی دیوانی





مرکبات دیوانی الجلی




کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور



سص سط سع سف سل سا سک سی

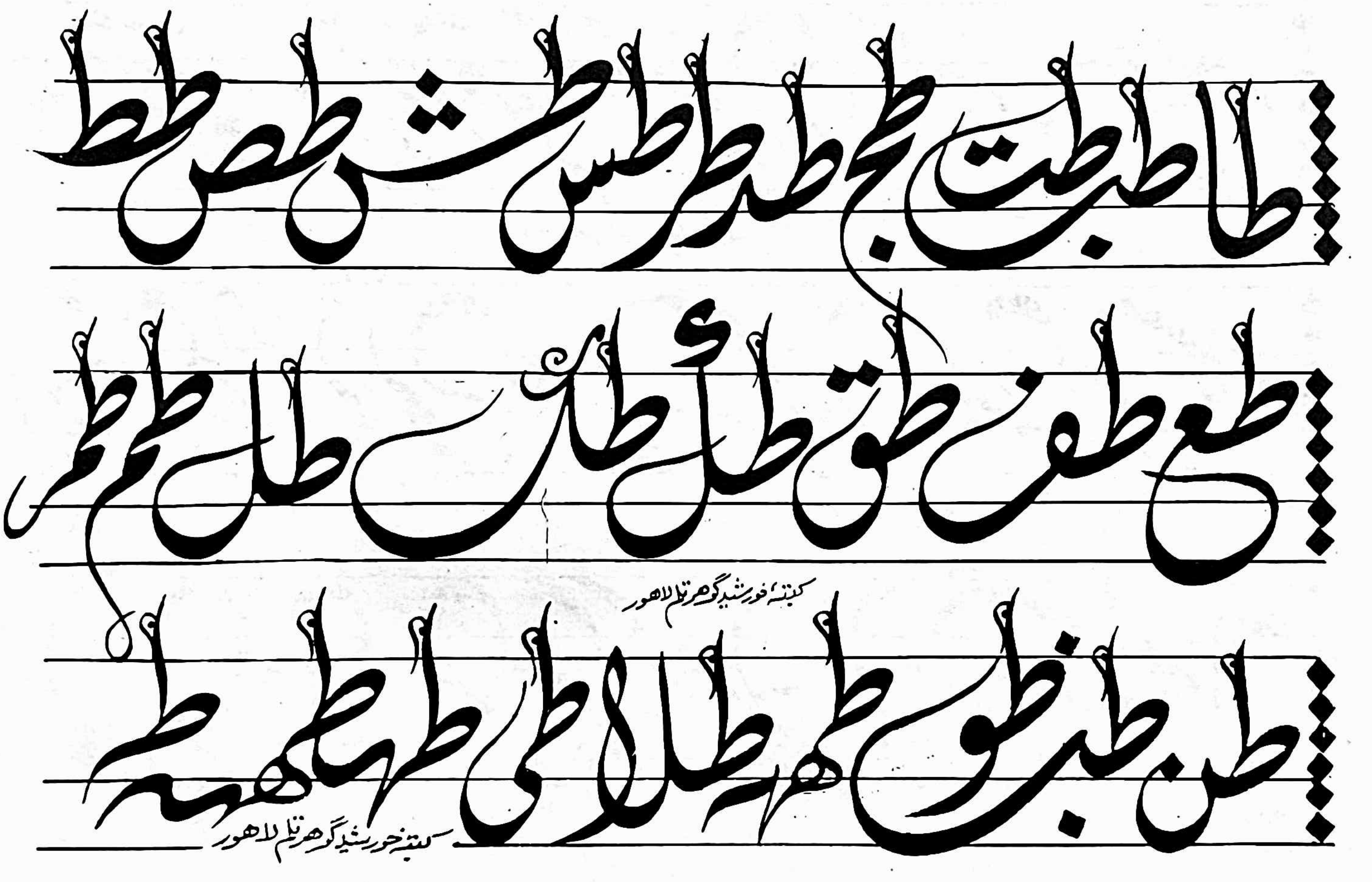
سل سم سح سر سن سو سھ سہ سلا سی

کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور

صا صب صت صح صد صر صس صش

کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور



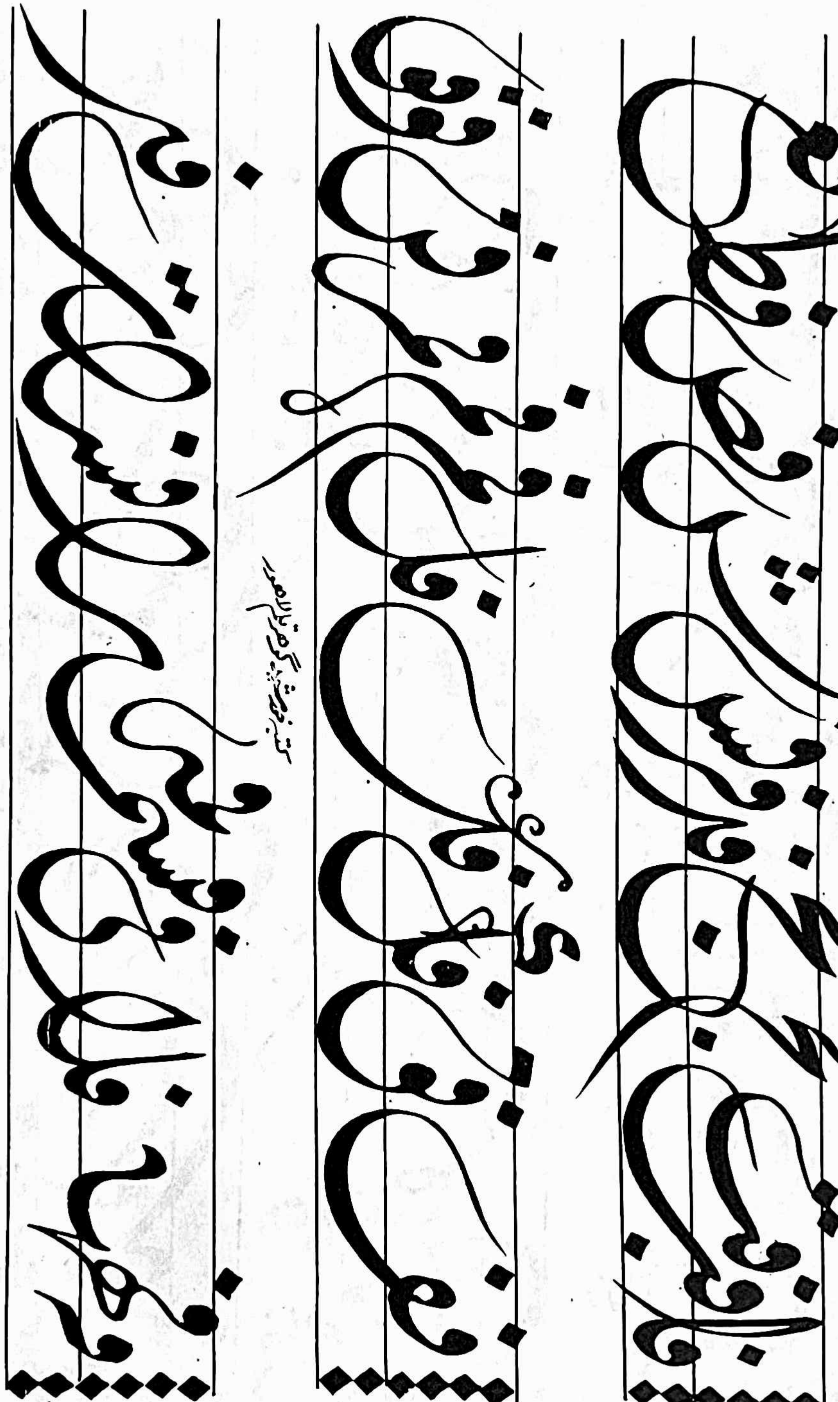

طا طب طت طج طد طر طس طش طص طط
کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور

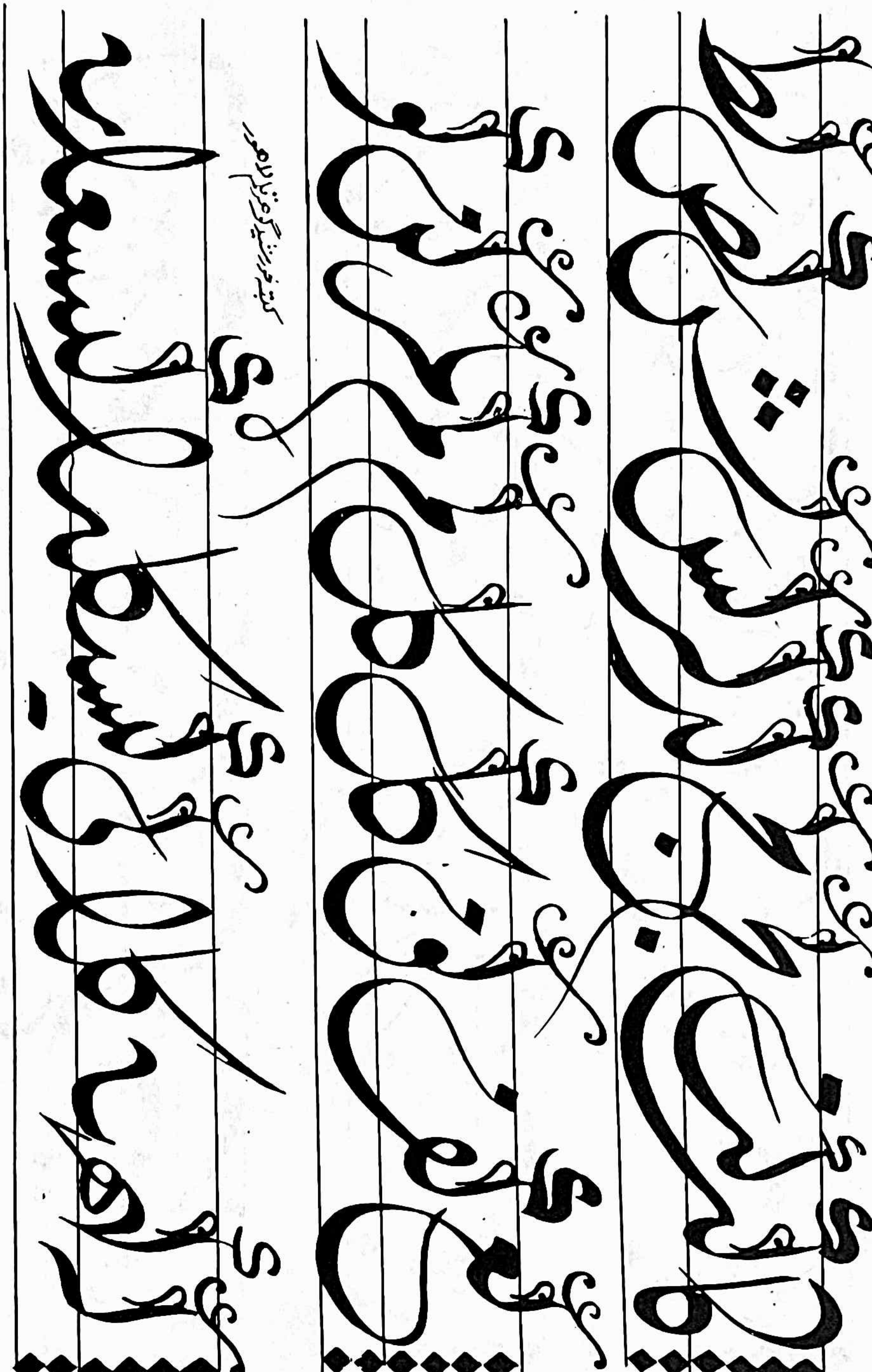
عا عب عج عد عس عص عط ع

عف عو عل عک عے عل عم عمہ عن عو عی

عہ عھا علا عی عمیو عمو عجمینہ عم عجیبہ

کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور



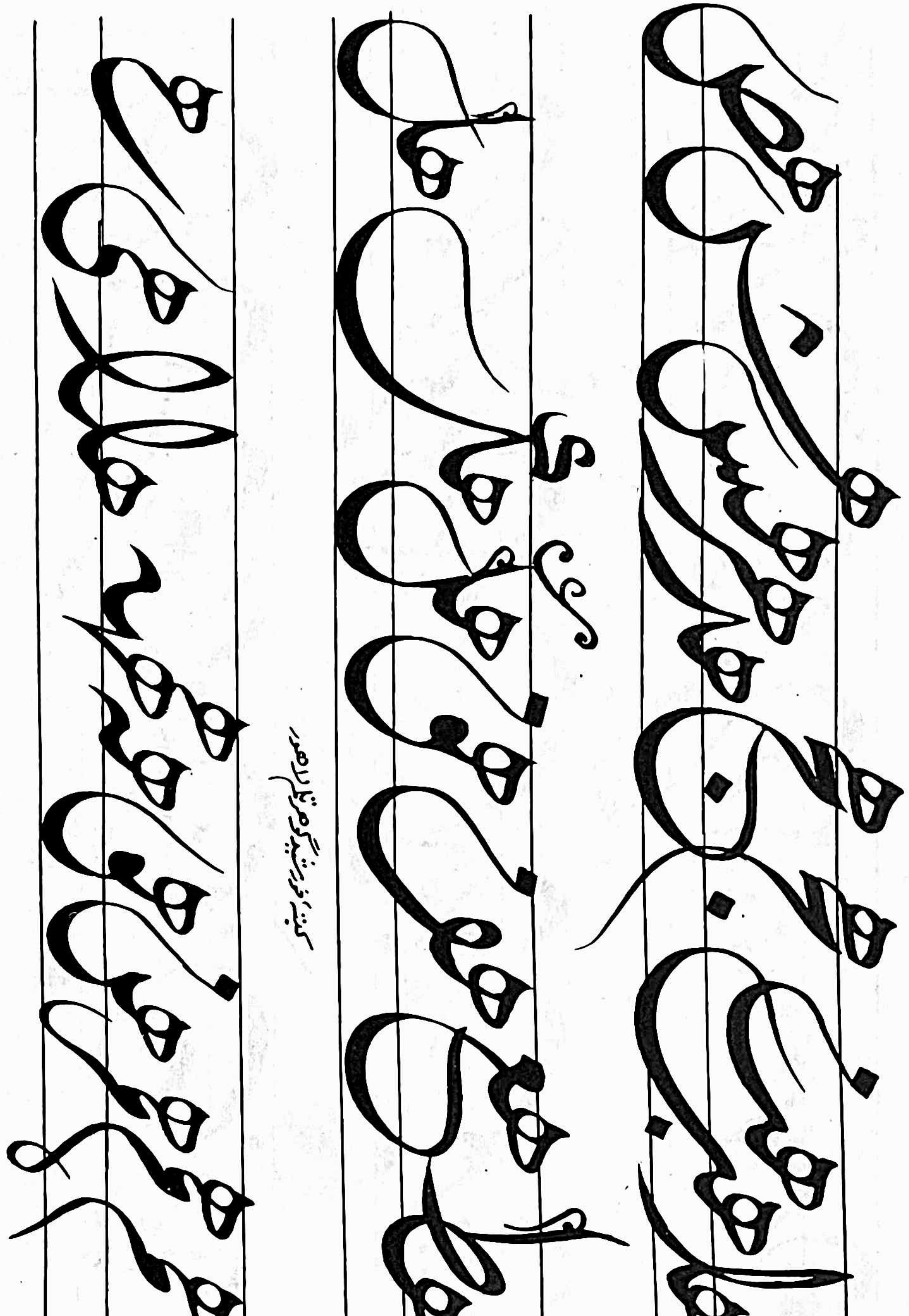


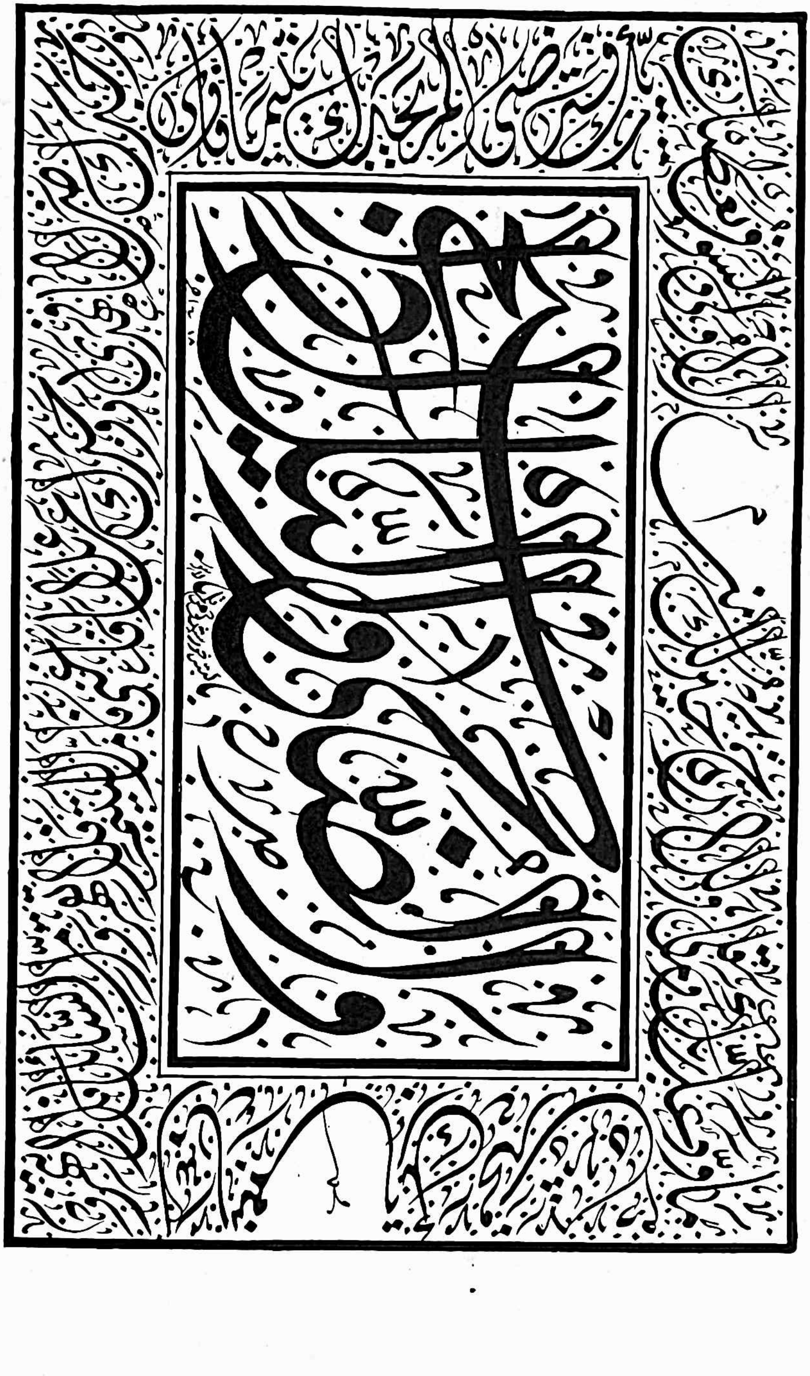
ما مب مج مد مر مس مص مط

مع مف مو مگ مل مم مم من

مو مھ ہ ملا می محمد مجیب مر ادر

کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور





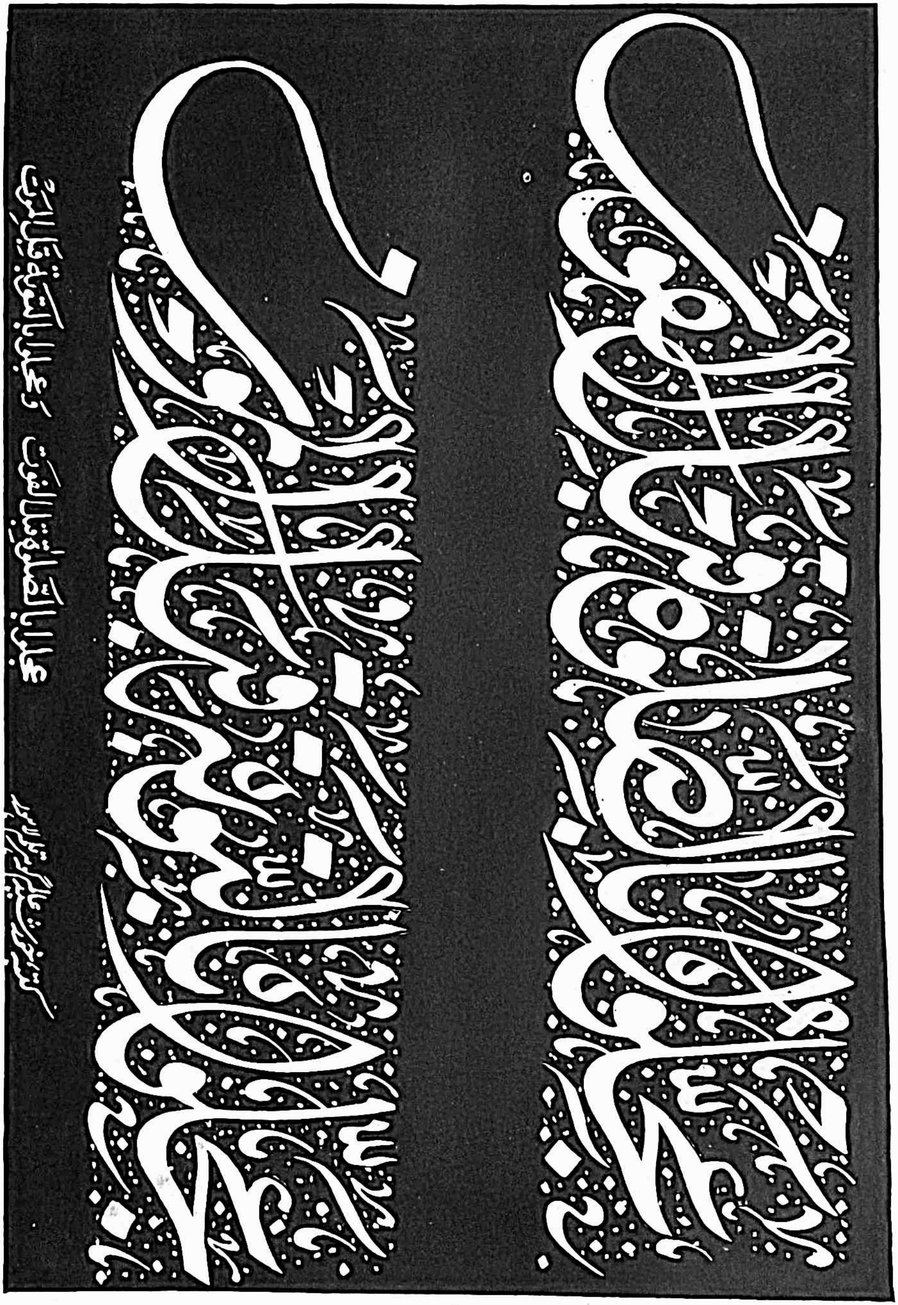
رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا

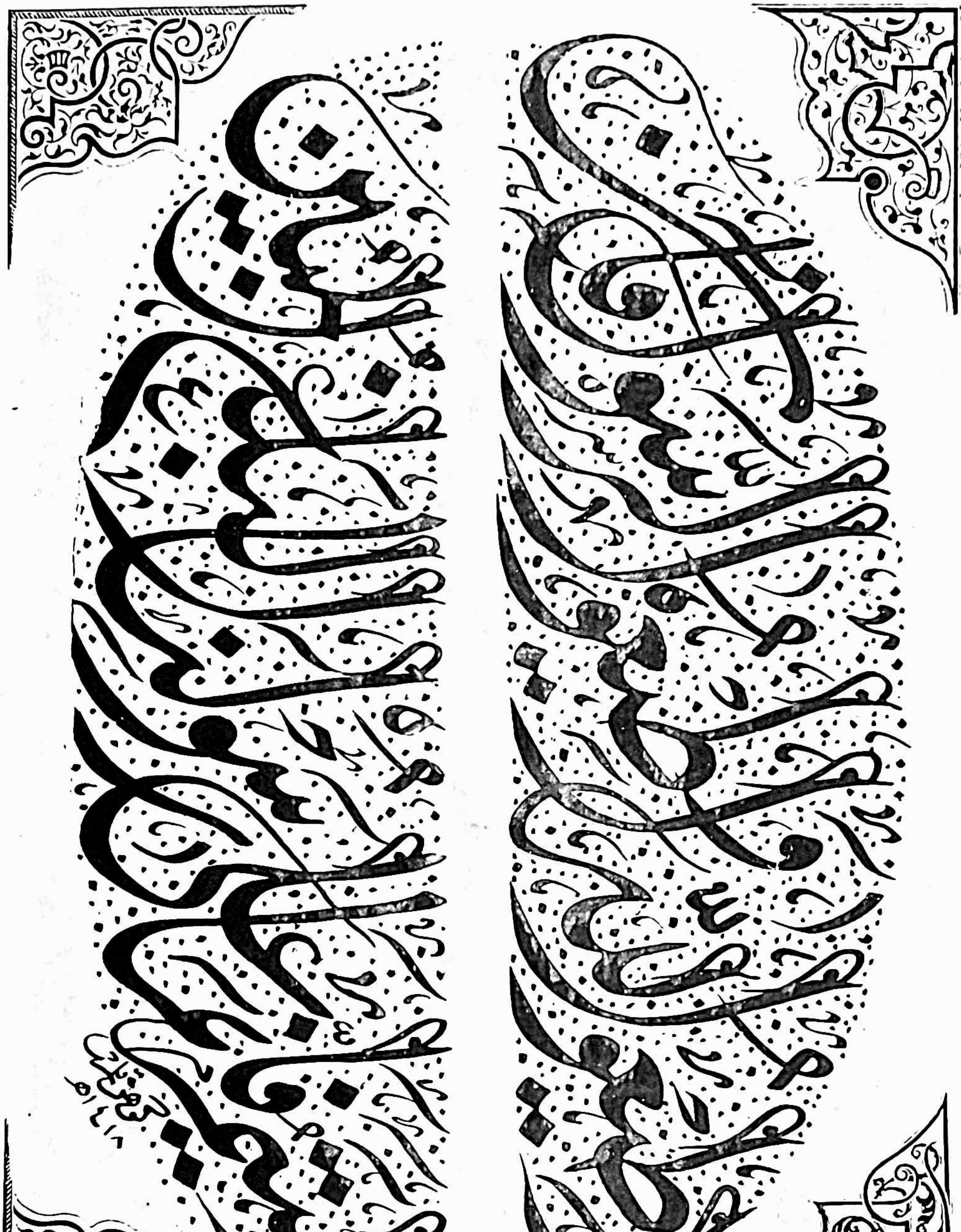
لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد یحیی ویمیت وهو حی لا یموت بیده الخیر وهو علی کل شیء قدیر

ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین صدق الله العظیم



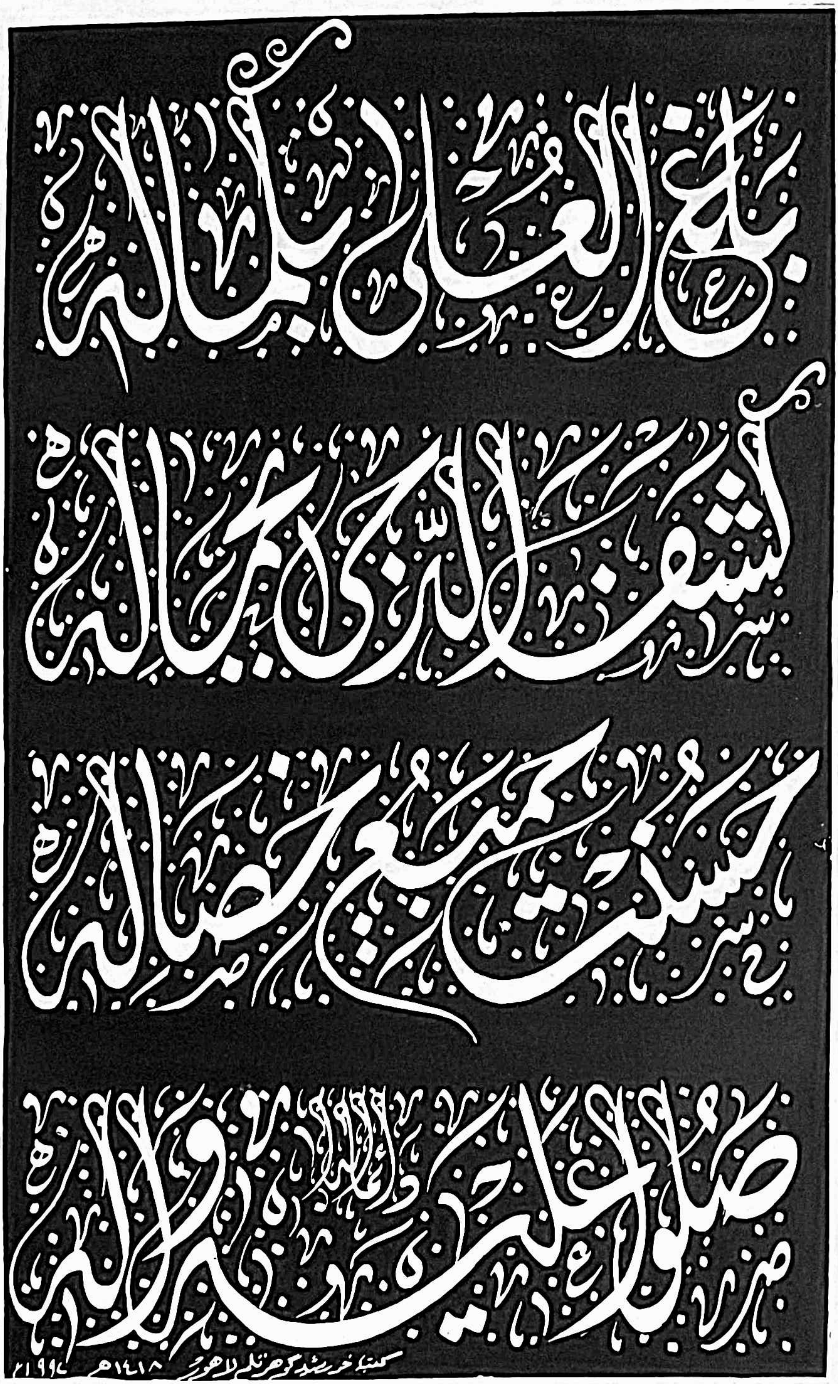






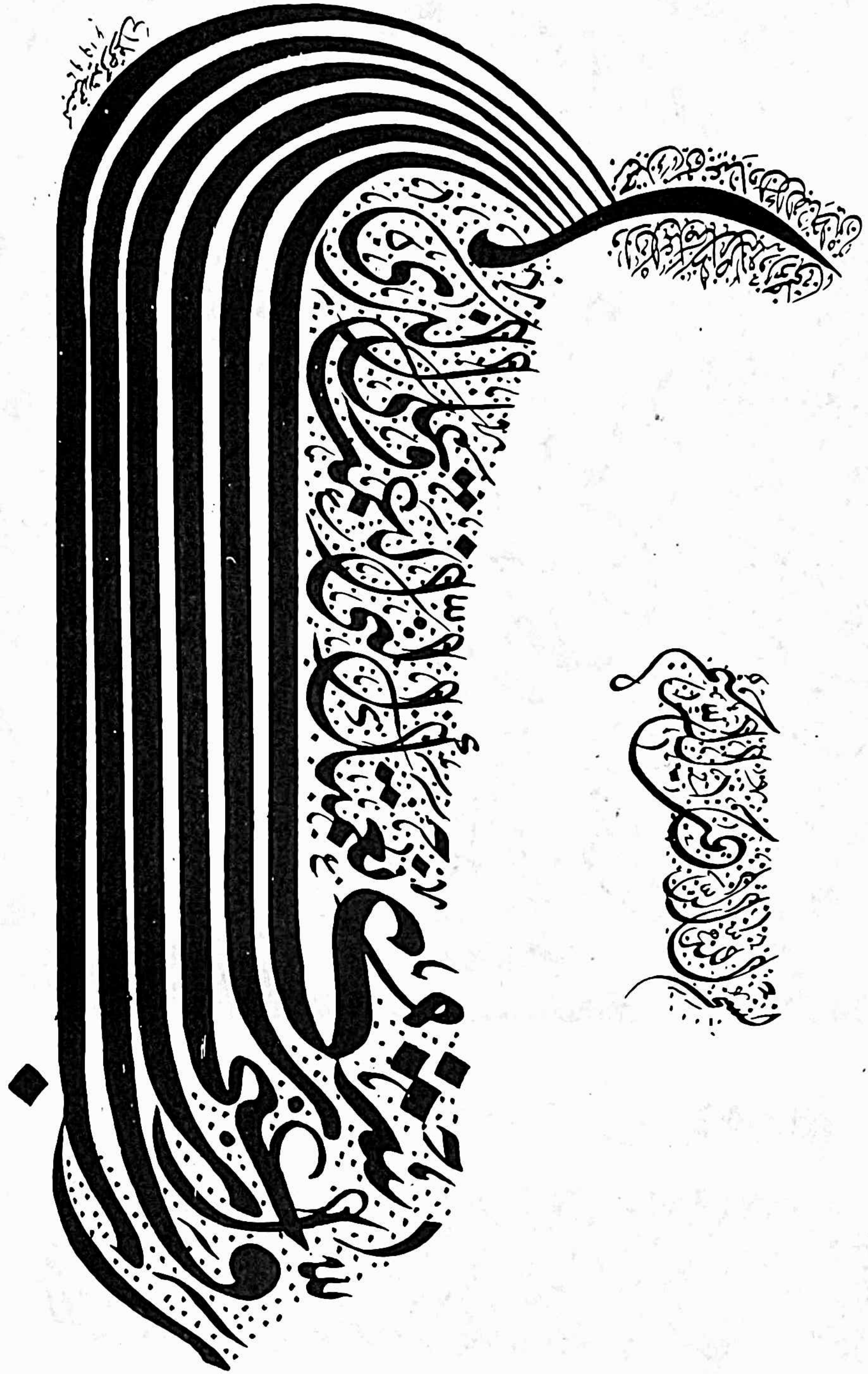


اِنَّمَا اَمْرُهُ اِذَا اَرَادَ شَيْئاً اَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ


بلغ العلى بكماله
كشف الدجى بجماله
حسنت جميع خصاله
صلوا عليه وآله
كتبہ خورشید گوہر قلم لاہور ١٤١٨ھ ١٩٩٧ء


محمد رسول الله
١٤١٨ هـ



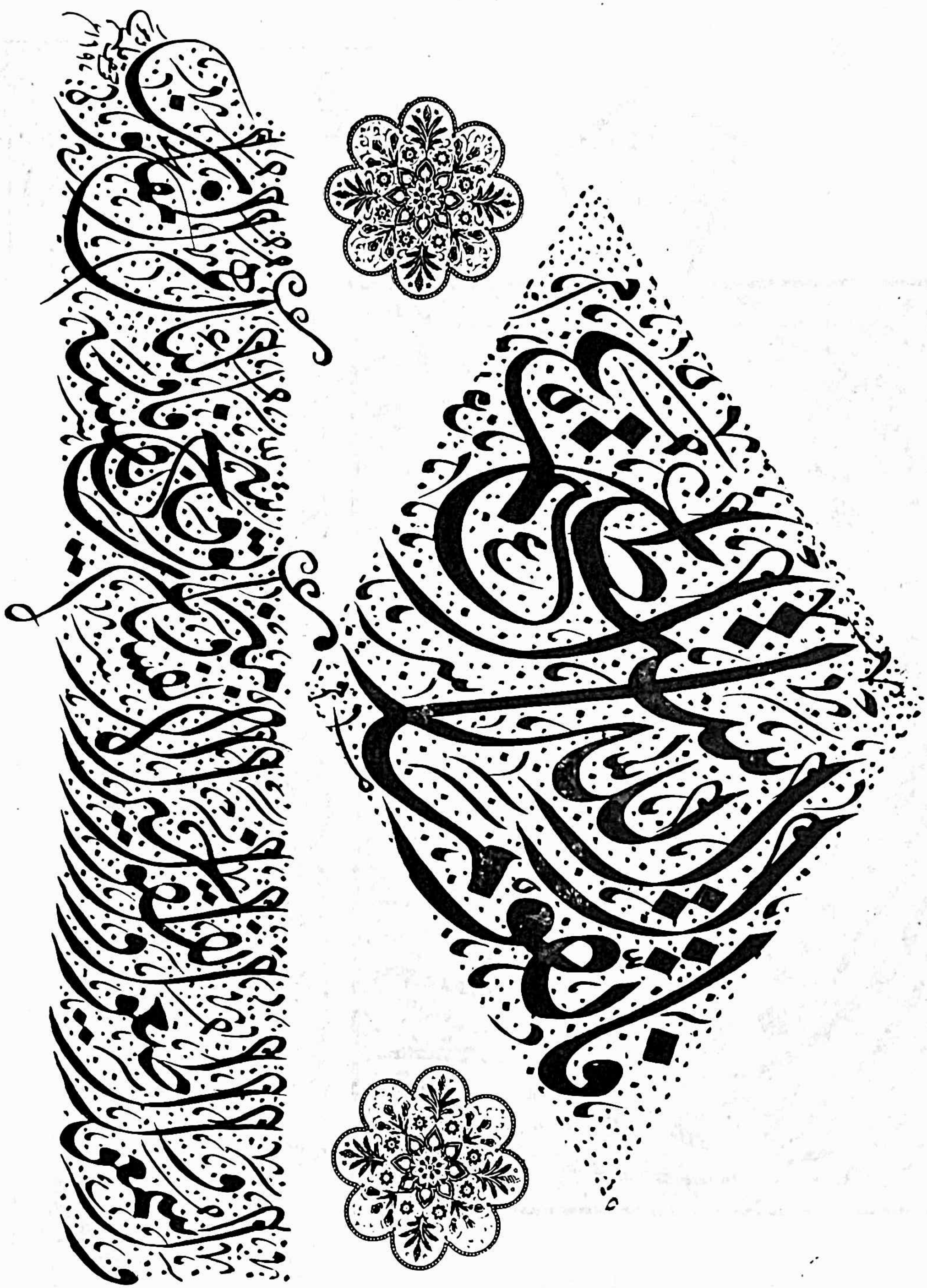


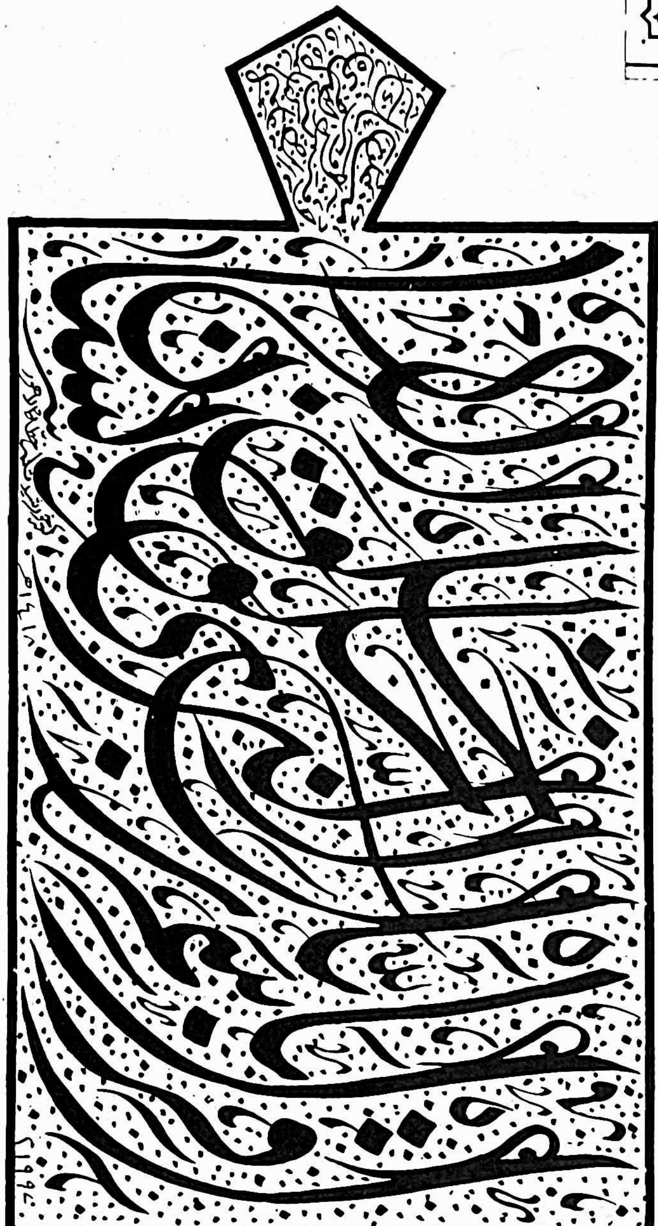
بسم الله الرحمن الرحيم



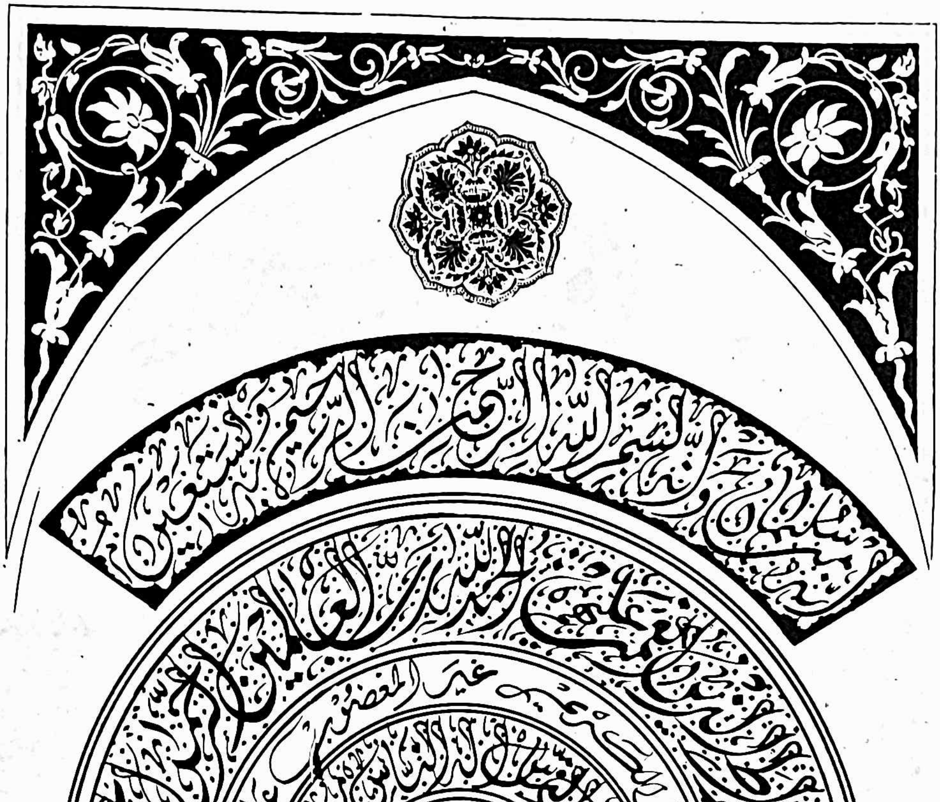








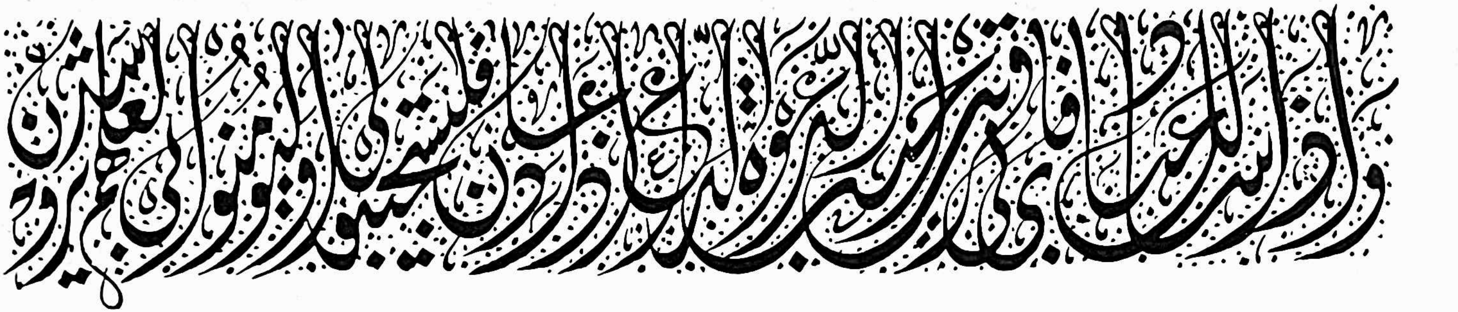




کتبہ خورشید گوہر قلم خطاط لاہور پاکستان ۱۴۱۸ھ



بسم الله الرحمن الرحیم





کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور ۱۴۱۸ھ





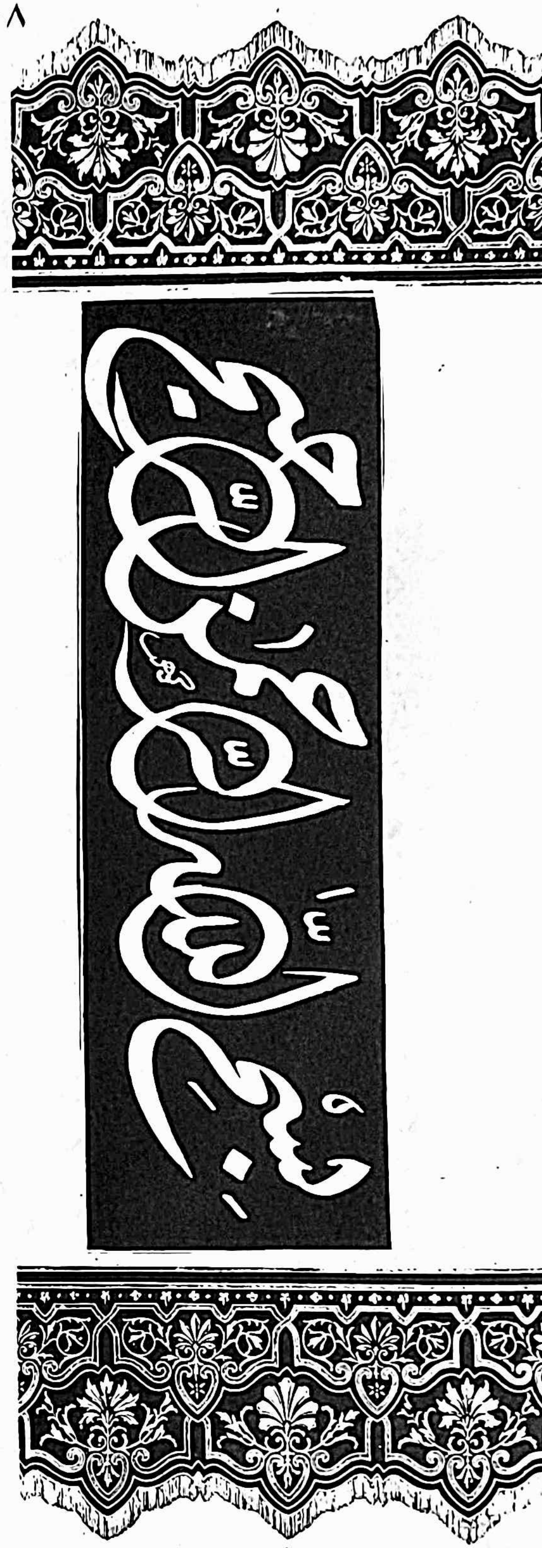
بسم الله الرحمن الرحيم

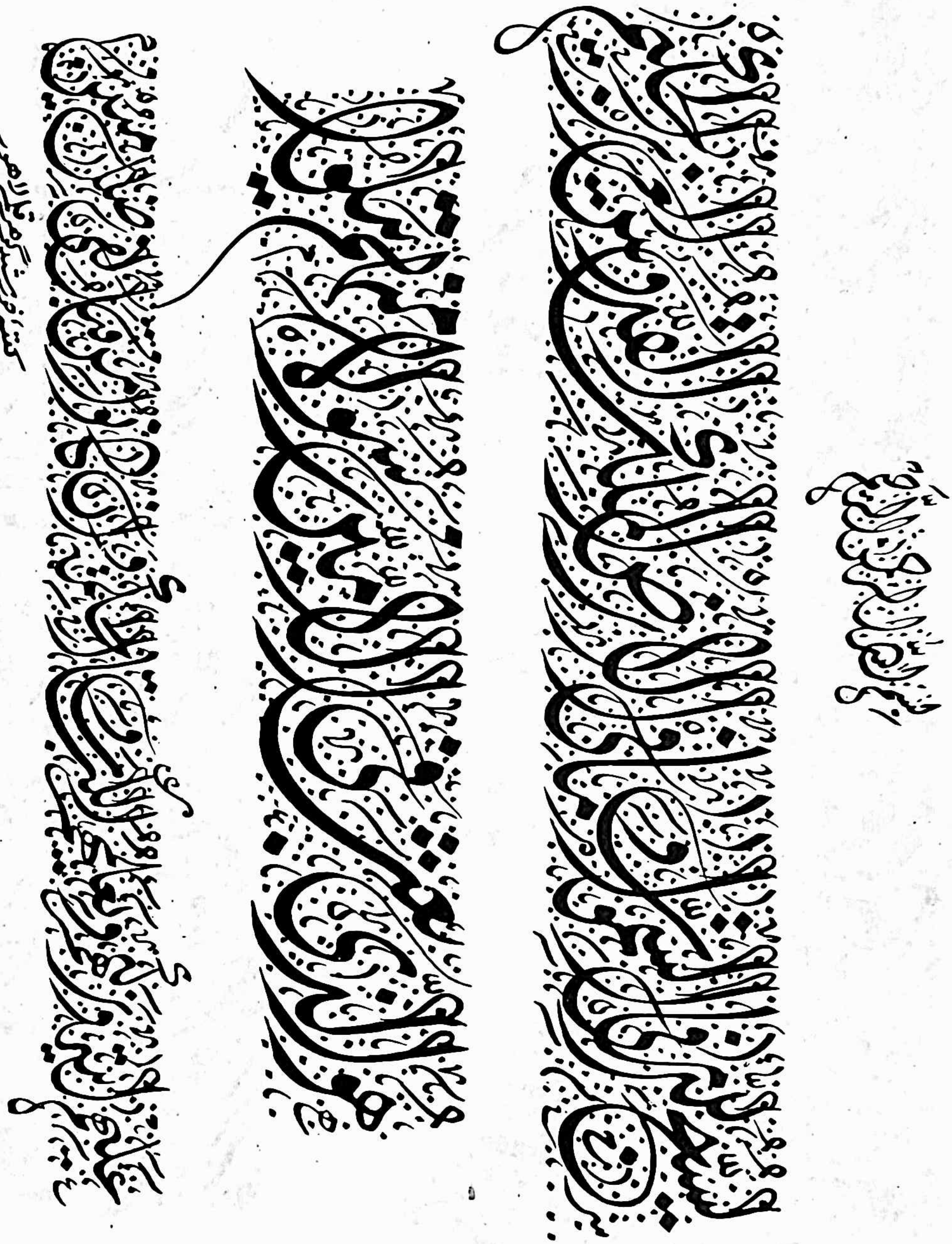
والنازعات غرقا والناشطات نشطا والسابحات سبحا فالسابقات سبقا فالمدبرات أمرا

يوم ترجف الراجفة تتبعها الرادفة

قلوب يومئذ واجفة أبصارها خاشعة











خطّ دیوانی

ا ب ل ا ن ب ی س ہ ج ح خ د ر س ش ص ض ط ظ ع غ و ف

ق ك ل ا م ة ه و ه ـه هـ ـهـ ه ف لا ی ے

بابب بح بد بر بس بص بع بف بو بن بی بے بط بع

بسم الله الرحمن الرحيم الله محمد

شفيع مستوصف مساكين مفاهيم خواطر استجب

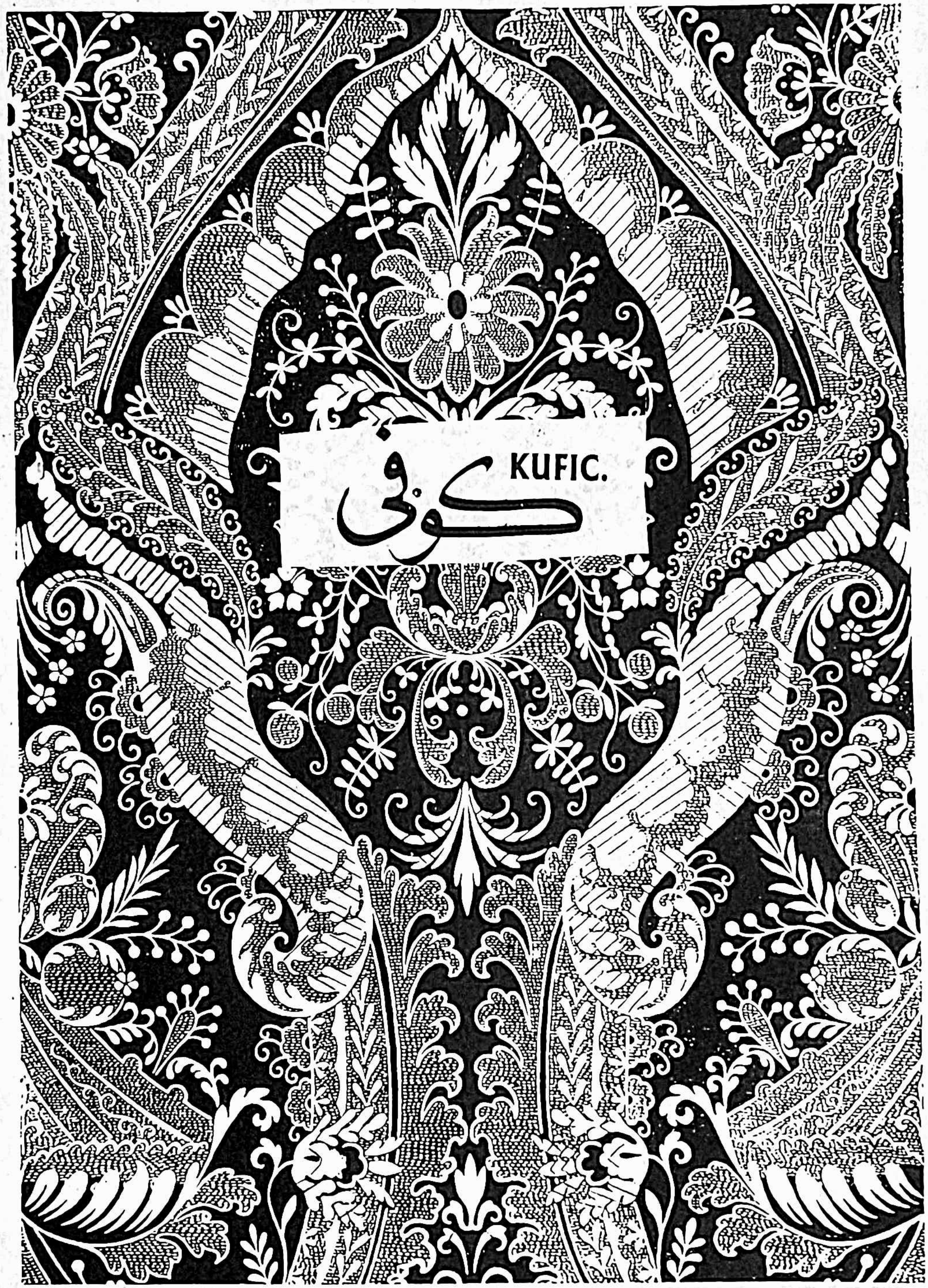
عَظُمَ الخَالِقُ فِي أَنْفُسِهِمْ فَصَغُرَ مَا دُونَهُ فِي أَعْيُنِهِمْ . فَهُمْ وَالجَنَّةُ كَمَنْ قَدْ رَآهَا فَهُمْ فِيهَا مُنَعَّمُونَ وَهُمْ وَالنَّارُ كَمَنْ
فَهُمْ فِيهَا مُعَذَّبُونَ . الجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ الأُمَّهَاتِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الحَيُّ القَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ
بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ العَلِيُّ العَظِيمُ .

رَأْسُ الحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللهِ . المُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ المُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ . الصَّوْمُ جُنَّةٌ

خط دیوانی — مکتبہ خورشید گوہر قلم لاہور


کوفی
KUFIC.



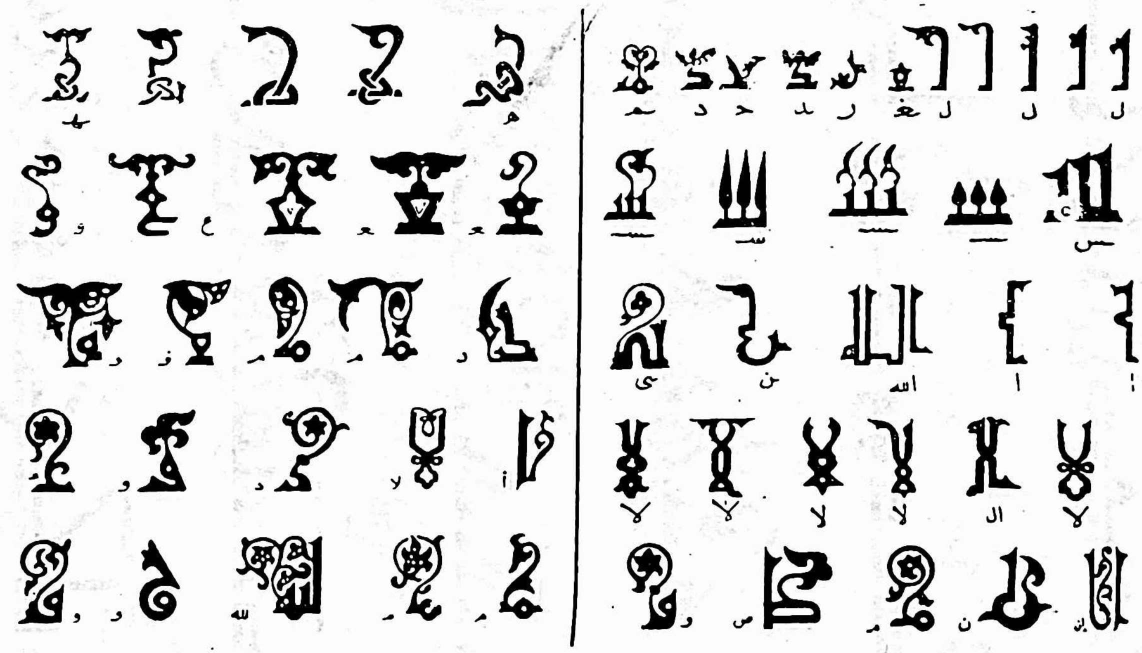
خط کوفی

اس خط کا تاریخی تذکرہ مقدمہ میں کیا جا چکا ہے۔ عالم اسلام کا یہ سب سے قدیم اور پہلا خط ہے۔ خلافت راشدہ کا خط کوفی "خط زید" کہلاتا ہے۔ اس کے بعد بنو امیہ اور بنو عباس تک اس خط میں قرآنی مصاحف تحریر کیے جاتے رہے۔ اور وقت کے ساتھ اس میں خوبصورت تبدیلیاں جاری رہیں۔ ماہرین نے اس خط کی مختلف اقسام کو قرنوں میں تقسیم کیا ہے۔ قرآنی مصاحف کے بارے خطاطی کی تاریخی کتب میں اس کے بے شمار نمونے دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اب بھی یہ خط تزئین و آرائش کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ عرب ممالک میں آج بھی اس خط کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔

ابجد کوفی



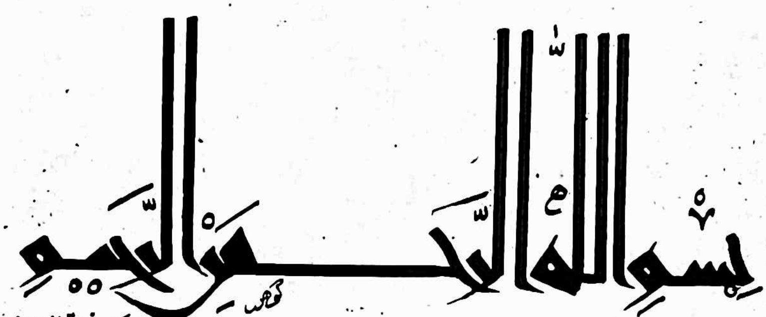
ابجد کوفی مورّق





کوفی قرن چہارم

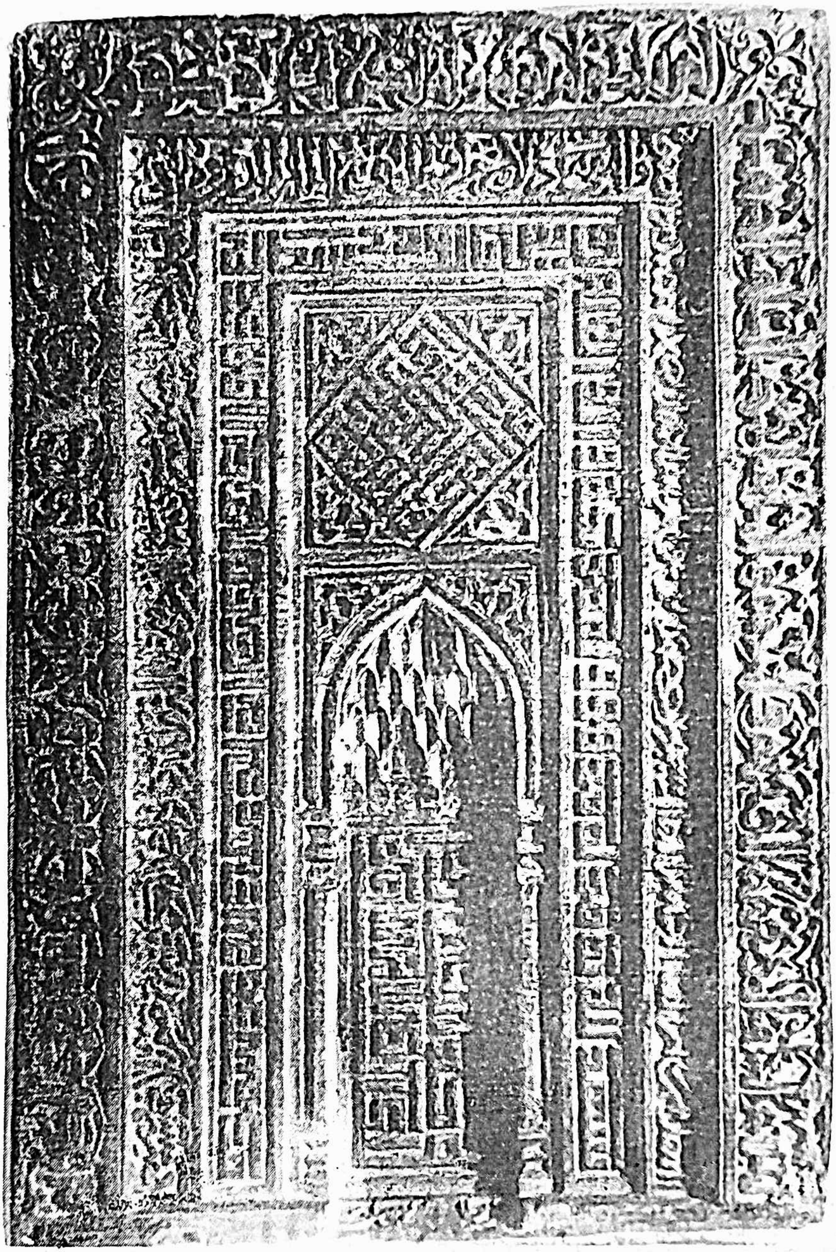




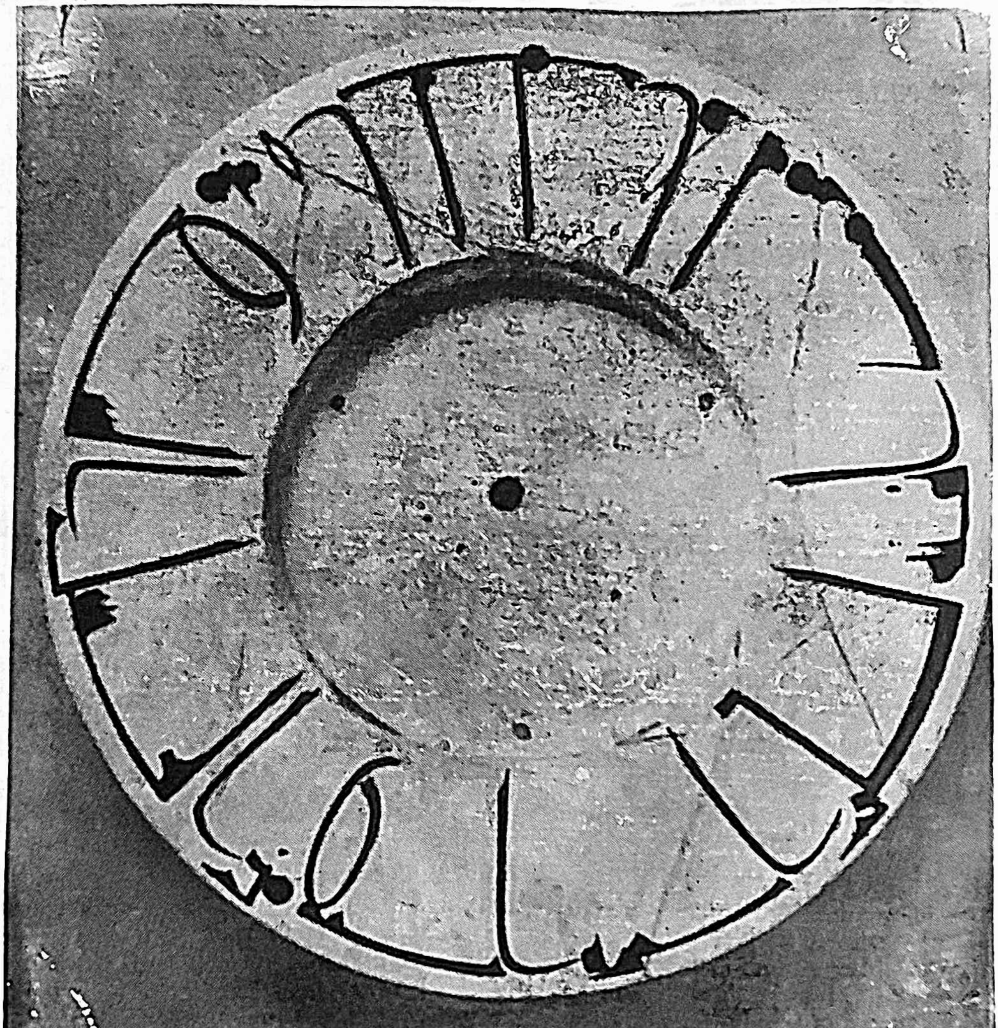
کوفی قرن دوم



کوفی قرن سوم

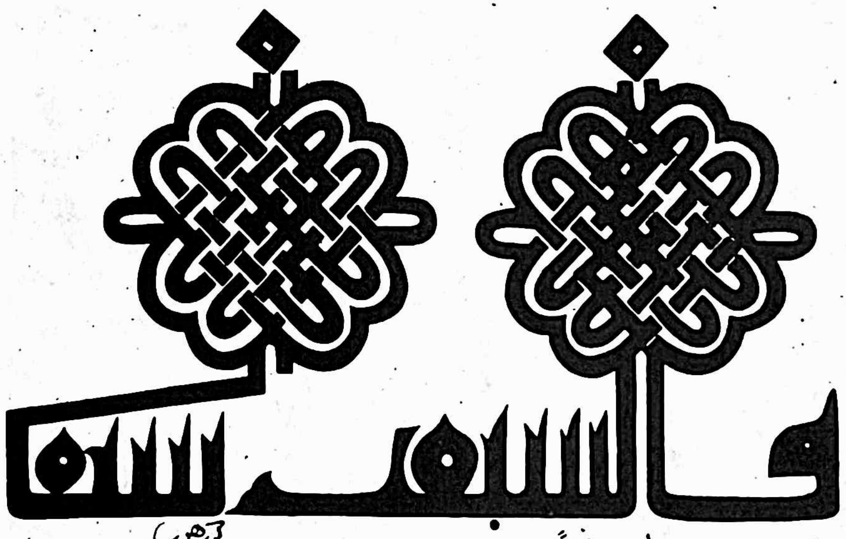



بسم الله الرحمن الرحیم





كلّا انها تذكرة



فالسّٰبقٰت سبقاً



بسم الله الرّحمن الرّحیم



الجحیم سعرت ۱۲

نمونه کوفی تزئینی







خط کوفی منقش

الأمن أذن



خط کوفی منقش

مَا أَنتجاجًا لنخرجُ به

گوهر



نماکس

الله الملك وحده

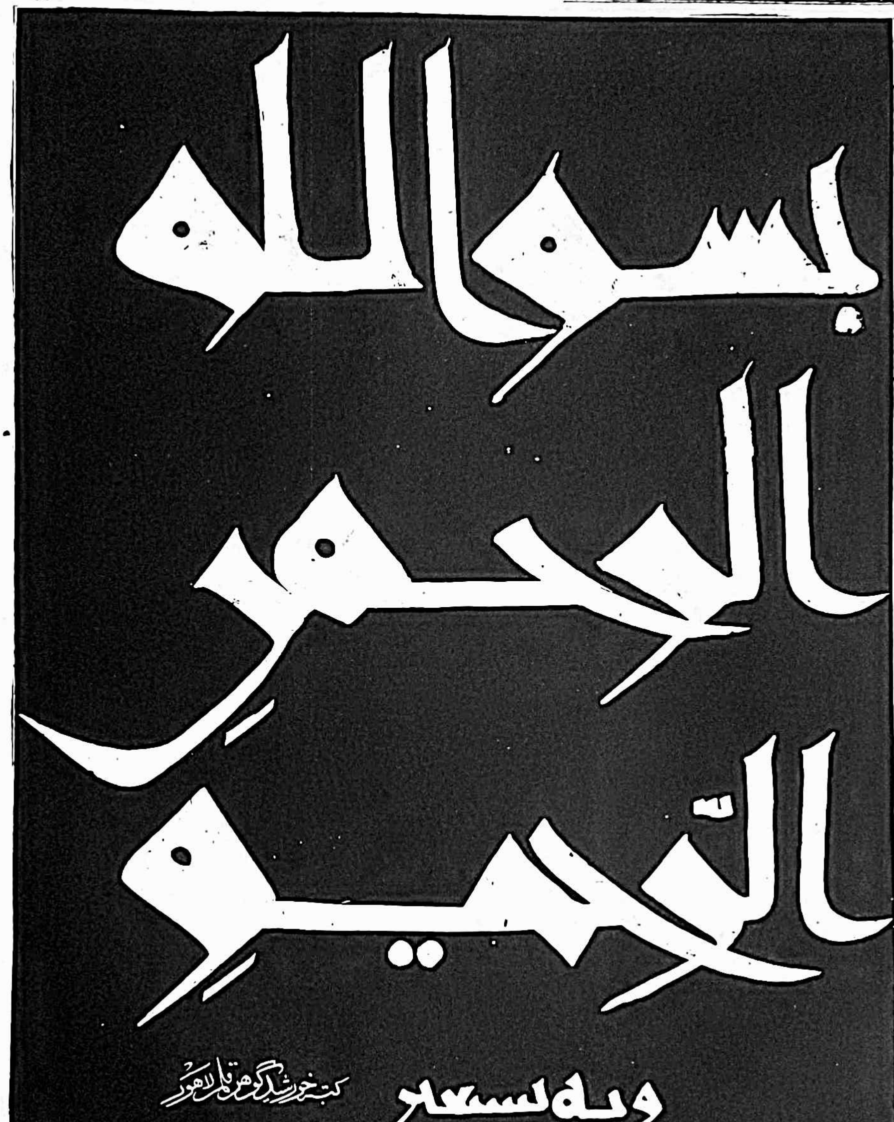


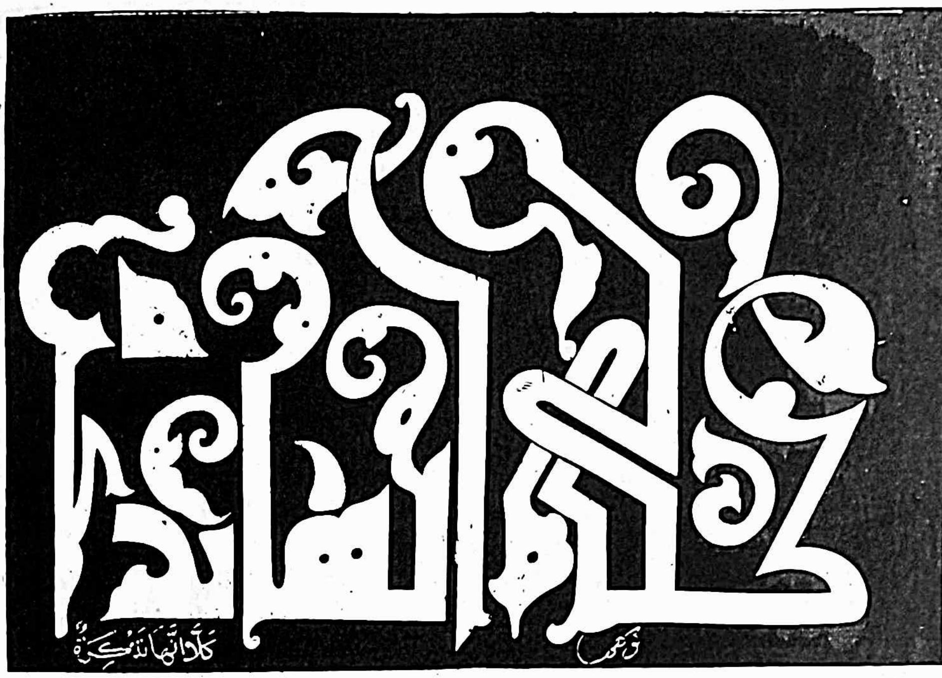




الله ثقتي ورجائي

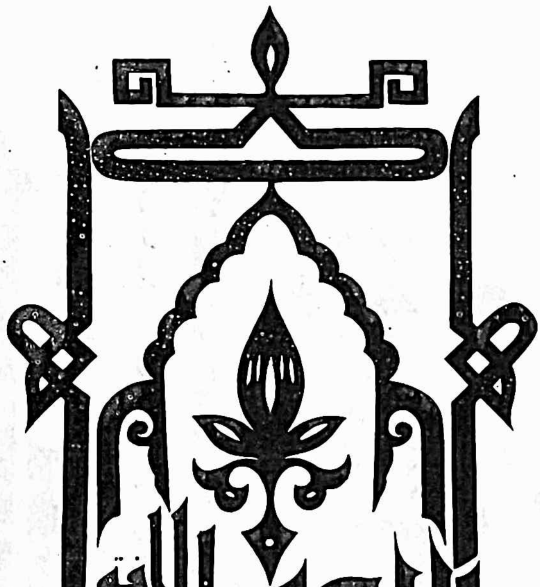
۱۹۸۲ء
گوہر قلم لاہور
بہ تقلید ہاشم محمد الخطاط عراق


بسم الله
الرحمن
الرحيم
وبه نستعين
کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور


كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ







تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ؛

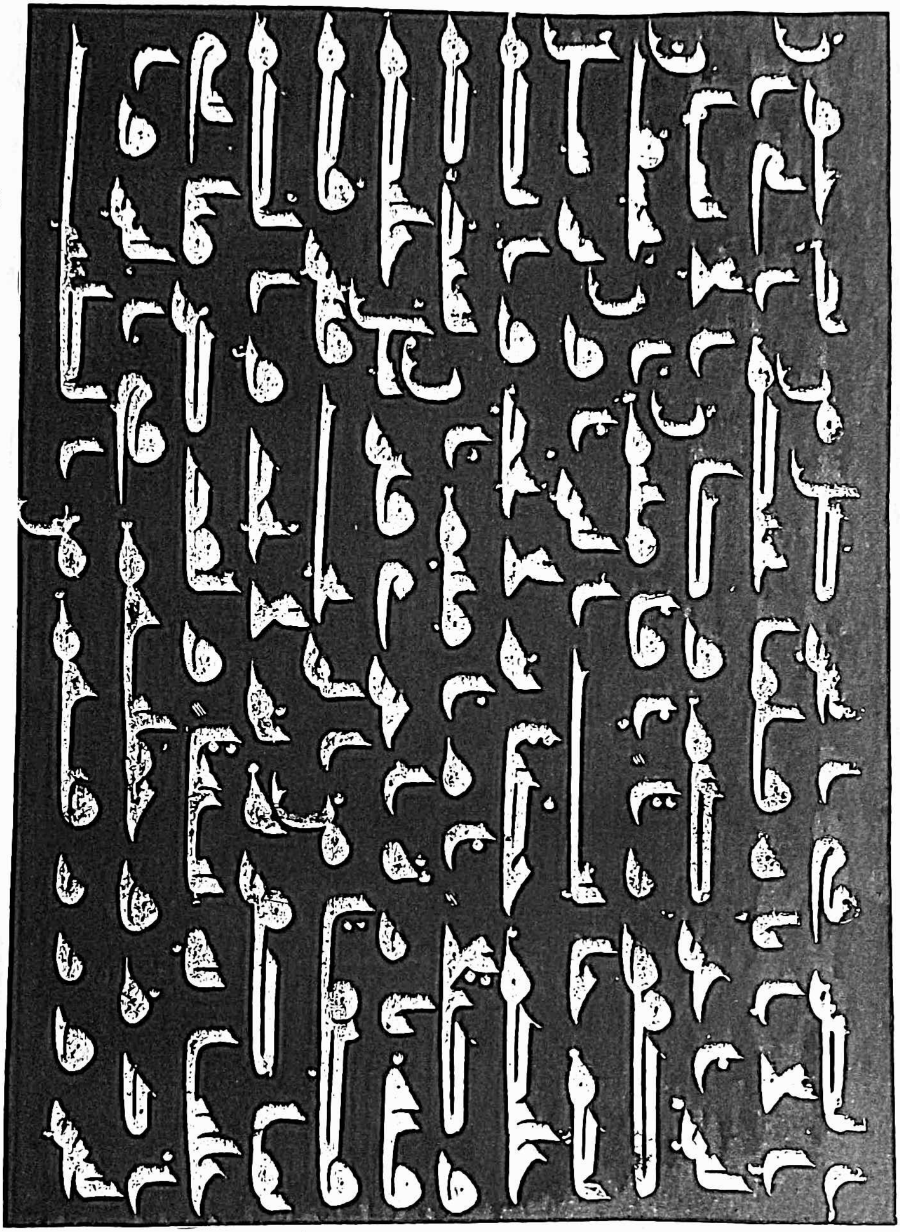
گوہر


وَاِذَا الجِبالُ سُيِّرت




وسيرت الجبال فكانت سرابا

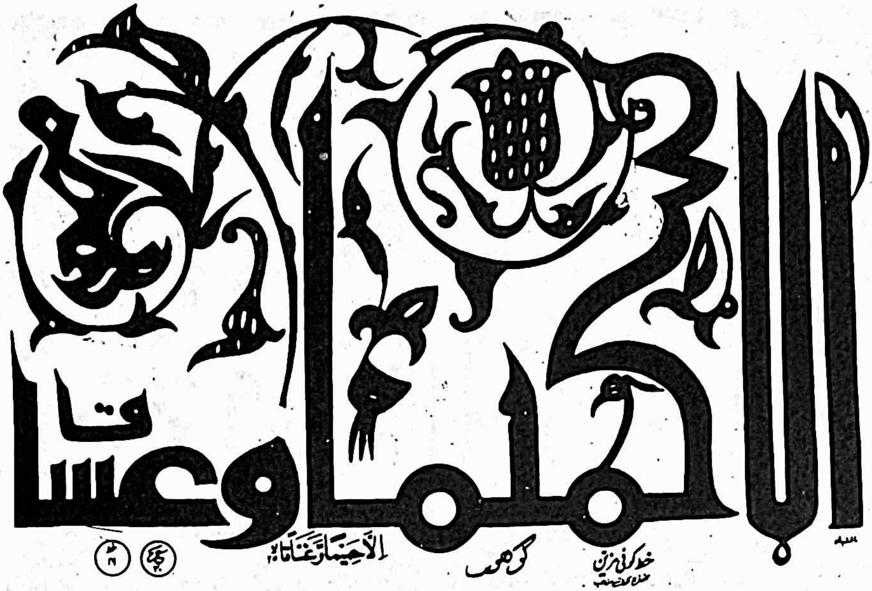




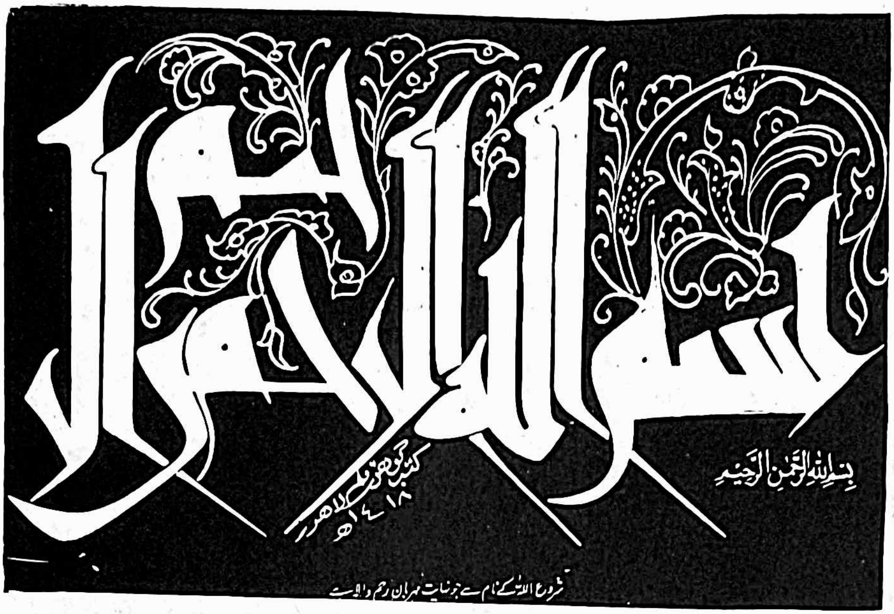
قرآن نفیس پاره



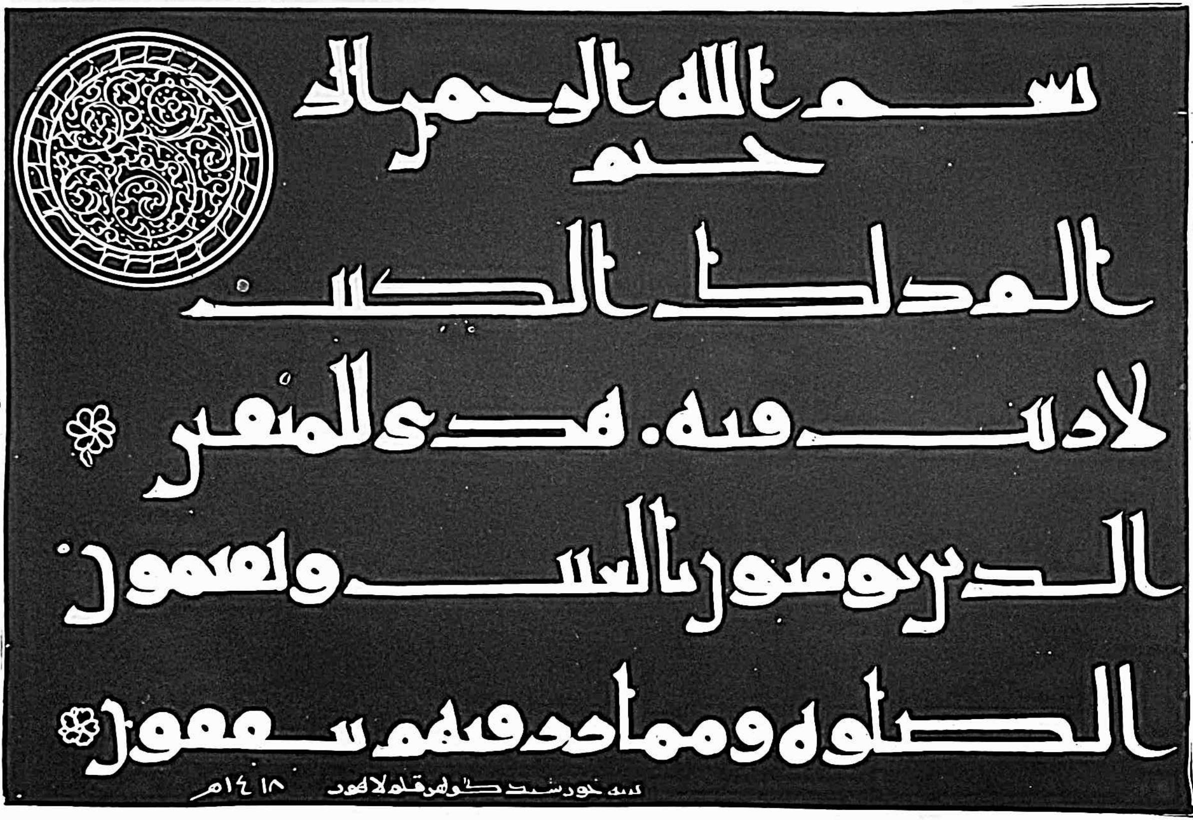


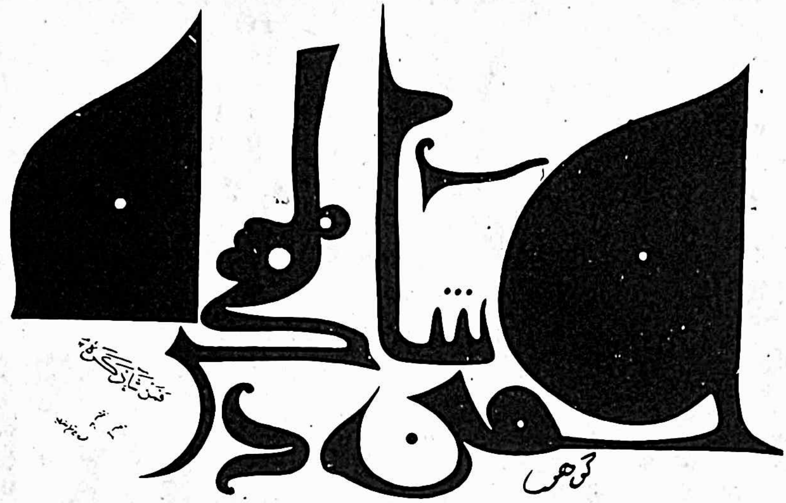




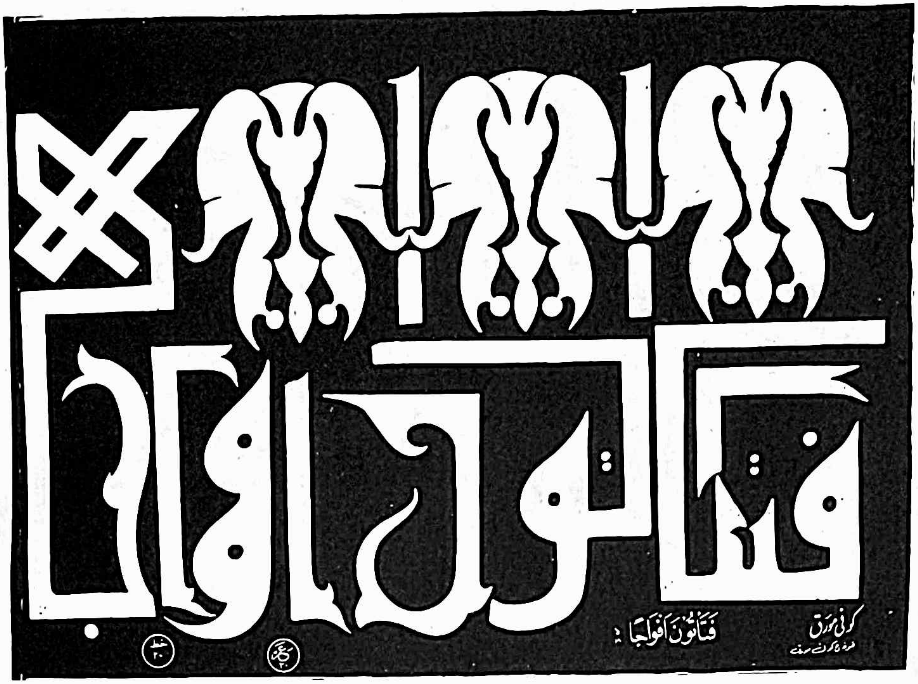

بسم اللہ الرحمن الرحیم
کتبہ گوہر قلم لاہور
۱۴۱۸ھ
شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا ہے


گوہر


بسم الله الرحمن الرحيم
ذلك الكتاب
لا ريب فيه هدى للمتقين
الذين يؤمنون بالغيب ويقيمون
الصلوة ومما رزقنهم ينفقون
کتبه خورشید گوهر قلم لاهور ۱۴۱۸ھ



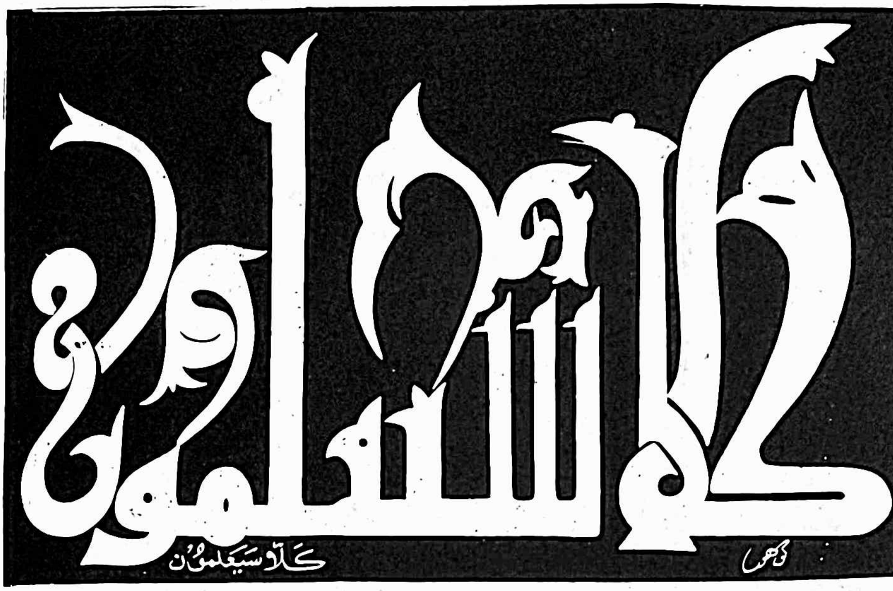

وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا


کوفی مورق
فَتَاتُونَ افواجا ؕ



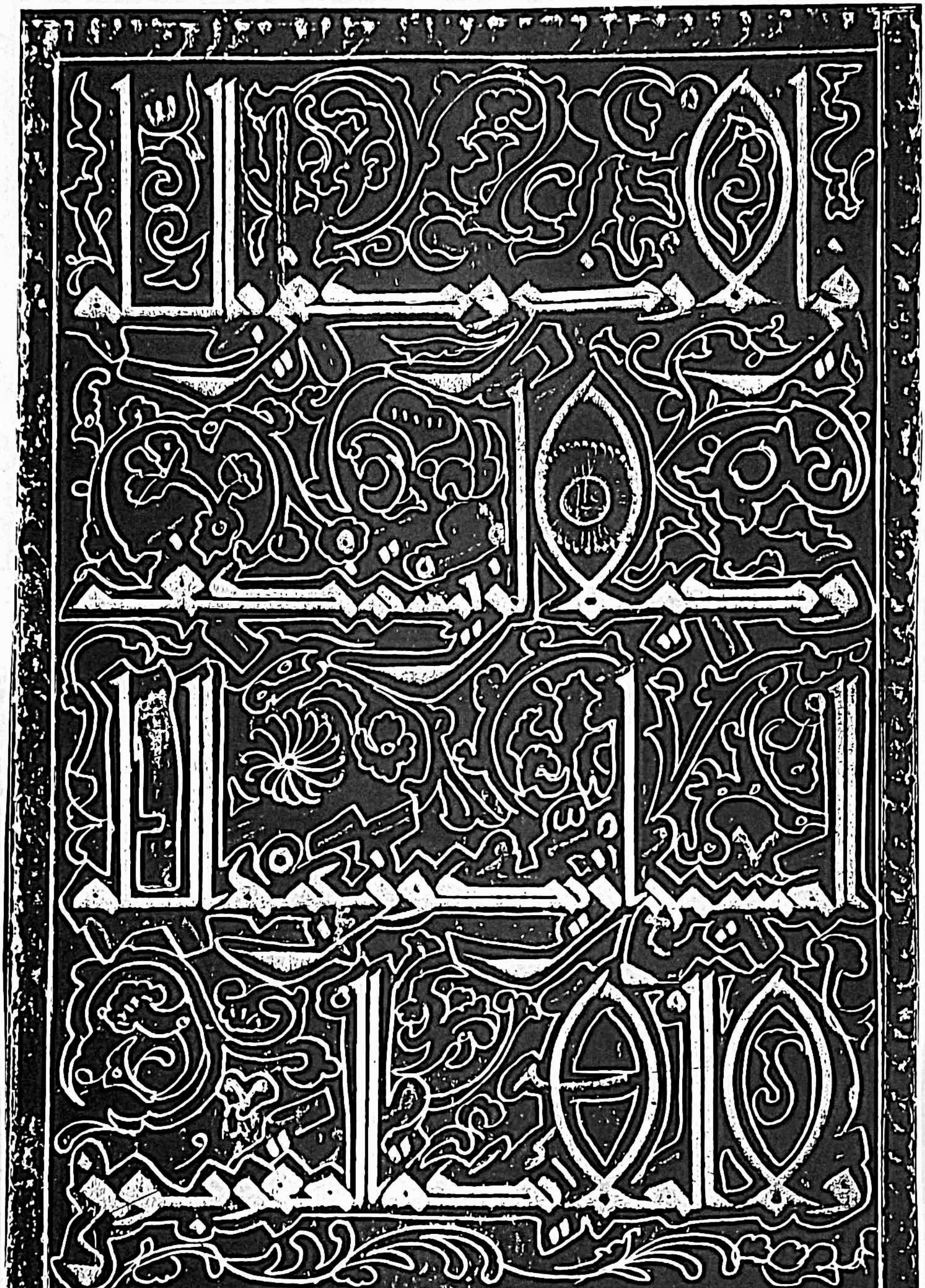






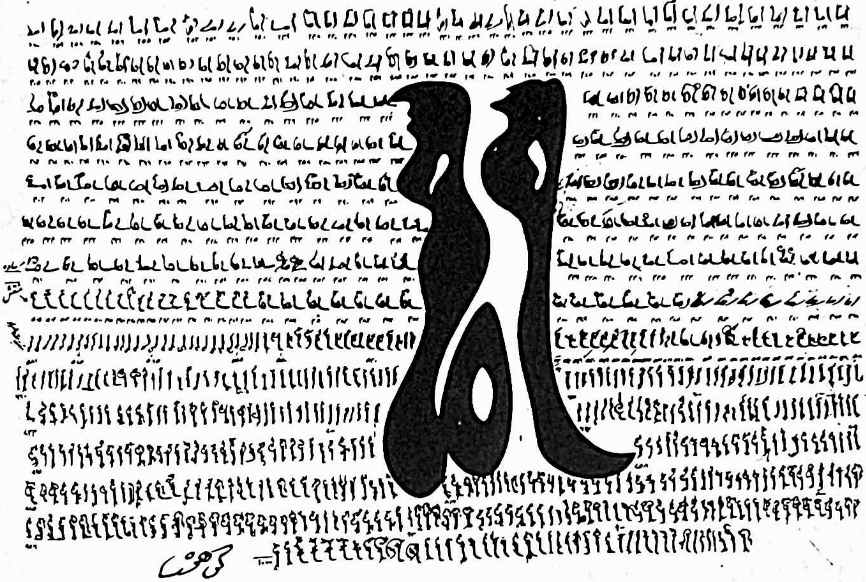


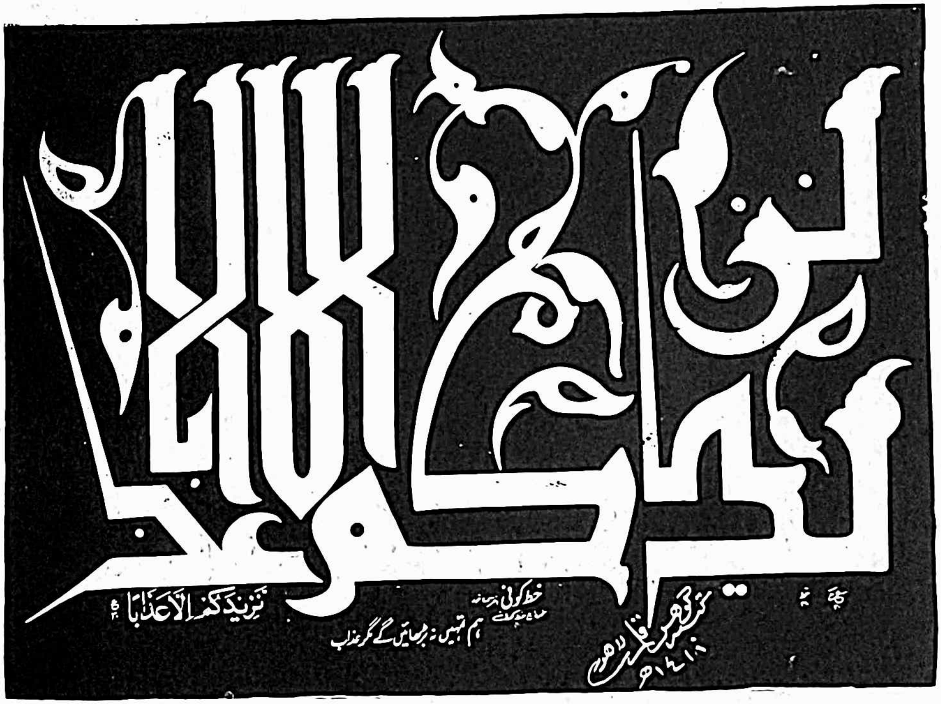
کوفی افریقی

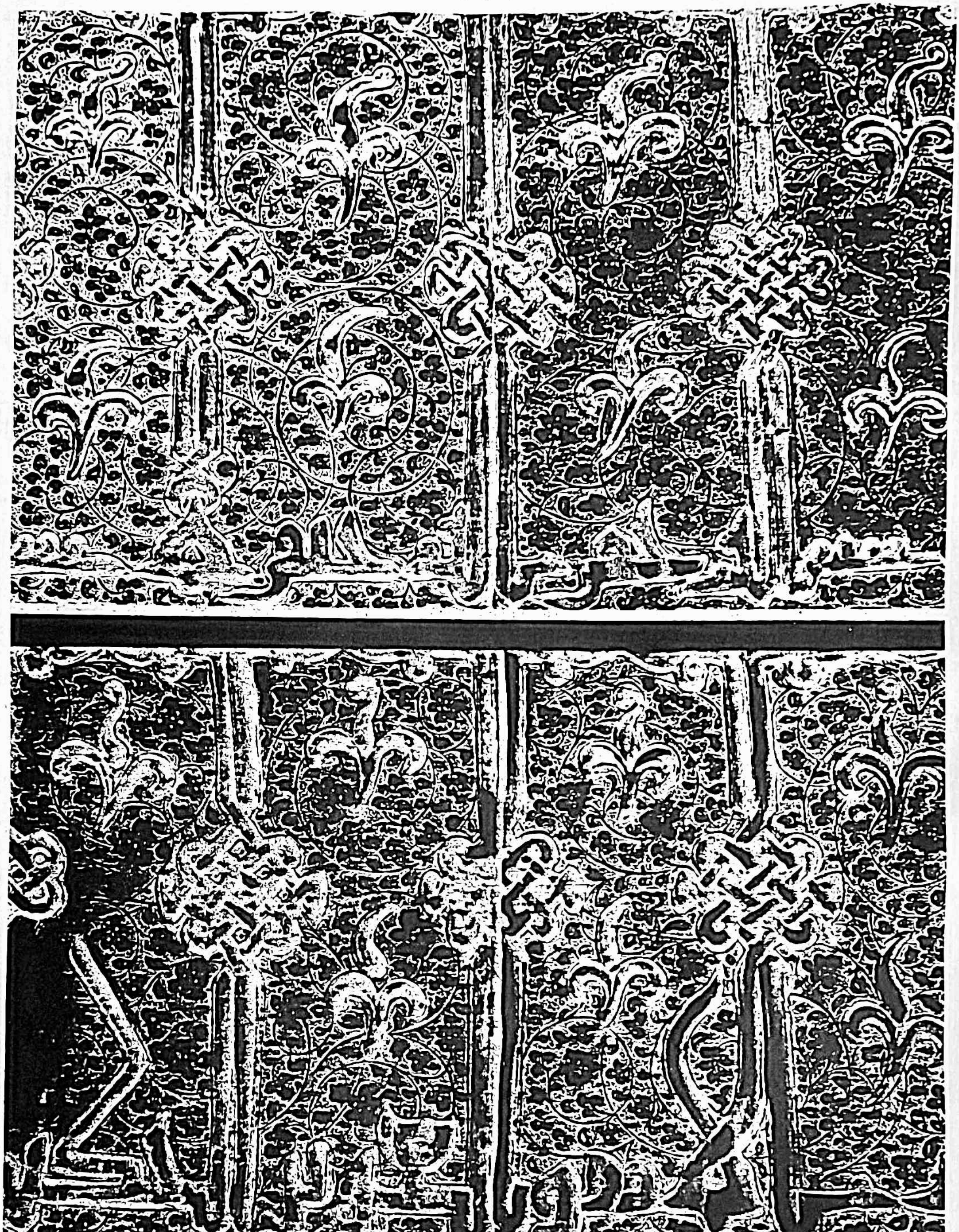


قرن دوم کا ایک قرآنی صفحہ خطّ نامعلوم

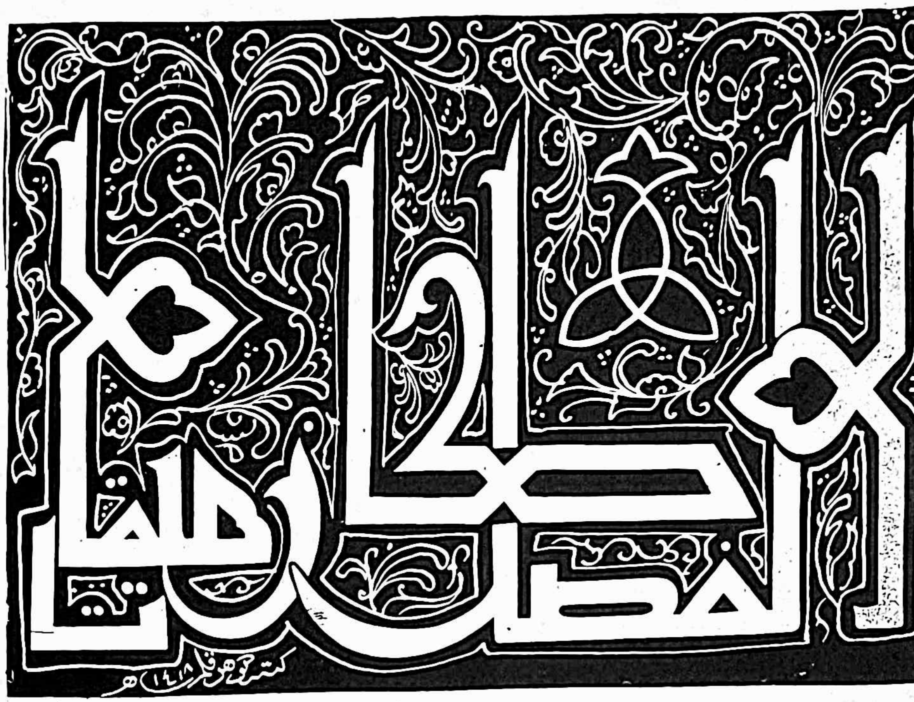
نایاب قلم، خط کوفی قرآن اوّل کی تعلیم (بذریعہ عصب) تحقیق شدہ (اسادہ و نقش)



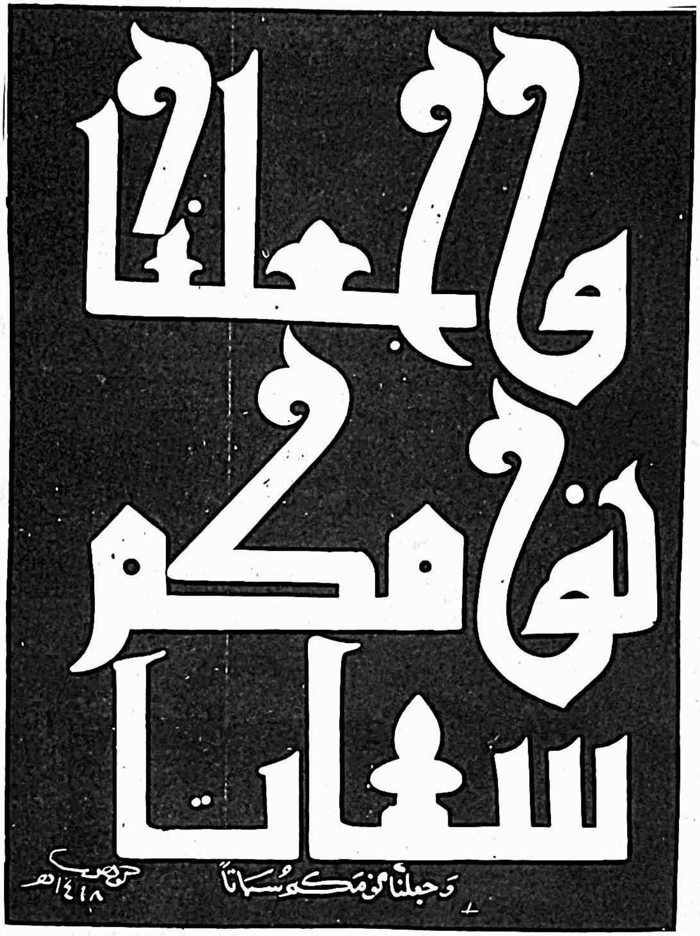


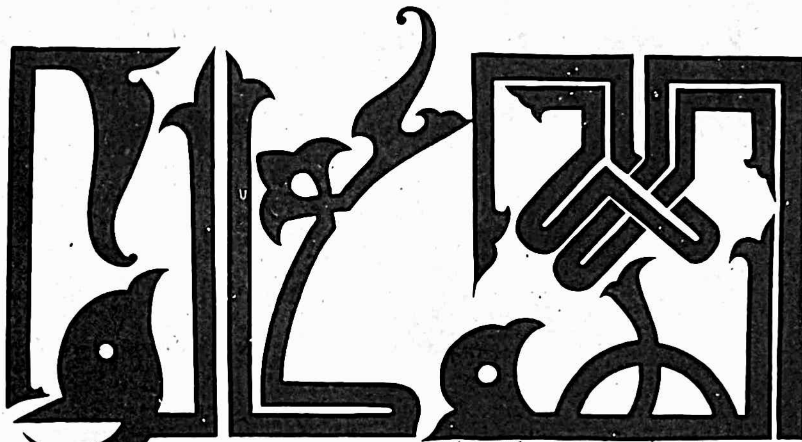


خط کوفی کا ایک قدیم فن پارہ

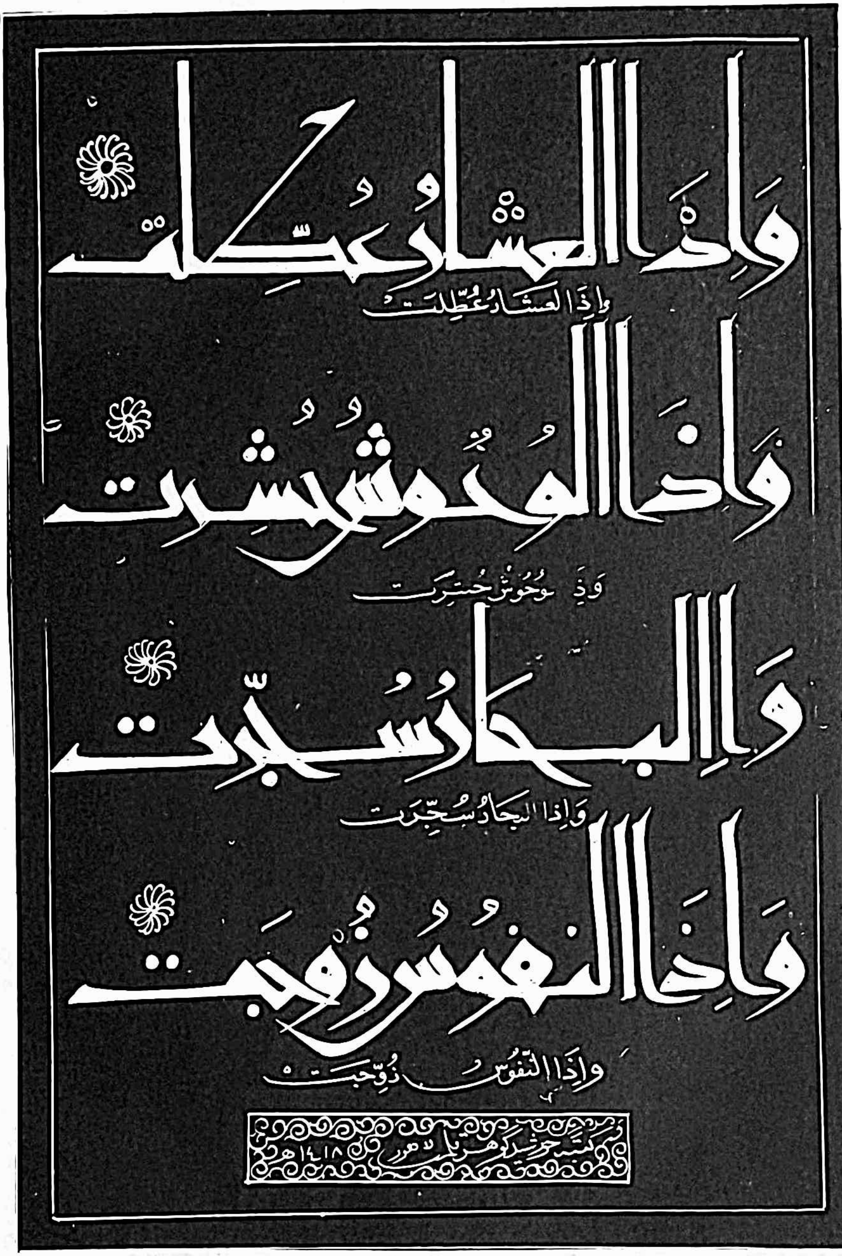

کتبہ گوہر قلم ۱۴۱۸ھ

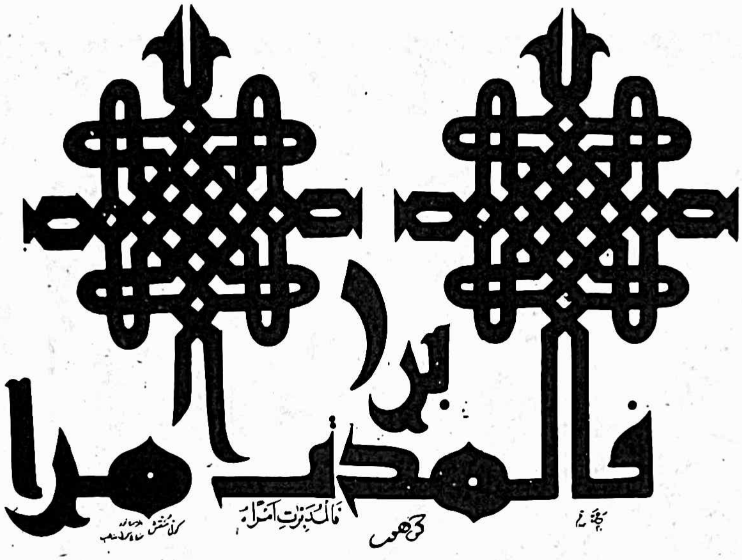

حَدَآئِقَ وَاَعۡنَابًا
خط کوفی
گوھر

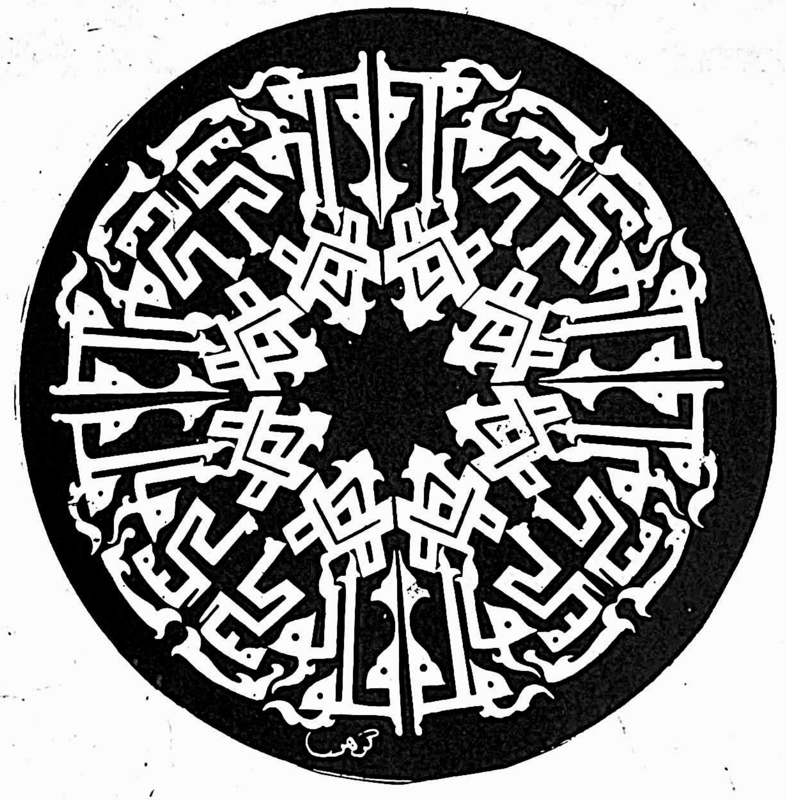




خطِ کوفی تزئین


وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ
وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ
وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ
وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ
وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ
وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ
وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ
وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۵
کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور ۱۴۱۸ھ

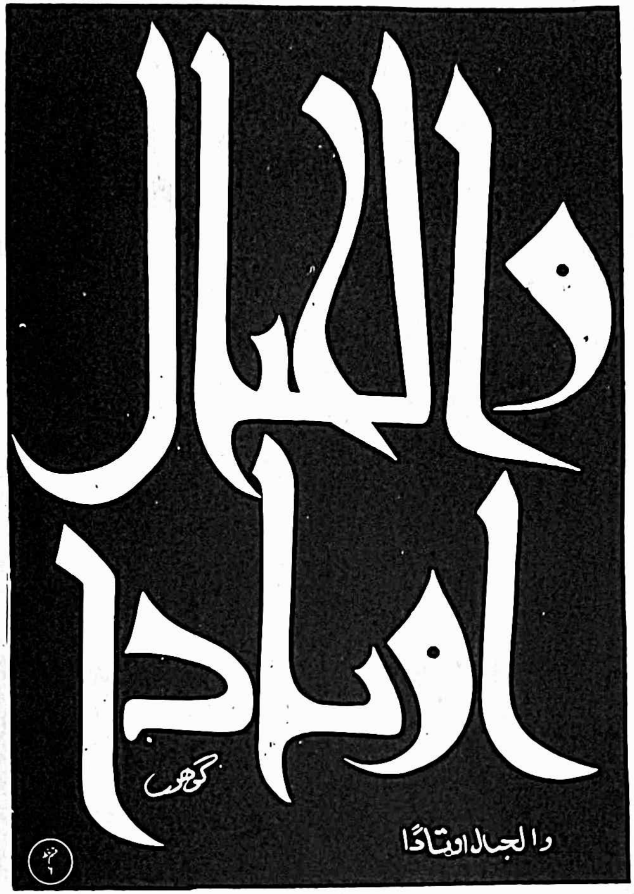

فالمدبرات امرا





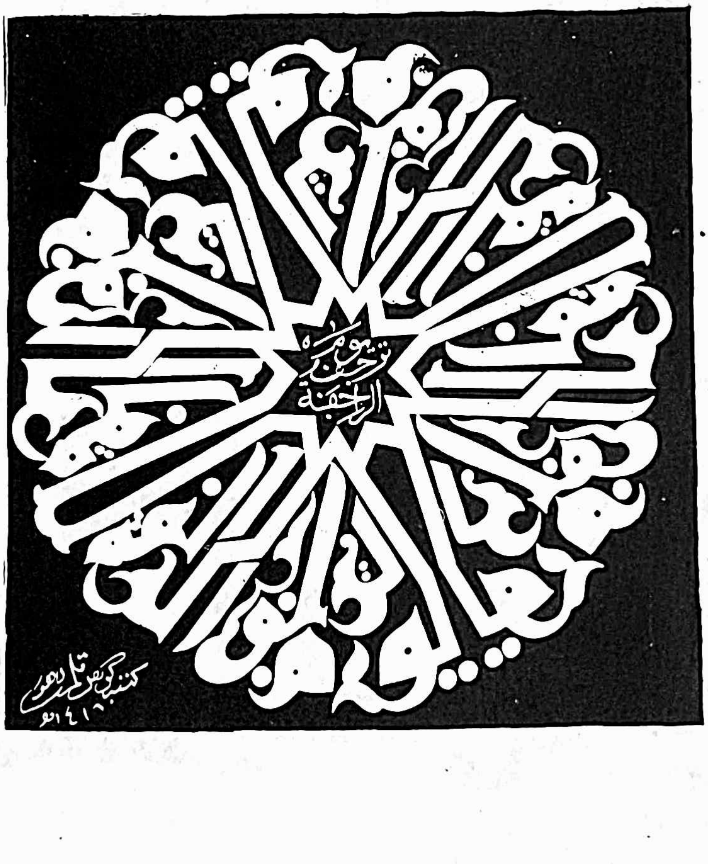


الوُحوشُ


گوہر
والجبال اوتادا


گوہر





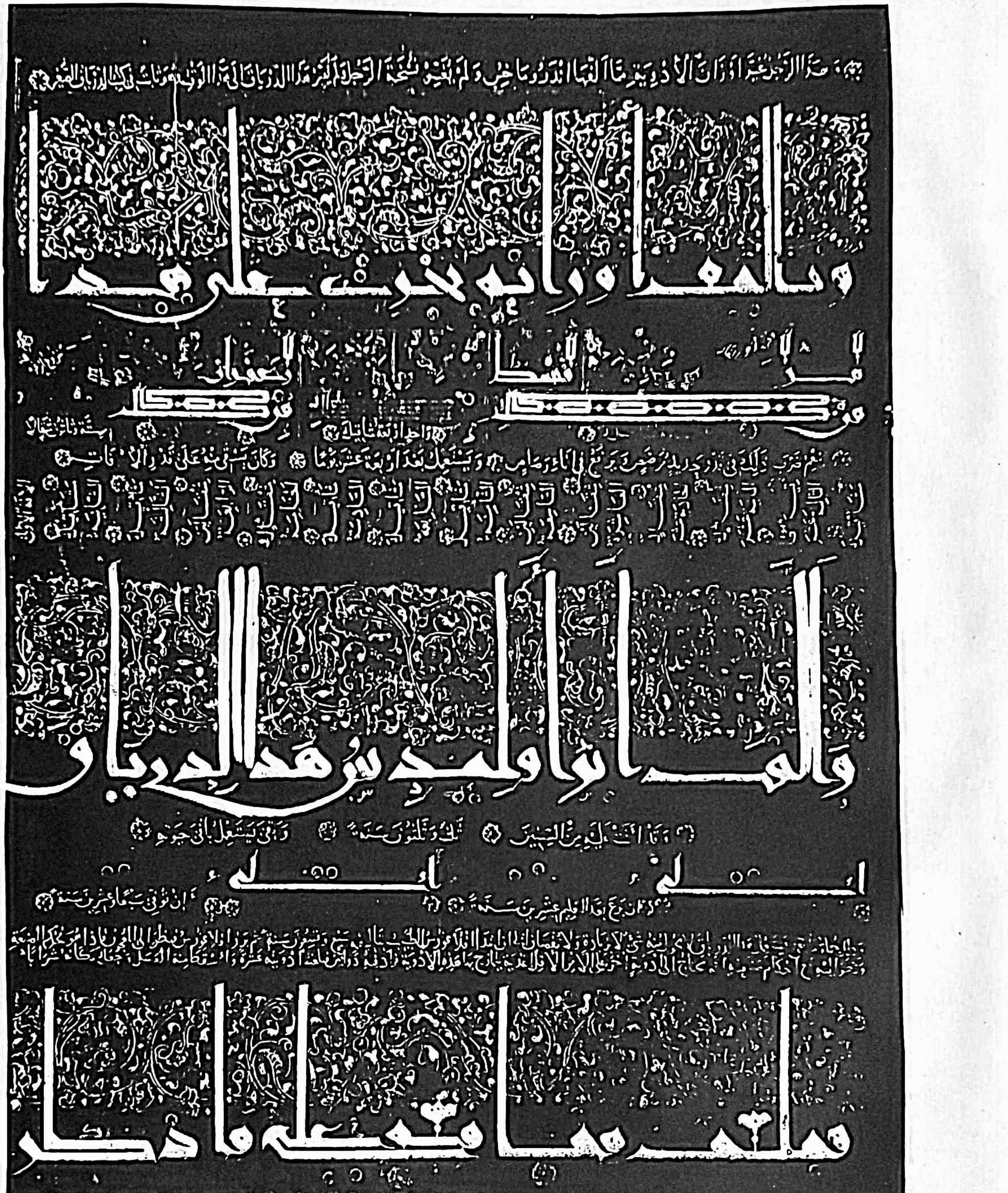




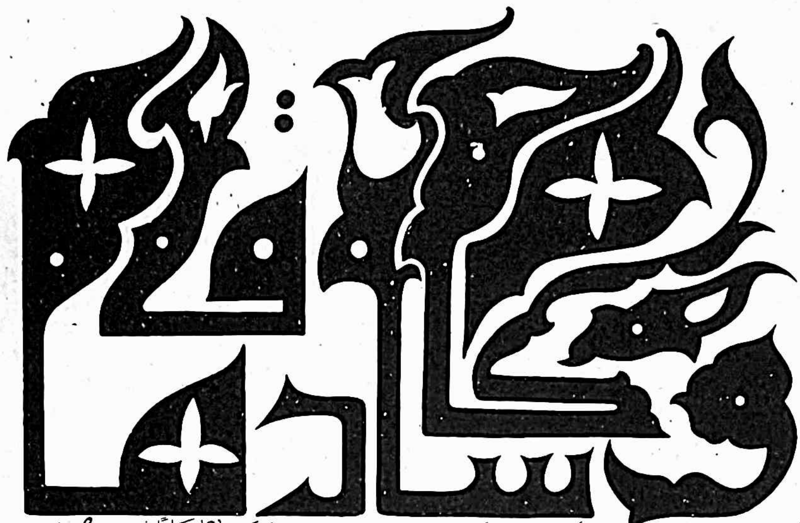
وَمَا بَيْنَهُمَا




وکذبوا



خط کوفی کا ایک قدیم مخطوطہ



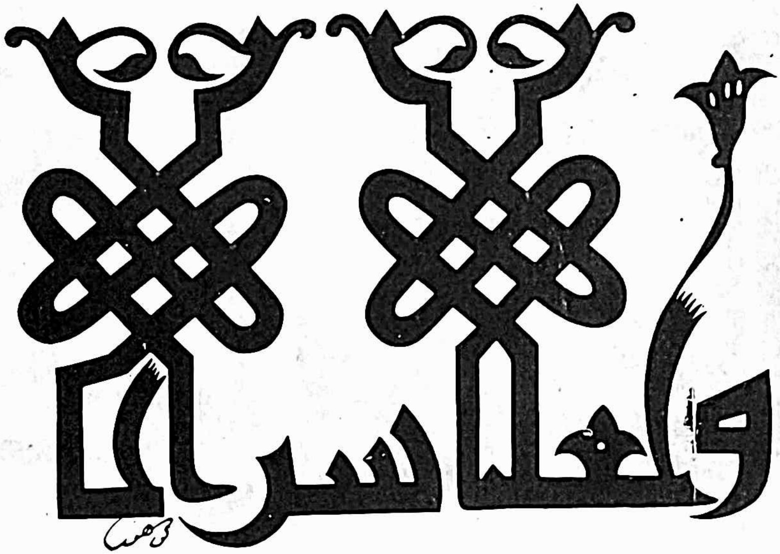
وَكَاسًا دِهَاقًا

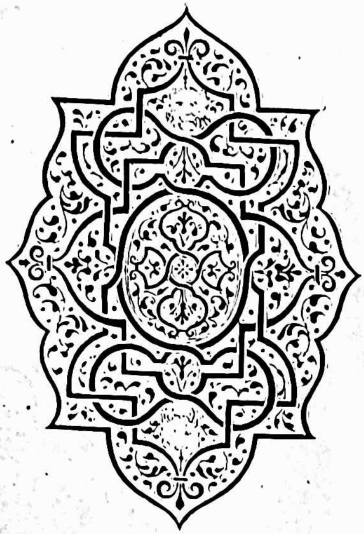



واذا الجنة




ان المتقین مفازاً









فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى

گوہر




أزواجا

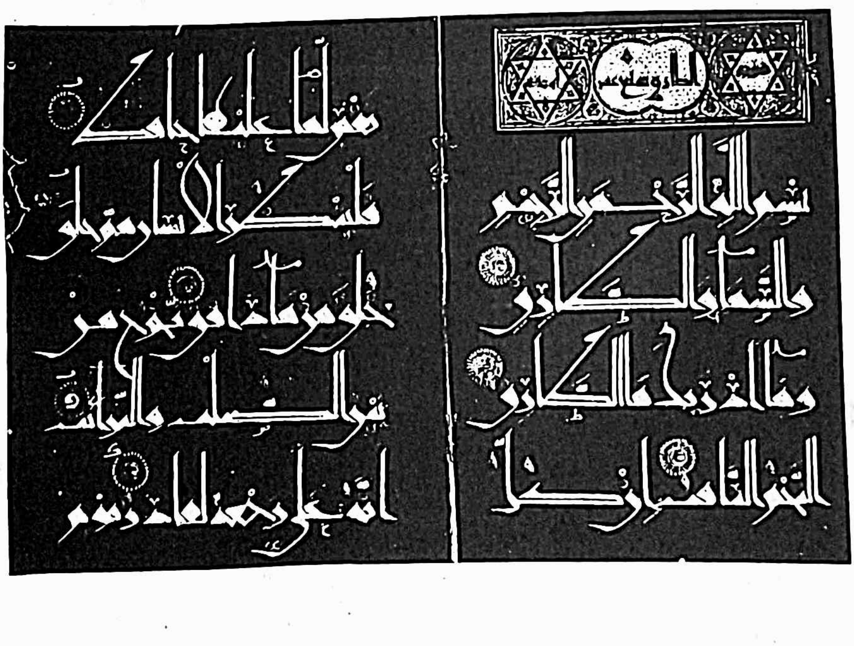

الذي


وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا


کوفی مغربی



وَ اَمّا مَن جاءَکَ
یَسعی







فَاَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا

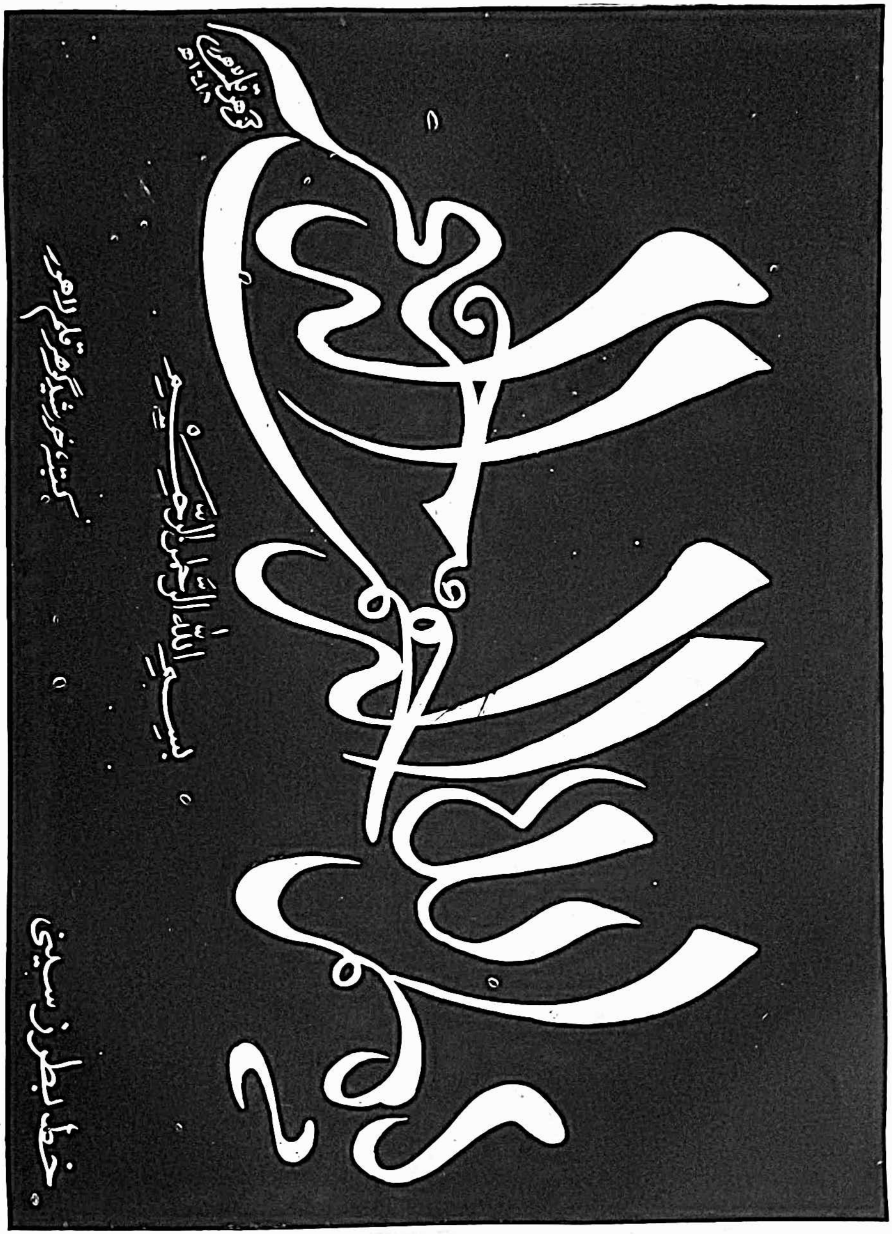


فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى

١٦٦




هل في ذلك قسم لذي حجر


بسم الله الرحمن الرحيم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

متفرقات،

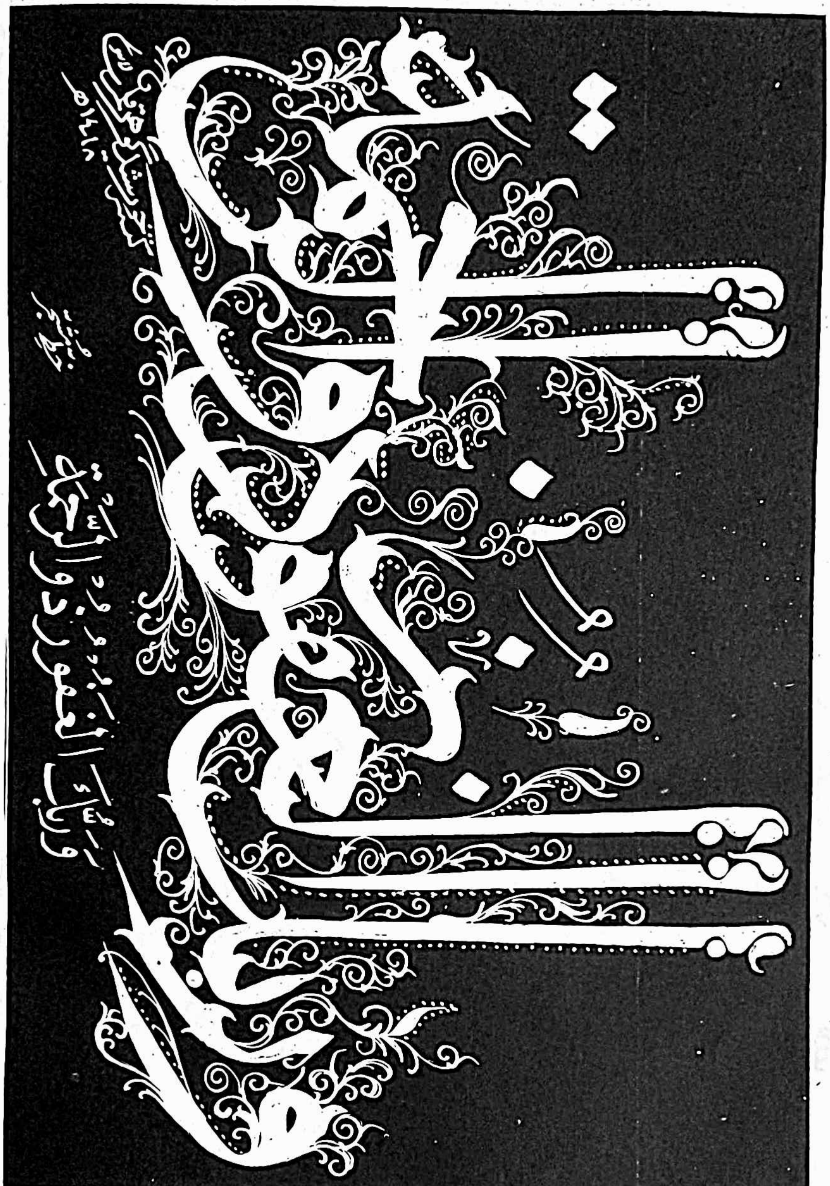


وَلَقَدۡ جَآءَکُمۡ مُّوۡسٰی بِالۡبَیِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذۡتُمُ الۡعِجۡلَ مِنۡۢ
بَعۡدِہٖ وَاَنۡتُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ﴿۹۲﴾ وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَکُمۡ وَرَفَعۡنَا
فَوۡقَکُمُ الطُّوۡرَ ؕ حنـــدُوۡا مَآ

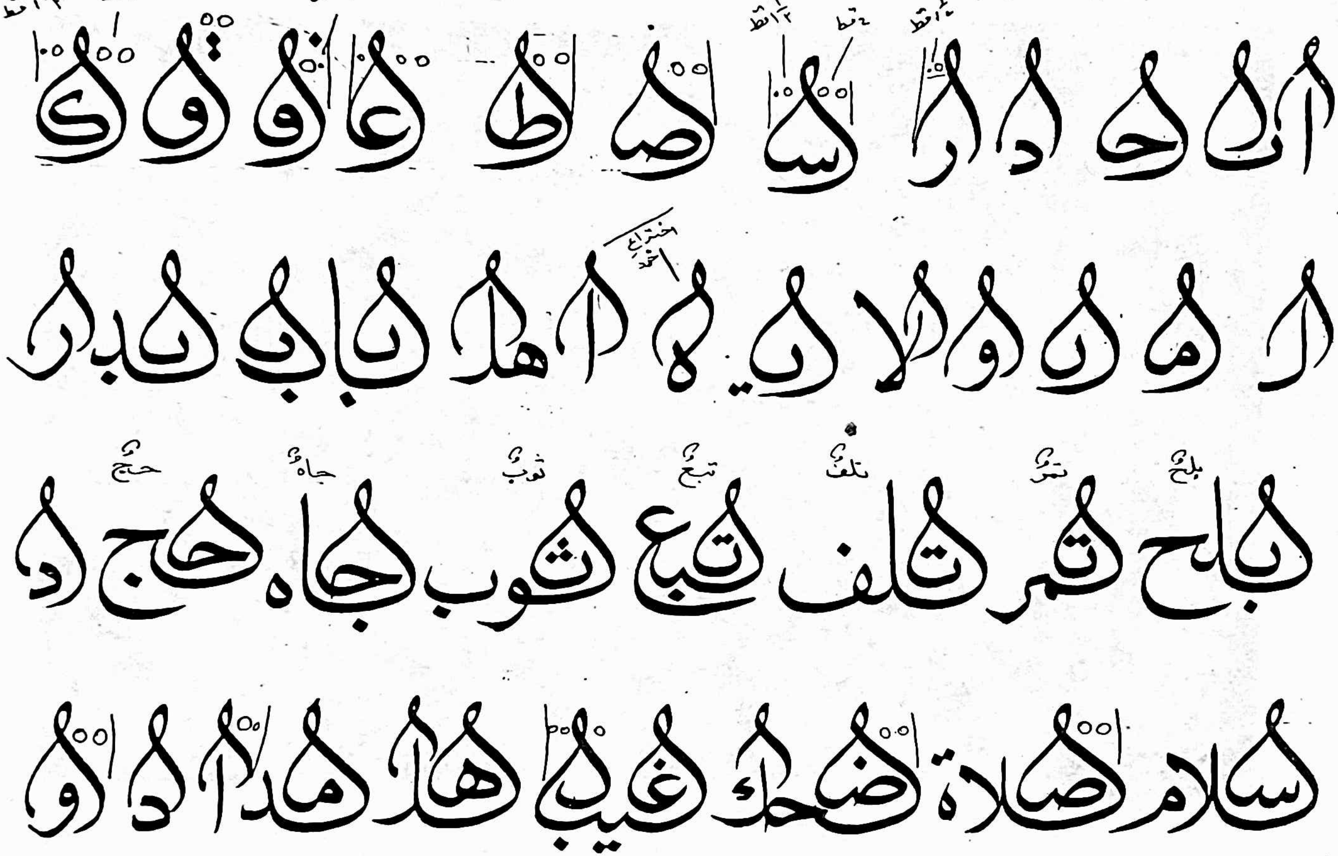
خطِ تشبیہ
(بصورت پھول بخط گوہر قلم)


إن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما


صلى الله عليه وسلم
۱۴۰۷ھ



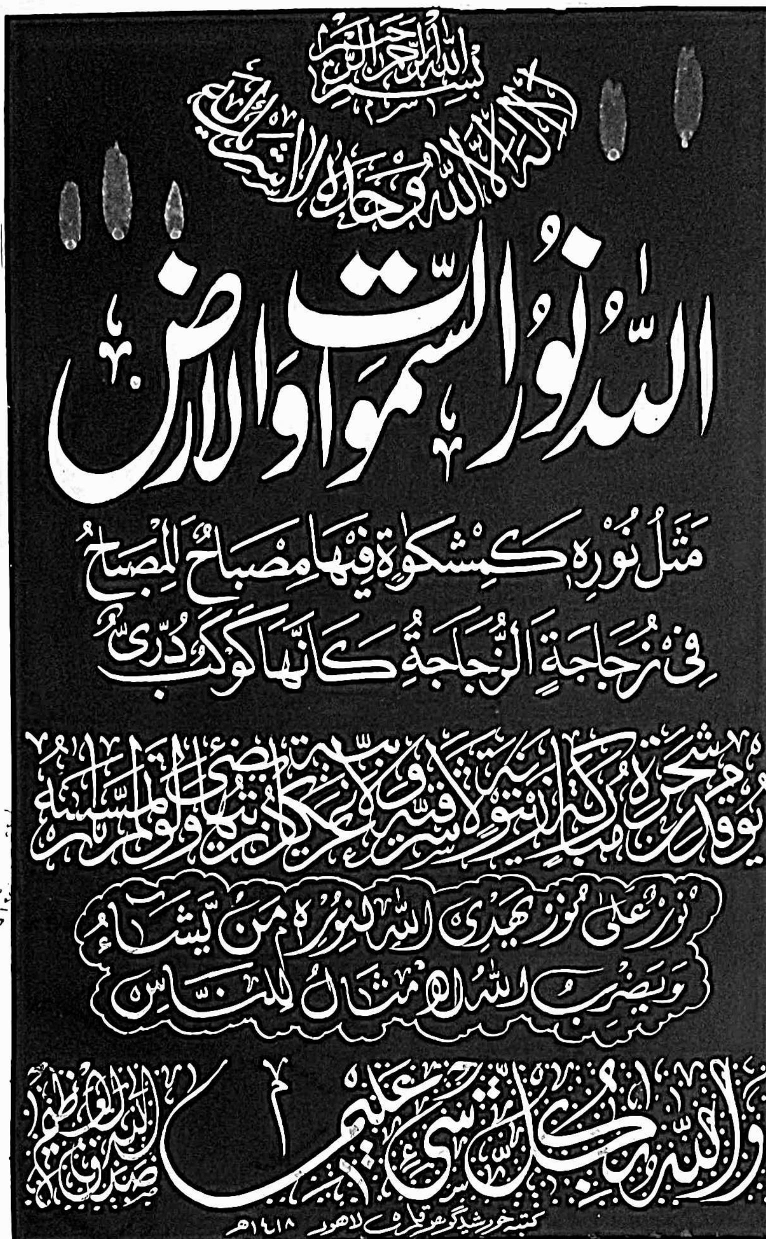




حروفِ تاج

خطِ نسخ کی ایک خوبصورت قسم

کتبہ گوہر قلم لاہور


بسم الله الرحمن الرحيم
لا اله الا الله وحده لا شريك له
اللّٰه نور السموات والارض
مثل نوره كمشكوة فيها مصباح المصباح
في زجاجة الزجاجة كأنها كوكب دري
يوقد من شجرة مباركة زيتونة لا شرقية ولا غربية يكاد زيتها يضيء ولو لم تمسسه
نار نور على نور يهدي الله لنوره من يشاء
ويضرب الله الامثال للناس
والله بكل شيء عليم
صدق الله العظيم
مکتبہ خورشید گوہر قلم لاہور ١٤١٨ھ



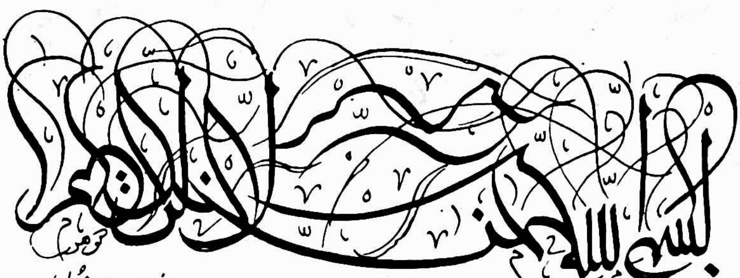
مقترن

بسم الله الرحمٰن الرحیم



خط محقق قدیم

بسم الله الرحمٰن الرحیم



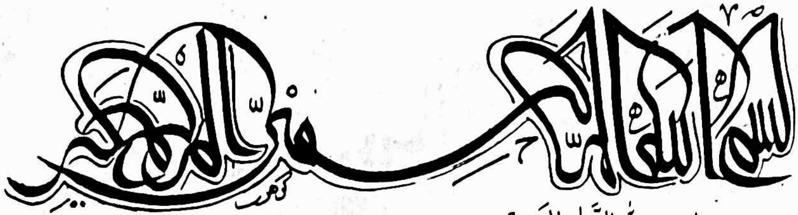
خط ثلث سن قدیم مسلسل

بسم الله الرحمٰن الرحیم



قلم المقترن ترکیبی

بسم الله الرحمٰن الرحیم



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خط مقترن مسلسل



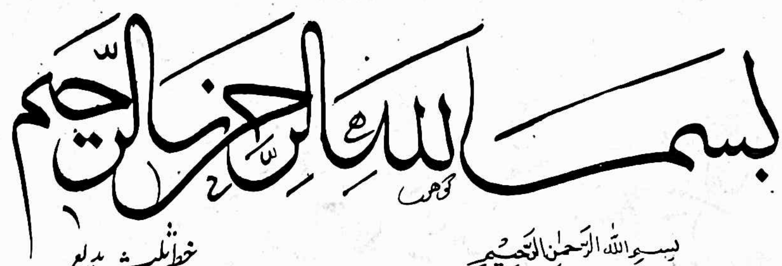
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خط ثلث صغیر قدیم



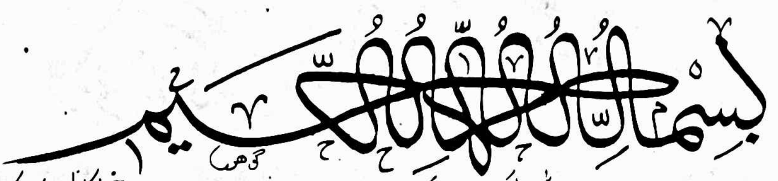
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خط مسلسل مقترن



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خط ثلث بدیع



بسم اللہ الرحمن الرحیم

خط کامل بدیع ابتکاری



بسم اللہ الرحمن الرحیم

خط مقترن مسلسل



بسم اللہ الرحمن الرحیم

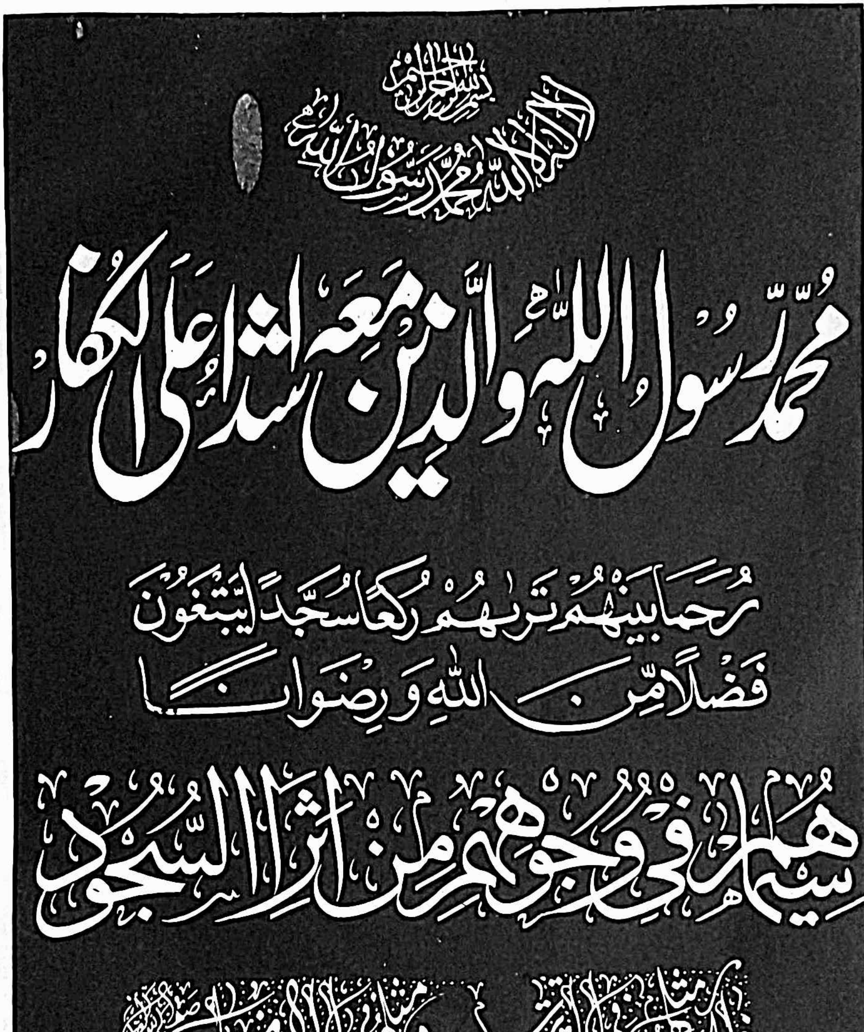
خط مسلسل مضاعف



خط محقق قدیم

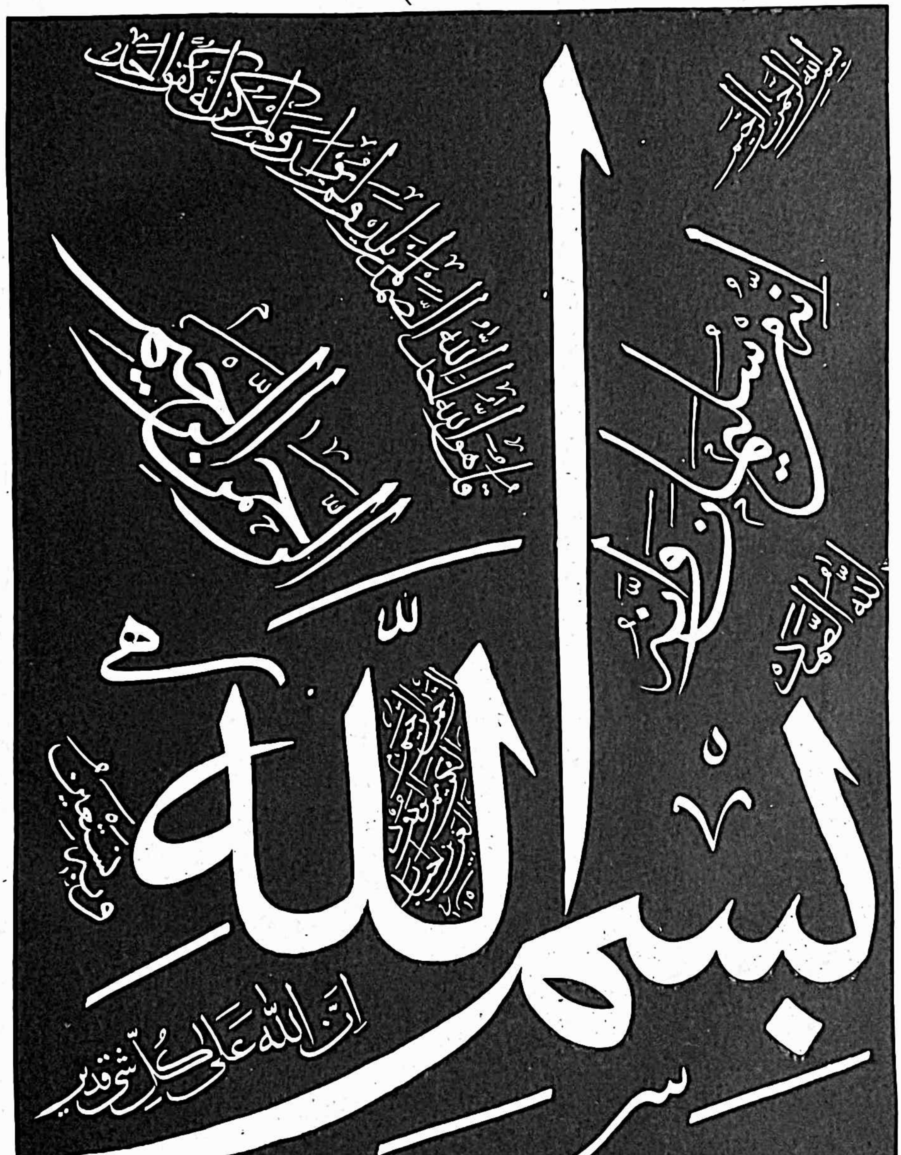
وكفىٰ بربك هاديًا ونصيرًا

گوہر

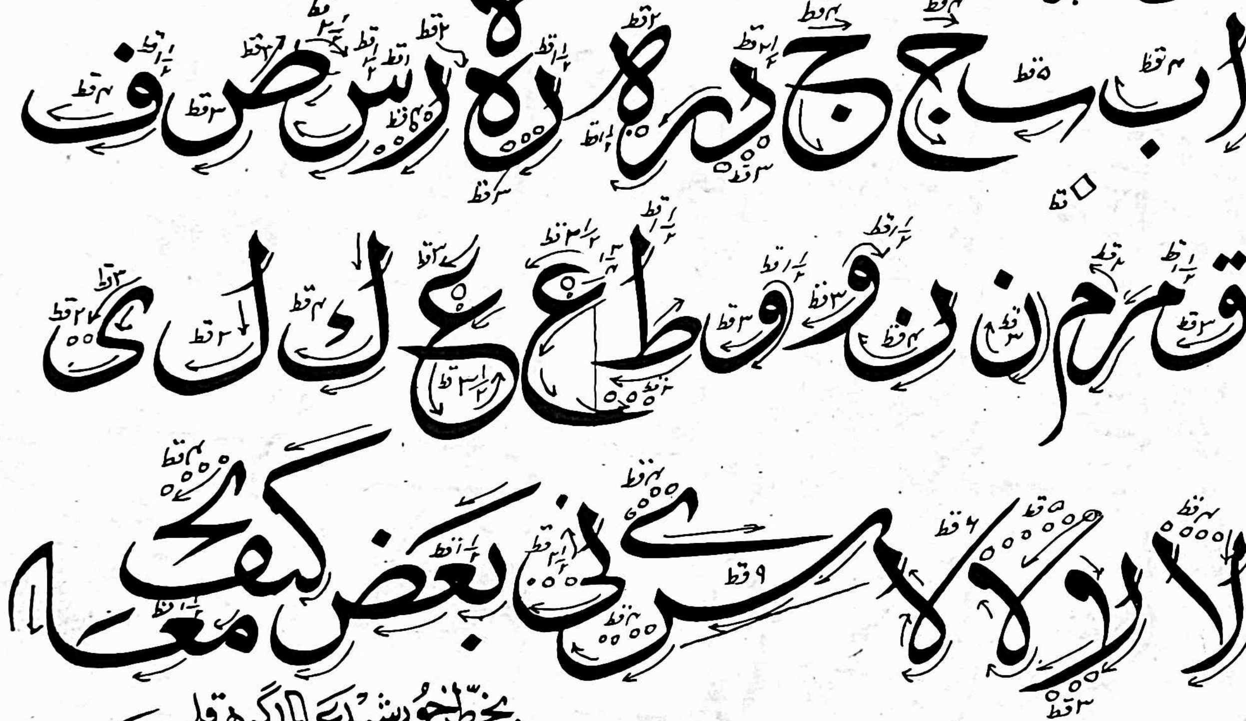




الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم مالك يوم الدين اياك نعبد واياك نستعين

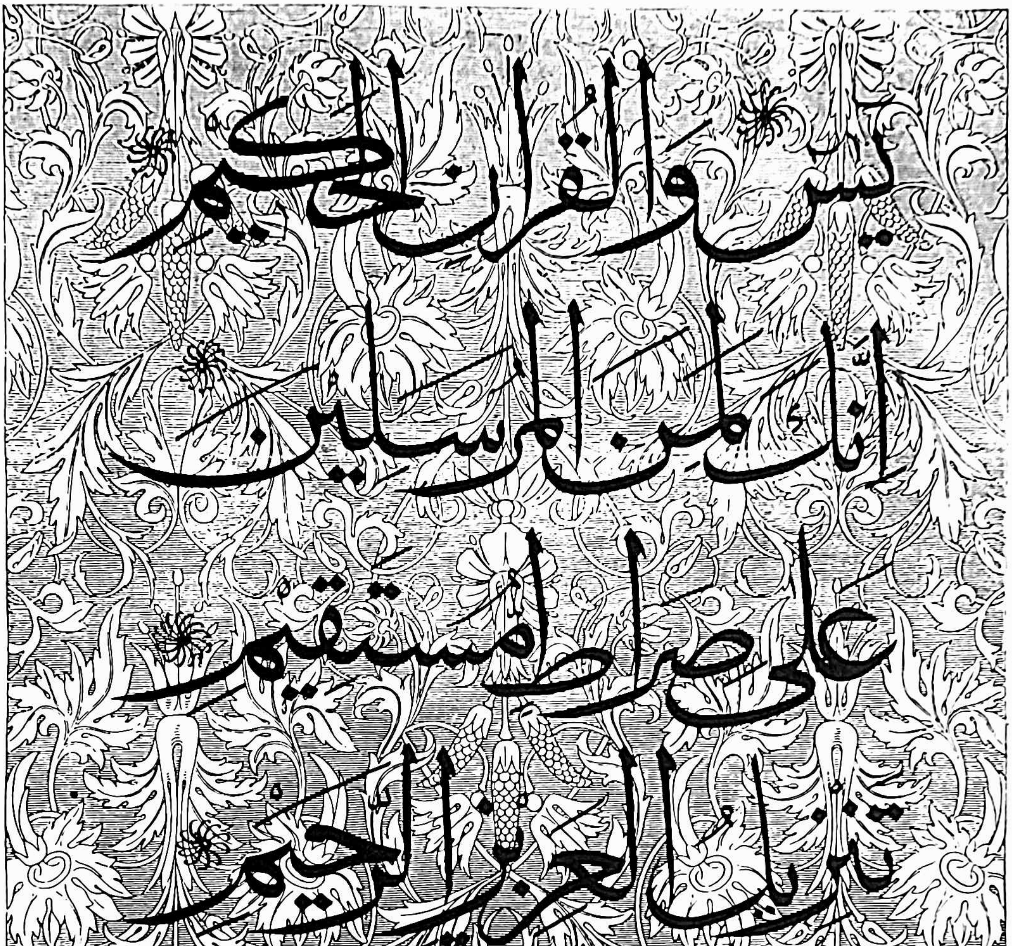


خط نسخ الاجازہ



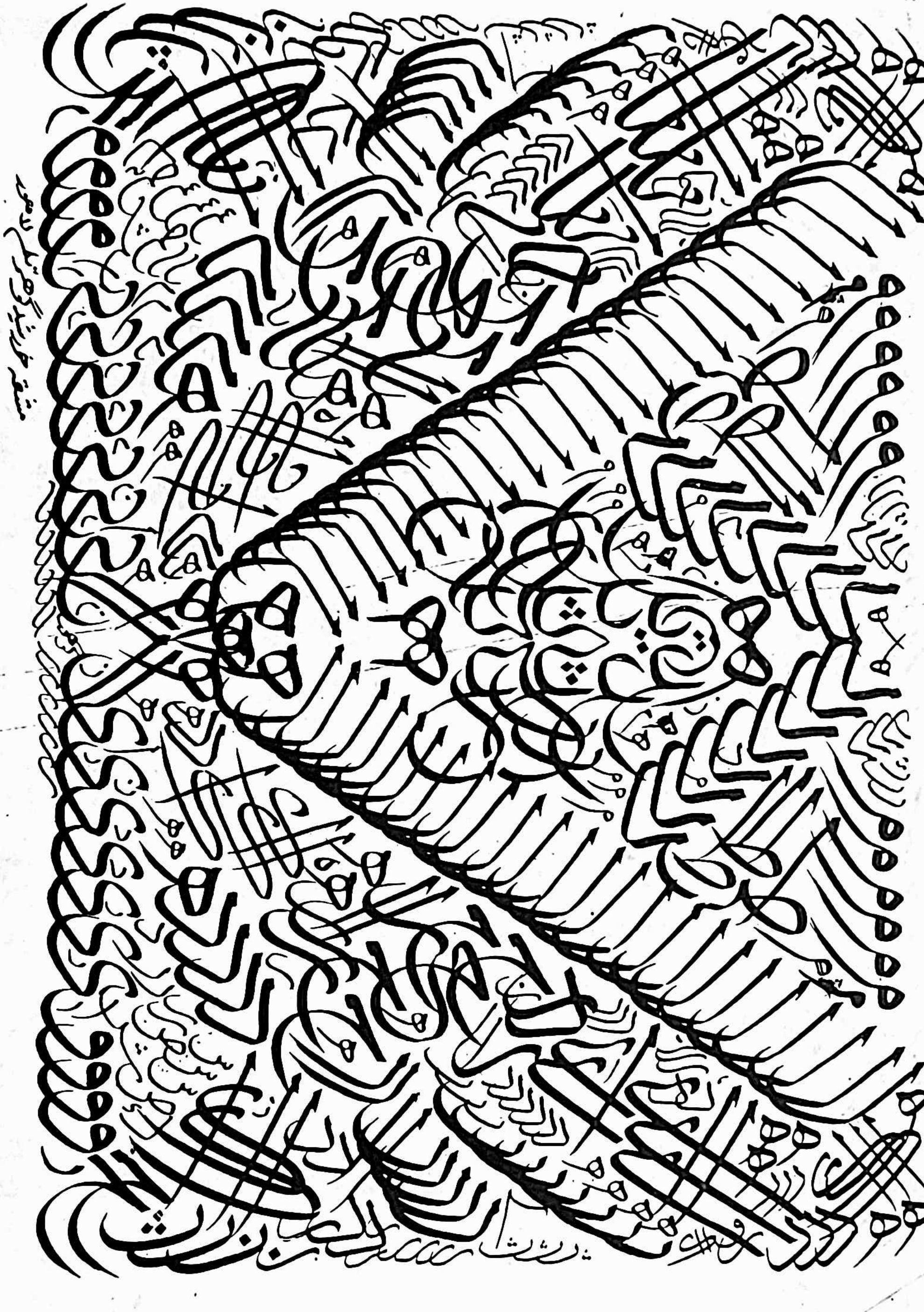
بخط خورشید عالم گوہر قلم
۱۹۹۵ء

بسم الله الرحمن الرحيم

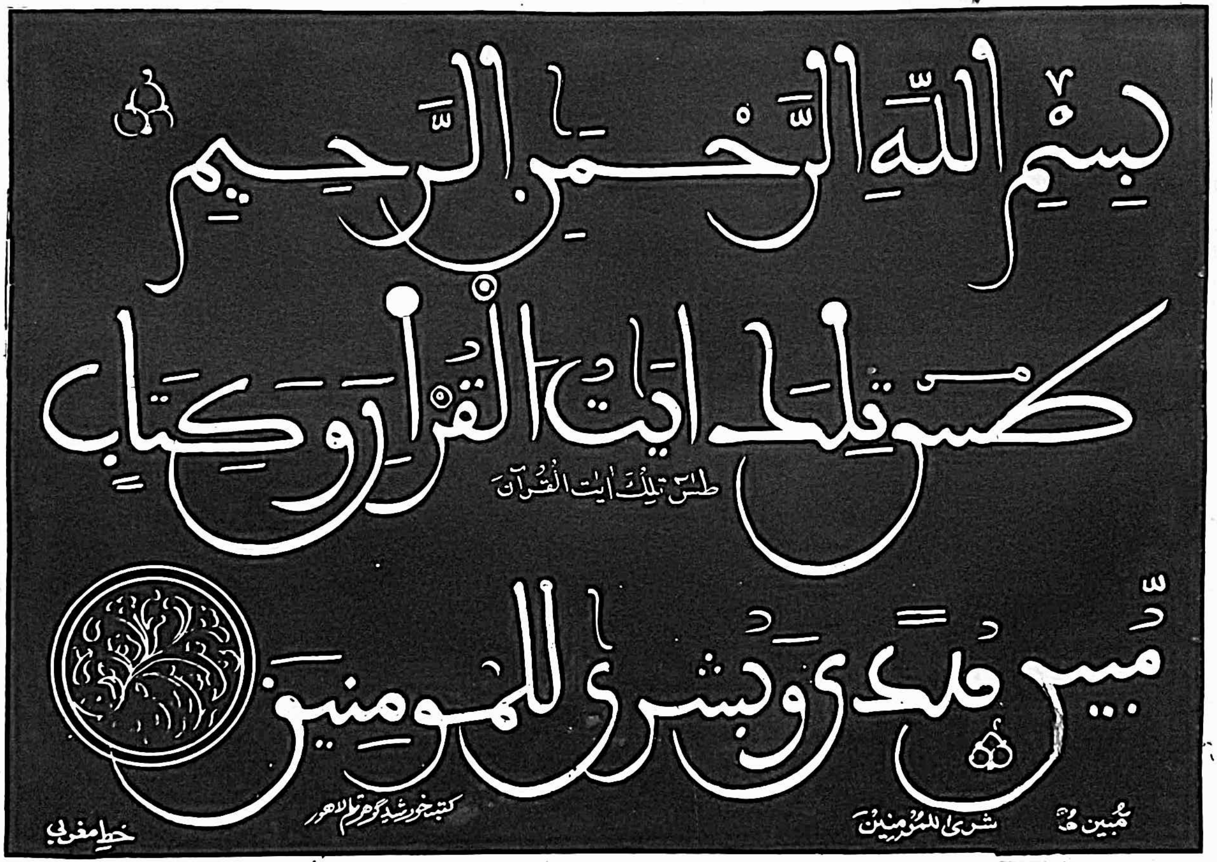


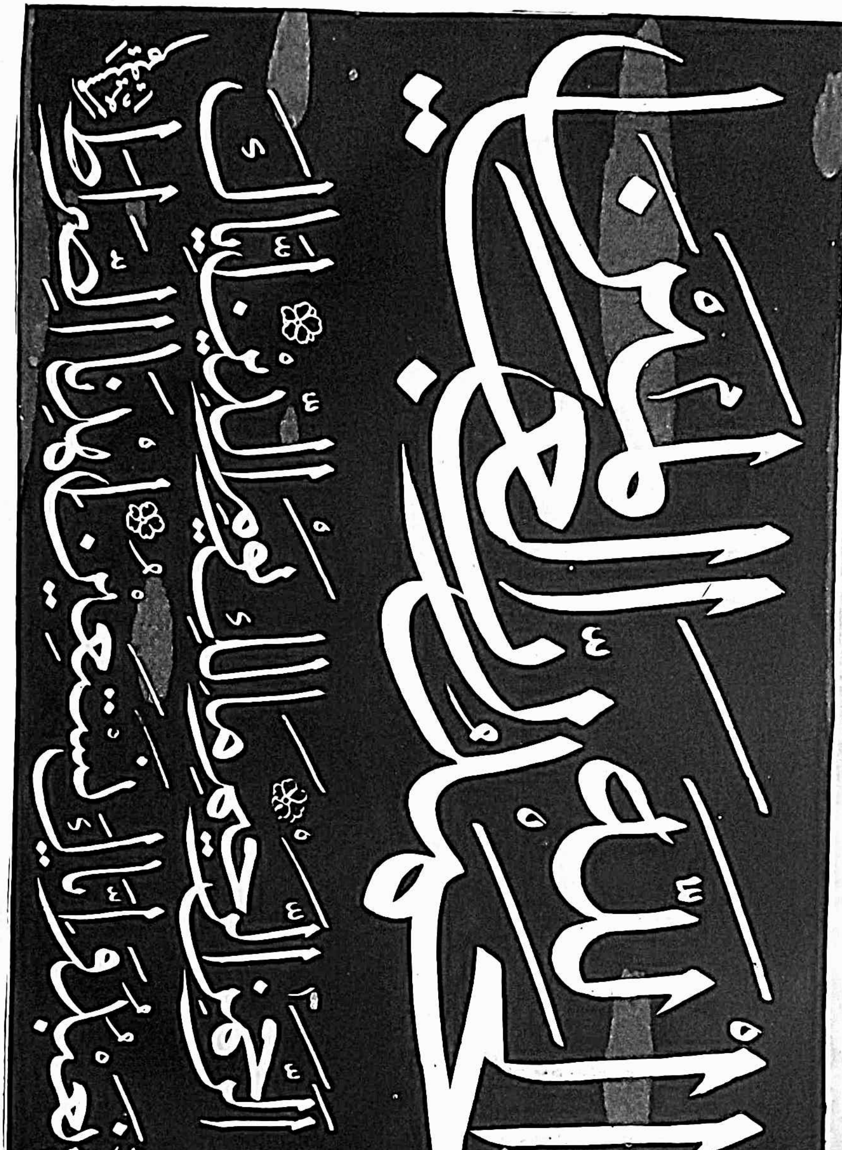


أرسل محمداً علماً للإسلام وإماماً للحكام مسدداً للرعاع ومعطل الحكام
ودود سواع ❀ أعلم وعلم وحكم وأحكم ❀ وأصل الأصول ومهد وأكد
الموعود وأوعد ❀ أوصل الله له الإكرام وأودع روحه السلام ورحم آله



بسم الله الرحمٰن الرحیم





بسم الله الرحمن الرحیم

الله یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر

